روزنامہ
WATTAN
The Urdu Daily
وطن
بڈگام

سنیچروار
06 جولائی 2024
SATURDAY
06-JULY-2024

The Urdu Daily WATTAN Budgam ■ RNI No. JKURD/2011/37141 ■ Vol: 14 | No: 146 | Pages: 08 ■ روپے 02 :قیمت ■ صفحات: 08 ■ شمارہ نمبر: 146 ■ جلد: 14 ■

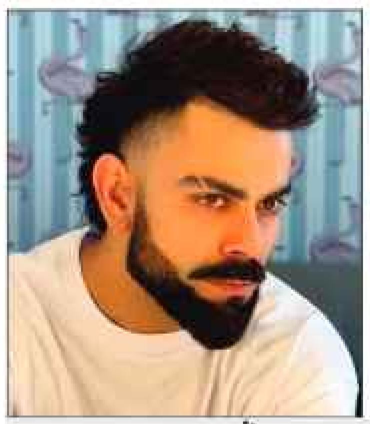

ورات کوہلی فیملی کیلئے لندن روانہ — صفحہ 08

جوکووچ نے فیر نلے کو دی شکست — صفحہ 08

نئی دہلی میں اعلیٰ سطحی میٹنگ منعقد

اسمبلی انتخابات پر تبادلہ خیال

اگلے چند دنوں میں عوامی رابطہ پروگرام شروع کی جائے: امیت شاہ

سرینگر/05 جولائی//

وزیر داخلہ امیت شاہ اور پارٹی صدر و وزیر صحت جے پی نڈا نے جموں و کشمیر کے پارٹی یونٹ کو ہدایت دی ہے کہ آنے والے اسمبلی انتخابات کے لیے ہر علاقے کیلئے مخصوص حکمت عملی کے ساتھ پوری طرح تیار ہو جائیں اور اگلے چند دنوں میں ایک عوامی رابطہ پروگرام شروع کیا جائے گا۔ سی این آئی کے مطابق وزیر داخلہ امیت شاہ اور وزیر صحت جے پی نڈا جو پارٹی کے قومی صدر بھی ہے نے جموں کشمیر کے بی جے پی یونٹ سے اہم میٹنگ کی معلوم ہوا ہے کہ بی جے پی ہائی کمان نے جموں و کشمیر میں پارٹی یونٹ کو ہدایت دی ہے کہ وہ مرکز کے زیر انتظام علاقے میں آنے والے اسمبلی انتخابات کے لیے ہر علاقے کیلئے مخصوص حکمت عملی کے ساتھ پوری طرح تیار ہو جائیں اور اگلے چند دنوں میں ایک عوامی رابطہ پروگرام شروع کیا جائے گا۔ میٹنگ میں بی جے پی کے قومی جنرل سکریٹری (تنظیم) بی ایل سنتوش، مرکزی وزیر اور جموں و کشمیر کے الیکشن انچارج جی کشن ریڈی، نیشنل جنرل سکریٹری و انچارج جموں کشمیر ترون چگ اور شریک انچارج آشیش سود بھی موجود تھے۔ جموں کشمیر کے بی جے پی کی نمائندگی یو ٹی کے صدر رویندر رینا، جنرل سکریٹری اشوک کول، رکن پارلیمنٹ اور مرکزی وزیر ڈاکٹر جتیندر سنگھ، رکن لوک سبھا جگل کشور شرما، جنرل سکریٹریز سنیل شرما، ڈاکٹر ڈی کے خیال اور ویبودھ گپتا نے کی۔ ذرائع نے بتایا کہ میٹنگ میں جموں و کشمیر کے سیاسی منظر نامے پر بات چیت کی گئی اور جموں کشمیر میں انتخابات کے لیے بی جے پی کی تیاریوں پر تبادلہ....101

کئی علاقوں میں شبانہ بارشوں کے بعد گرمی کی لہر میں کمی

شوپیان اور کولگام میں شدید نوعیت کی ژالہ باری سے میوہ باغات کو نقصان

سرینگر/05 جولائی//

وادی کشمیر کے کئی علاقوں میں شبانہ بارشوں کے بعد محکمہ موسمیات نے 7 جولائی تک بارشوں کی پیشگوئی کرتے ہوئے دن سرد رہنے کا امکان ظاہر کیا ہے۔ اسی دوران شوپیان اور کولگام میں جمعہ کی شدید نوعیت کی ژالہ باری سے میوہ باغات اور کھیت کھلیانوں میں تباہی مچ گئی ہے۔ محکمہ موسمیات نے پیشگوئی کی ہے کہ 6 اور 7 جولائی کو ہلکی سے درمیانی درجے کی بارشیں ہونے کا امکان ہے جس کے بعد 8 سے 10 جولائی تک موسم پھر گرم رہے گا۔ سی این آئی کے مطابق وادی کشمیر کے ساتھ ساتھ جموں کے متعدد علاقوں میں دوران شب بارشیں ہوئی۔ جمعرات کی شام دیر گئے سے ہی سرینگر سمیت وادی کے دیگر علاقوں....102

ایک ہفتے میں 51 لاکھ زائرین کی مسجد نبوی آمد

صفائی کیلئے جراثیم کش ادویہ کا استعمال کیا گیا/سعودی حکام

سرینگر/05 جولائی//

مسجد نبوی ﷺ کی انتظامیہ کا کہنا ہے کہ گزشتہ ایک ہفتے کے دوران 51 لاکھ سے زائد زائرین کی آمد ریکارڈ کی گئی ہے۔ سی این آئی مانیٹرنگ ڈیسک کے مطابق سعودی خبر رساں ادارے ایس پی اے کے مطابق مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امور کی جنرل اتھارٹی نے اعداد و شمار کے حوالے سے بتایا کہ ایک ہفتے کے دوران 51 لاکھ 7 ہزار 933 زائرین نے مسجد نبوی میں حاضری دی۔ اتھارٹی کی رپورٹ کے مطابق ریاض الجنۃ میں 259459 مرد و خواتین نے نماز ادا کی جبکہ 582361 زائرین نے روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حاضری دی۔ اتھارٹی کے مطابق روزہ داروں کے لیے مختلف جگہوں پر 140822 افطار پیکٹ تقسیم کیے گئے۔ ایک ہفتے کے دوران 1570 ٹن زم زم استعمال میں لایا گیا۔ مسجد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور....103

جموں کشمیر پولیس رولز میں ترمیم

سرینگر/05 جولائی//

سرکار نے جموں کشمیر پولیس ضوابط 1960 میں ترمیم کرتے ہوئے اسپیشل پولیس افسران (ایس پی اوز) اور رضاکار ہوم گارڈز کے لیے اسامیوں کیلئے ریزرویشن کی نشاندہی کی ہے۔ محکمہ داخلہ نے کہا ہے پولیس ایکٹ، سموت، 1983 کے سیکشن 43 کی ذیلی دفعہ (3) کے....104

کسی نے بھارت کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کی کوشش کی تو سخت جواب دیا جائے گا

وزیر اعظم کی قیادت میں حکومت ملک کو عالمی دفاعی مینوفیکچرنگ ہب کے طور پر ترقی دینے کیلئے پُرعزم

سرینگر/05 جولائی//

حکومت ملک کو عالمی دفاعی مینوفیکچرنگ ہب کے طور پر ترقی دینے کیلئے پرعزم ہے کا اعلان کرتے ہوئے وزیر دفاع راجناتھ سنگھ نے کہا کہ نریندر مودی کی قیادت میں حکومت کی پالیسیوں اور اقدامات کے کامیاب نفاذ کی وجہ سے مالی سال 2023-24 کے دوران قدر کے لحاظ سے ''آتم نربھر بھارت'' کے حصول پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے مقامی دفاعی پیداوار میں اب تک کی سب سے زیادہ ترقی حاصل کی۔ اسی دوران وزیر دفاع راجناتھ سنگھ نے کہا کہ بھارت کے ساتھ گڑبڑ کرنے کی کوشش کی گئی تو ہم اندر گھس کر مار سکتے ہیں۔ سی این آئی مانیٹرنگ ڈیسک کے مطابق وزیر دفاع راجناتھ سنگھ نے اعلان کیا کہ مالی سال 2023-24 کیلئے ہندوستان کی سالانہ دفاعی پیداوار تقریباً 1.27 لاکھ کروڑ روپے کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئی ہے۔ ایک سرکاری بیان میں راجناتھ سنگھ نے اس سنگ میل تک پہنچنے کیلئے ہندوستانی دفاعی....105

سرکاری ملازمین کے خلاف شکایت کا ازالہ

جھوٹی، گمنام اور فرضی شکایات کنندگان کیخلاف کارروائی

سرینگر/05 جولائی//

حکومت نے سرکاری ملازمین کے خلاف شکایات کے تحقیقاتی نظام کو مزید سخت کرنے کی تاکید کی ہے تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جاسکے کہ ایماندار سرکاری ملازمین کو غیر منصفانہ طور پر ہراساں نہ کیا جائے، اور سرکاری امورات متاثر نہ ہو۔ وائس آف انڈیا کے مطابق حکومت نے کہا ہے کہ سرکاری ملازمین کے خلاف شکایات کے ازالے کے لیے ایک مضبوط اور موثر طریقہ کار سے متعلق تفصیلی ہدایات کو وقت وقت پر سامنے لایا گیا ہے جس کا مقصد بدعنوانی سے پاک، شفاف اور جوابدہ انتظامی نظام کے قیام کے لیے بہتر انتظامیہ کے مقاصد میں توازن پیدا کیا جاسکے۔ عمومی انتظامی محکمہ کے ویجی لنس....106

وادی کشمیر میں بجلی کے بعد پانی کیلئے 'سمارٹ میٹر' کی تنصیب

سرینگر/05 جولائی//

شہر سرینگر میں بجلی کے بعد پانی کیلئے فیس کی ادائیگی کیلئے ''واٹر سمارٹ میٹر'' کیلئے منصوبہ تیار کیا گیا ہے اور سال رواں میں ہی اس پر عمل شروع ہوگا۔ سی این آئی کے مطابق محکمہ جل شکتی سال رواں کے آخر تک ''واٹر سمارٹ میٹر'' لگانے کیلئے تیار ہے اور اس سلسلے میں زمینی سطح پر تمام کام مکمل کیا گیا ہے۔ چیف انجینئر، جل شکتی محکمہ انجینئر وویک کوہلی نے ایک مقامی خبر رساں ادارے کو بتایا کہ کشمیر میں سمارٹ واٹر میٹر لگانے کی تجویز آخری مرحلے میں ہے اور اس پر عمل درآمد اس سال ہی شروع ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ پہلے سری نگر میں تجارتی اداروں کا احاطہ کیا جائے گا، اس کے بعد دیگر زمروں میں۔ انہوں نے کہا ''ہم نے پہلے ہی....107

پیرول پر کچھ گھنٹوں کی رہائی کے بعد

انجینئر رشید اور امرت پال سنگھ نے اسپیکر کے سامنے بطور ایم پی حلف اٹھایا

سرینگر/05 جولائی//

سخت ترین سیکورٹی انتظامات کے بیچ پیرول پر کچھ گھنٹوں کی رہائی کے بعد بارہمولہ پارلیمانی نشست کے نامزد امیدوار انجینئر رشید اور پنجاب کے کھڈور صاحب کے امیدوار امرت پال سنگھ نے بطور ممبر پارلیمنٹ حلف اٹھایا۔ سی این آئی کے مطابق جیل میں نظر بند بنیاد پرست سکھ مبلغ امرت پال سنگھ اور عوامی اتحاد پارٹی جموں کشمیر کے سربراہ انجینئر رشید جنہیں لوک سبھا کے رکن کے طور پر حلف لینے کیلئے پیرول دیا گیا تھا نے جمعہ کو ممبران پارلیمنٹ کے طور پر حلف لیا۔ جمعہ کی صبح پارلیمنٹ میں دونوں ممبران نے سخت سیکورٹی حصار میں حلف اٹھایا۔ خیال رہے کہ انجینئر....108

7 ہزار سے زائد یاتریوں پر مشتمل ایک اور قافلہ کشمیر وارد

گزشتہ 6 روز میں ایک لاکھ 30 ہزار یاتریوں نے گپھا کے درشن کئے

سرینگر/05 جولائی//

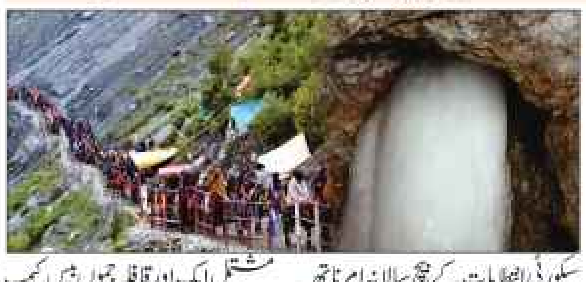

سخت ترین حفاظتی انتظامات کے بیچ 7 ہزار سے زائد یاتریوں پر مشتمل ایک اور قافلہ جموں سے کشمیر کی جانب وارد ہو گیا۔ ادھر گزشتہ 6 روز میں 1 لاکھ 30 ہزار یاتریوں نے گپھا کا درشن کیا۔ سی این آئی کے مطابق سخت ترین سیکورٹی انتظامات کے بیچ سالانہ امرناتھ یاترا جاری ہے اور 7 ہزار یاتریوں پر مشتمل ایک اور قافلہ جموں بیس کیمپ سے کشمیر کی جانب....109

آگ کی وارداتوں پر قابو پانے کیلئے فائر سروس سٹیشنوں میں توسیع

آگ کے واقعات کی روکتھام کیلئے احتیاطی تدابیر اٹھانے کی اشد ضرورت

سرینگر/05 جولائی//

شہر سرینگر میں آگ کی وارداتوں پر بروقت قابو پانے کیلئے فائر سروس اسٹیشنوں میں توسیع کرکے انہیں 29 تک بڑھا دیا گیا ہے کی بات کرتے ہوئے محکمہ فائر اینڈ ایمرجنسی سروس کے اسسٹنٹ ڈائریکٹر انجینئر عاقب حسین کا کہنا ہے کہ آگ کے واقعات کے روکتھام کیلئے احتیاطی تدابیر اٹھانے کے علاوہ آتشزدگی کے واقعات کے دوران تیزی اور موثر طریقے سے کام کرنے کیلئے عوامی تعاون بہت ضروری ہے۔ سی این آئی کے مطابق شہر سرینگر میں آتشزدگی کے بڑھتے واقعات کے بیچ محکمہ فائر اینڈ ایمرجنسی سروس کا کہنا ہے کہ آگ کی وارداتوں پر بروقت قابو پانے کیلئے فائر سروس اسٹیشنوں میں توسیع کردی گئی ہے۔ محکمہ کا کہنا ہے کہ فائر اینڈ ایمرجنسی سروس نے 29 فائر اسٹیشنوں کے نیٹ ورک کے ساتھ شہری آگ بجھانے کی تیاری کو بڑھایا ہے۔ محکمہ کے اسسٹنٹ ڈائریکٹر اور کمانڈنٹ سرینگر سٹی....110

مسلح شرپسندوں نے رکن اسمبلی کے گھر پر فائرنگ کی

اے کے 47 کے خول ملے، حملہ آوروں کی تلاش جاری

سرینگر/05 جولائی//

منی پور کے چورا چاند پور ضلع میں ایک حیران کن معاملہ سامنے آیا ہے۔ کچھ نامعلوم مسلح شرپسندوں نے جو وو جنگ میں واقع رکن اسمبلی سنگھت چنلو نتھانگ کے گھر پر کئی راؤنڈ فائرنگ کی۔ جس کے بعد پولیس موقع پر پہنچی اور بتایا کہ جگہ کے معائنے کے بعد پتہ لگا کہ دیوار کے کچھ حصوں کو نقصان پہنچا۔ علاقہ میں خوف کا ماحول ہے اور ایسے میں آسام رائفلز اور منی پور پولیس سے کہا ہے کہ وہ مستقبل میں ایسے واقعات کو روکنے کے لیے ضروری اور احتیاطی اقدامات کریں۔ وائس آف انڈیا کے مطابق منی پور کے چورا چاند پور ضلع میں ایک حیران کن معاملہ سامنے آیا ہے۔ کچھ نا معلوم....111

لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈروں کی تقریریوں کے کچھ حصوں کو ہٹانا درست نہیں

بی جے پی کو یہ بات تسلیم کرلینی چاہئے کہ اس نے لوک سبھا میں 400 سیٹیں نہیں جیتی ہیں: عمر

سرینگر/05 جولائی//

جموں و کشمیر کے سابق وزیر اعلیٰ اور نیشنل کانفرنس کے نائب صدر عمر عبداللہ نے کہا ہے کہ بی جے پی کو اپنا رویہ تبدیل کرنا چاہئے اور ایسا سلوک کرنا بند کرنا چاہئے کہ اس نے لوک سبھا انتخابات میں 400 سیٹیں جیت لی ہیں۔ عمر عبداللہ نے کہا ہے کہ جمہوریت میں ہر کسی کو اپنی بات کہنے کا حق حاصل ہے۔ لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈروں کی تقریروں کے کچھ حصوں کو ریکارڈ سے ہٹانا قطعاً درست نہیں۔ وائس آف انڈیا کے مطابق جموں و کشمیر کے سابق وزیر اعلیٰ اور نیشنل کانفرنس کے نائب صدر عمر عبداللہ نے کہا ہے کہ بی جے پی کو اپنا رویہ تبدیل کرنا چاہئے اور ایسا سلوک کرنا بند کرنا چاہئے کہ اس نے لوک سبھا انتخابات میں 400 سیٹیں جیت لی ہیں۔ اسے یہ بات تسلیم کرلینی چاہئے کہ اس کو 400 سیٹیں نہیں ملی ہیں۔ عمر عبداللہ نے نیشنل کانفرنس کی ورکنگ کمیٹی کے دو روزہ اجلاس کے اختتام کے بعد میڈیا کے نمائندوں سے یہ باتیں کہیں۔ جموں و کشمیر کے سابق وزیر اعلیٰ سے جب پارلیمنٹ میں اپوزیشن پارٹیوں کے ارکان کے ساتھ سلوک کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ....112

غیر قانونی کان کنی میں کئی گاڑیاں ضبط

سرینگر/05 جولائی//

سماج سے منشیات کو ختم کرنے کی اپنی کوششوں کو جاری رکھتے ہوئے سوپور پولیس نے ایک منشیات فروش کو گرفتار کیا ہے اور اس کے قبضے سے سائیکوٹراپک مادہ برآمد کیا ہے۔ ادھر بارہمولہ پولیس نے شرائی، شرا کوارہ اور ائیکو بلا میں غیر قانونی کان کنی میں ملوث 2 ڈمپر اور 2 ٹریکٹر ضبط کرکے 3 افراد کو گرفتار کیا۔ سی این آئی کے مطابق تھانہ ترزو....113

رواں برس بھی غلافِ کعبہ یکم محرم کو تبدیل کیا جائے گا

غلاف کعبہ کی تیاری میں 120 کلو سونا، 100 کلو چاندی اور 670 کلو ریشم استعمال کیا گیا

سرینگر/05 جولائی//

رواں برس بھی غلاف کعبہ یکم محرم کو تبدیل کیا جائے گا۔ غلاف کعبہ جسے کسوہ کہا جاتا ہے 16 ٹکڑوں پر مشتمل ہوتا ہے اور اس کی لمبائی 50 فٹ جب کہ چوڑائی 35 سے 40 فٹ ہوتی ہے۔ سی این آئی مانیٹرنگ ڈیسک کے مطابق تبدیلی غلاف کعبہ کیلئے تمام تر تیاریاں مکمل کرلی گئی ہیں اور یکم محرم جو ممکنہ طور پر 8 جولائی بروز پیروار کو ہوگی اور اُس روز غلاف کعبہ تبدیل کیا جائے گا۔ اس سال غلاف کعبہ کی تیاری میں 120 کلو سونا، 100 کلو چاندی اور 670 کلو ریشم استعمال کیا گیا ہے۔ سونا....114

The Urdu Daily
WATTAN
وطن

ہاتھوں پر جھریوں کا بڑھتی عمر سے تعلق

خواتین چہرے کی خوبصورتی کے معاملے میں حساس ہوتی ہیں اس لیے وہ اکثر ہاتھوں کی خوبصورتی کو نظرانداز کر دیتی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اگر کسی کی بھی اصل عمر کا پتہ چلانا ہو تو اس کے ہاتھوں کو دیکھنا چاہیے۔ اگر ہاتھوں کا خیال نہ رکھا جائے تو وہ بھی بھدے ہو جاتے ہیں اور ان پر جھریاں ظاہر ہو جاتی ہیں، ساتھ ہی ان کی رنگت چہرے کے نسبت کم ہو جاتی ہے اس لیے ہاتھوں کی خوبصورتی کا بھی خیال رکھنا ضروری ہے۔ ہاتھوں پر ظاہر ہونے والے دھبوں کا تعلق بڑھتی ہوئی عمر سے ہرگز نہیں ہوتا بلکہ یہ سورج کی شعاعوں کا نتیجہ ہوتا ہے جس سے ہاتھوں کی جلد سکڑنے لگتی ہے۔ نیویارک کے کورنل میڈیکل سینٹر کی ڈاکٹر ایلن لیمروزا کا کہنا ہے کہ ابتدائی عمر میں سورج کے اثرات ہاتھوں پر اثرانداز نہیں ہوتے، یہ زیادہ تر 50 سال کے بعد سامنے آتے ہیں اس لیے جتنا ممکن ہو سکے اپنے ہاتھوں کی خوبصورتی برقرار رکھنے کی کوشش کریں۔

لوشن کا استعمال

ہاتھوں کی جلد بہت جلد خشک ہو جاتی ہے بلکہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے اس کی وجہ ہاتھوں کا بار بار دھونا، برتن اور کپڑے دھونے کے دوران گلوز کا نہ پہننا اور مختلف کیمیکلز ڈیٹرجنٹس کا استعمال ہوتا ہے۔ اس لیے اپنے ہاتھوں کی روزانہ رات سونے سے پہلے کلینزنگ کریں اور ایسے ہینڈ لوشنز اپلائی کریں جن میں موئسچرائزر کی مقدار زیادہ ہو۔

گلوز ضرور پہنیں

کوئی بھی تیز قسم کا کیمیکل استعمال کرتے وقت خاص طور پر برتنوں اور کپڑوں کی صفائی کے لیے ڈش واشر اور بلیچ کو استعمال کرنے سے پہلے ربڑ کے دستانے ضرور پہنیں۔ اکثر کلینزنگ ایجنٹ ہاتھوں کے ساتھ ناخنوں کے لیے بھی نقصان دہ ثابت ہوتے ہیں جس کے باعث ناخن کمزور ہو کر ٹوٹنے لگتے ہیں اور ان کی افزائش میں کمی واقع ہونے لگتی ہے کیونکہ جب یہ کیمیکل ملا پانی ناخنوں کے اندر تک جاتا ہے تو اس کی وجہ سے ناخن کی اندر کی جلد سکڑنے لگتی ہے اور سکڑنے کے ساتھ ساتھ وہ خشک ہوتی چلی جاتی ہے، یوں ناخنوں کی کئی بیماریاں پیدا ہونے کا خدشہ رہتا ہے اس لیے ان تمام مسائل کا حل ربڑ کے دستانوں کا استعمال ہے۔

ہاتھوں کا مساج

روز مرہ کے کاموں میں ہاتھوں کی صفائی کو بھی معمول بنائیں، اپنے ہاتھوں کی حفاظت اور ان پر پڑنے والی لائنوں، داغ، جھریوں اور اسکن کینسر سے بچانے کے لیے ایسی ہینڈ کریم کا استعمال کریں۔

قوت مدافعت میں اضافہ بیماریوں سے بچاؤ

اچھی صحت کے لئے جسم کا مضبوط ہونا ضروری ہے۔ مضبوطی سے مراد صرف عضلاتی پٹھوں کا استحکام اور طاقت نہیں ہے بلکہ جسم میں امراض کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت ہے۔ ایسے افراد جن میں یہ صلاحیت مستحکم ہوتی ہے وہ بڑے بڑے مرض بھی جھیل لیتے ہیں۔ ہر سال لاکھوں افراد وبائی امراض کی بھینٹ چڑھ جاتے ہیں جب کہ کروڑوں افراد ان سے محفوظ بھی رہتے ہیں۔ ان کروڑوں میں اکثریت ان ہی افراد کی ہوتی ہے کہ جو کسی حفاظت ٹیکے کے بغیر بھی ان وباؤں کی یلغار سے بحفاظت نکل آتے ہیں۔ یہ کرشمہ دراصل ان کے جسم کی اس قوت کا ہوتا ہے جسے ہم قوت مدافعت Immunity کہتے ہیں۔ جسم کو مضر جراثیم سے محفوظ رکھنے کی یہ صلاحیت قدرت کا نہایت اہم عطیہ ہے۔ جو لوگ اس نعمت کی قدر اور اس کی حفاظت کا اہتمام کرتے ہیں، امراض کی زد سے محفوظ رہتے ہیں۔ جسم کی حفاظت کا سامان بھی صحت و صفائی کے لئے بہتر ضروری اقدامات، آلودہ ماحول سے بچاؤ، گندگی سے احتیاط، مناسب غذاؤں کے استعمال، بسیار خوری سے پرہیز، ورزش اور صاف ستھرے ماحول اور فضا میں زندگی بسر کر کے کیا جا سکتا ہے۔

غذا

قوت مدافعت میں اضافے کے لئے غذا میں پروٹین، کاربو ہائیڈریٹس، فیٹس، وٹامنز اور معدنی نمکیات بہت ضروری ہیں۔ پروٹین کے بڑے ذرائع دودھ، دہی، پنیر، انڈے، گوشت اور مچھلی ہیں۔ پروٹین عضلات بناتے ہیں۔ کاربو ہائیڈریٹس اور چکنائی دونوں طاقت پیدا کرتے ہیں۔ چکنائی کے ذرائع چربی، مکھن اور تیل ہیں۔ کاربو ہائیڈریٹس میں مختلف قسم کے اناج، دالیں اور آلو شامل ہیں۔ وٹامن A کے ذرائع دودھ اور اس کی مصنوعات، ٹماٹر، سبز اور زرد رنگ کی سبزیاں مثلاً گاجر وغیرہ شامل ہیں۔ وٹامن B خمیر، کلیجی، جگر، گردوں، ثابت اناج، ثابت گندم والی روٹی سے حاصل ہوتی ہے۔ وٹامن C رس دار پھلوں، کینو، مالٹا ہوکی، آلو، سبز پتے والی سبزیوں اور کلیجی میں پائی جاتی ہیں۔ وٹامن D مچھلی کے تیل اور مکھن سے حاصل ہوتی ہے۔ بیماریوں کو روکنے والی بہترین غذائیں مانع تکسید اجزاء پر مشتمل ہیں جن میں بیٹا کیروٹین، وٹامن C اور E شامل ہیں۔ یہ غذائیں قوت مدافعت میں اضافے کا باعث بنتی ہیں۔

وٹامن کی گولیاں

اگر تھوڑی مقدار میں وٹامن کی گولیاں استعمال کی جائیں تو قوت مدافعت مزید بہتر ہوتی ہے۔

تلبینہ اور دلیہ صحت بخش ناشتے

اناج ایک جادو سا اثر رکھنے والی غذا ہے جو مختلف وٹامنز، معدنیات، فائبر اور اینٹی آکسیڈنٹ سے بھری ہوئی ہے اسی لئے اناج کو صحت کا خزانہ قرار دیا گیا ہے اور یہ بات ایسی غلط بھی نہیں جو لوگ اناج سے بنی غذائیں کھاتے ہیں ان میں دل کے امراض کا خطرہ کم ہو جاتا ہے۔ جرنل جاما انٹرنل میڈیسن میں شائع ہونے والی تحقیق سے وابستہ ماہرین نے 14 برس تک 100 افراد کی غذا اور صحت کے نتائج کی نگرانی کی۔

یہ تمام لوگ 1984ء سے 2010ء تک صحت مند رہے آخری برسوں میں جن 26 لوگوں کی موت واقع ہوئی ان کا سبب دوسرے جسمانی امراض تھے۔ جن لوگوں کی خوراک میں اناج، براؤن چاول، مکئی، دلیہ اور جو زیادہ مقدار میں شامل تھے وہ بالخصوص دل کی بیماریوں میں مبتلا نہیں ہوئے۔ تحقیق کاروں کے مطابق خالص اناج کا 28 گرام یا ایک چھوٹا پیالہ ریشے دار (فائبر) غذا مثلاً دلیہ دن میں ایک بار کھانے سے موت کے خطرے کو 5 جبکہ دل کے دورے اور دیگر امراض کے خطرے کو کم از کم 10 فیصد تک کم کیا جا سکتا ہے۔

ہارورڈ اسکول آف پبلک ہیلتھ سے منسلک ڈاکٹر ہانگیو وو کے مطابق "ان غذائی عادات میں تبدیلی سے اناج کی کھپت میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔ نتائج نے خاصا امید افزا ثبوت فراہم کیا ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ خالص اناج کا کھانا کھانے کے فوائد سے متوقع زندگی میں توسیع ہو سکتی ہے۔ مطالعے کے مصنف ڈاکٹر ہانگیو وو کے مطابق بھوسے والے اناج میں چوکر اور جراثیم رہ جاتے ہیں۔

بیماریوں سے بچنے کے فطری طریقے

ترقی کا جنون اور وقت کی تیز رفتاری وہ ایسے عوامل ہیں جنہوں نے انسان کو مادی لحاظ سے تو ہو سکتا ہے، بہت نوازا ہو لیکن جسمانی و روحانی حوالے سے لاتعداد مسائل سے متعارف بھی کروایا ہے۔ فی زمانہ ہر انسان کی زبان پر "میرے پاس وقت نہیں ہے" کے الفاظ وقت کی رفتار کے سامنے اپنے بے بسی کا اعتراف ہیں۔ وقت ایک ایسی سچائی ہے جس سے راہ فرار ممکن ہی نہیں لیکن یہ بھی سچ ہے کہ جو آدمی روزانہ اپنے لیے تھوڑا سا وقت نہیں نکال پاتا، اسے بہت سا وقت نکالنا پڑ جاتا ہے۔ جب وقت اپنا آپ دکھاتا ہے تو وہی ہفتہ عشرہ صاحب فراش رہنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ بہترین اور صحت مندانہ طرز عمل یہ ہے کہ 24 گھنٹے زندگی کو تین برابر حصوں میں تقسیم کرکے آٹھ گھنٹے سویا جائے، آٹھ گھنٹے کام کیا جائے اور بقیہ آٹھ گھنٹوں کو تعمیری اور فلاحی سرگرمیوں میں صرف کیا جائے۔ تن آسانی سے بچا جائے کیونکہ تن آسانی امراض کا باعث بنتی ہے۔ تن درستی کے لیے کوشاں رہا جائے کیونکہ تن درستی آسودگی لاتی ہے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا: "آسودہ رہنے کے دو ہی راستے ہیں، جو پسند ہے اسے حاصل کر لو یا جو میسر ہے اسے پسند کر لو" لیکن آج کا انسان اپنی پسند کے حصول میں اس قدر سرگرداں ہے کہ جو حاصل ہے اس سے بھی لاپروا اور لاتعلق سا دکھائی دیتا ہے۔ صحت دنیا کی سب سے بڑی دولت اور نعمت عظمیٰ ہے۔ سالہا سال قبل تنگدستی اور کسمپرسی کے عالم میں رہنے والے عظیم شاعر اسد اللہ غالب بھی مختلف مراحل سے گزرنے کے بعد یہ کہنے پر مجبور ہو گئے کہ تنگ دستی بھی ہو اگر غالب.... تن درستی ہزار نعمت ہے۔

ناشتہ ترک کرنا زندگی مختصر کر سکتا ہے

ناشتے کو عام طور پر دن کا سب سے اہم کھانا کہا جاتا ہے اور ماہ رمضان کے آغاز کے ساتھ ہی دنیا بھر میں کروڑوں مسلمانوں کے لیے ناشتے کی جگہ سحری لے لیتی ہے۔ سحری ہو یا ناشتہ صبح کا یہ کھانا کتنا اہم ہے اس بارے میں امریکن کالج آف کارڈیالوجی کی حالیہ تحقیق کے مطابق یہ زندگی لمبی بھی کر سکتا ہے جبکہ ناشتہ چھوڑنے سے دل کی بیماری سے ہلاکت کا امکان بڑھ جاتا ہے۔ تحقیق کے نتائج پر کئی امریکی یونیورسٹیوں کے محققین اور پروفیسروں نے کام کیا۔ انھوں نے سنہ 1988ء اور 1994ء کے درمیان 40 سے 75 سال کی عمر کے 6550 افراد کے ناشتے کی عادات کا جائزہ لیا۔ تحقیق میں شامل افراد سے پوچھا گیا تھا کہ وہ ناشتے میں کیا کھاتے ہیں۔ اس جائزے میں شامل پانچ فیصد افراد نے کہا کہ وہ کبھی ناشتہ نہیں کرتے، تقریباً 11 فیصد نے کہا کہ وہ شاذ و نادر کرتے ہیں اور 25 فیصد نے کہا کہ وہ کبھی کبھی کرتے ہیں۔ محققین نے پھر سنہ 2011ء تک کے اموات کے ریکارڈ کا جائزہ لیا تو معلوم ہوا کہ سروے میں شامل 2318 لوگ اب دنیا میں نہیں تھے۔ انھوں نے پھر ناشتہ کرنے کے رجحان اور اموات کے درمیان تعلق تلاش کرنے کی کوشش کی۔ طبی تحقیق سے پہلے ہی یہ بات سامنے آ چکی ہے کہ ناشتہ چھوڑنے کا صحت پر منفی اثر پڑ سکتا ہے، تاہم سائنسدان اب بھی اس تعلق کو سمجھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ برطانیہ کی نیشنل ہیلتھ سروس 'این ایچ ایس' نے اس تحقیق پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ناشتہ نہ کرنا براہ راست دل اور شریان کی بیماریوں سے ہلاکت کی وجہ ہے۔

مراقبے میں کامیابی کیسے حاصل ہو

روحانی سلسلہ سے وابستہ خواتین و حضرات کو تربیت کے لئے کن خصوصیات کی ضرورت پڑتی ہے اسے اپنی شخصیت میں مثبت نکھار پیدا کرنے کے لئے کن کن مراحل سے گزرنا پڑتا ہے یہ سب باتیں جاننے اور ان پر عمل پیرا ہونے کی ترغیب میں الحمدللہ اس کلاس سے بڑی معاونت مل رہی ہے۔ روحانی سلاسل میں فرد کی تربیت کے مختلف مراحل اور اعمال و اشغال ترتیب دیئے جاتے ہیں۔ جن کا ذکر ہماری گفتگو میں ہوتا رہا ہے اور آگے بھی ہو گا۔ لاشعوری معاملات کی تفہیم، باطنی نظر کو سمجھنے، باطنی تحریکات اور کیفیات کو سمجھنے کے لئے سلسلہ عظیمیہ میں سب سے زیادہ زور جس مشق پر دیا جاتا ہے وہ مراقبہ ہے۔ مراقبہ کے ذریعے کوئی بھی فرد خواہ اس کا تعلق روحانی سلسلے سے ہو یا نہ ہو بہت سے فوائد حاصل کر سکتا ہے۔ مراقبے سے فوائد تین مراحل میں حاصل ہوتے ہیں۔

1۔ جسمانی 2۔ ذہنی 3۔ روحانی یا لاشعوری

کئی لوگ یہ کہتے ہیں کہ وہ مراقبہ کر رہے ہیں لیکن انہیں کچھ نظر نہیں آتا اور نہ ان کی روحانی آنکھ کھلی ہے۔ سب سے پہلے ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ ہم اس مشق کو ٹھیک طرح سے کر رہے ہیں یا نہیں۔ اگر اس مشق کو ٹھیک طرح سے سر انجام دیا جا رہا ہے اس کے باوجود مطلوبہ نتائج حاصل نہیں ہو رہے تو نتائج نہ ملنے کی وجوہات کا جائزہ لینا چاہیے۔ مثال: ہم اپنے بچے کو پرائمری سکول بھیجتے ہیں۔ ایک سال گزر جائے اور بچے کو ABCD بھی نہ آئے تو ہم یہ جائزہ لیتے ہیں کہ کیا سکول میں صحیح طریقے سے نہیں پڑھایا جا رہا یا بچہ ہی ٹھیک طرح نہیں پڑھ رہا۔ بالکل اسی طرح مراقبہ کا معاملہ ہے۔ مراقبہ کرنے سے پہلے کچھ ہدف مقرر کیے جا سکتے ہیں کہ ہمیں اتنے دن کے مراقبہ میں یہ نتائج حاصل ہونا چاہئیں۔ سب سے پہلا نتیجہ مراقبے کے جسمانی اثرات ہیں۔ مراقبہ کرنے والے شخص کو اگر وہ ٹھیک طرح سے مراقبہ کر رہا ہو تو سب سے پہلے جو نتیجہ ملنا چاہیے وہ نیند میں بہتری ہے۔ بیس سے تیس منٹ مراقبہ کرنے سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ نیند بہت اچھی اور گہری ہو جاتی ہے اور اس دوران جسم کی ریپئرنگ (Repairing) اور مینٹیننس (Maintenance) کا جو قدرتی نظام ہے وہ زیادہ فعال اور متحرک ہو جاتا ہے۔ اس کے نتیجے میں مراقبہ کرنے والا فرد فریش رہتا ہے۔ بے خوابی یا کم خوابی کے کئی مریضوں میں مراقبہ سے علاج کے بہترین نتائج سامنے آئے ہیں۔ یہاں تک کہ کچھ عرصہ بعد ان مریضوں کی نیند کی دوائیں بتدریج کم ہونا شروع ہو گئیں۔ روحانی علوم کے حصول میں سالکین کو کم کھانے، کم بولنے اور کم سونے کی ہدایت کی جاتی ہے۔ اگر کوئی فرد اپنی نیند کا دورانیہ آٹھ گھنٹے سے کم کر کے چھ گھنٹے کرنا چاہے تو اس کی صحت پر منفی اثرات پڑ سکتے ہیں جبکہ مراقبہ کرنے والا شخص آدھے گھنٹے کا مراقبہ کر کے دو گھنٹے تک کی نیند کے فوائد حاصل کر سکتا ہے۔

مراقبے کے پہلے نتیجے کے طور پر نیند اور جسمانی نظام میں بہتری آنی چاہیے۔

مراقبے کا دوسرا نتیجہ ذہنی اور نفسیاتی طور پر بہتری ہے مثال کے طور پر ارتکاز توجہ میں اضافہ، ذہنی یکسوئی ہونا یا ذہنی انتشار سے نجات ملنا۔ ذہنی یکسوئی میں اضافہ قوت ارادی اور خود اعتمادی میں اضافہ کا ذریعہ بنتا ہے۔ کسی ماہرین رہنمائی کے ساتھ مراقبہ کرنے سے تقریباً چھ ماہ میں آدمی کی شخصیت میں نمایاں تبدیلیاں آنی چاہئیں۔ اگر مقررہ وقت میں نتائج حاصل نہیں ہو رہے یا ان مسائل سے چھٹکارا نہیں مل رہا کہ اس فرد کو تجویز کیا جائے کہ وہ اپنے گائیڈ سے رہنمائی حاصل کرے۔

مٹاپے سے کئی امراض لاحق

مٹاپے سے نجات کے لیے ورزش بہت ضروری ہے اور کم خوراک بھی لازمی ہے۔ بے شمار موٹے افراد آج بھی دبلے ہونے کی دوا پوچھتے ہیں مگر اپنی غذائی عادات بدلنے اور ورزش اختیار کرنے کی نہیں سوچتے۔ مرد تو پھر بھی کچھ چل پھر لیتے ہیں، لیکن خوش خوراک خواتین اچار کا گھڑا بنیں گھروں میں پڑے پڑے ہانپا کرتی رہتی ہیں۔ مٹاپے کی وجہ سے لاحق ہونے والے امراض میں قلب کی تکلیف، ہائی بلڈ پریشر اور ذیابیطس خاص طور پر شامل ہیں۔ موٹے افراد میں عام طور پر صحت و توانائی کی بھی بڑی کمی رہتی ہے۔ جسمانی طور پر ان کے لیے چلنا پھرنا دوبھر رہتا ہے، خاص طور پر ان میں قوت برداشت کم ہوتی ہے۔ پھرتی، جسمانی لچک اور جسم کی حرکات میں ضروری ربط بھی نہیں ہوتا۔ قدم ٹھیک طور پر نہیں اٹھتے۔ چلنے پھرنے، کام کے دوران اور اٹھنے بیٹھنے میں بھی روانی اور ہم آہنگی نہیں ہوتی۔ اس کے علاوہ اپنے گول گپا جسم اور غیر معمولی ڈیل ڈول کے احساس کی وجہ سے جذباتی مسائل بھی انہیں درپیش ہوتے ہیں۔ مٹاپے کے جانچنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ جسم کے مجموعی وزن میں چربی کے فی صد تناسب کا اندازہ لگایا جائے۔ ایک اوسط قد و قامت کے مرد اور خاتون کے جسم میں 20 اور 25 فیصد سے زیادہ چربی نہیں ہونی چاہیے۔

اچھے کھلاڑیوں اور سخت ورزش کرنے والوں کے جسم میں 10 اور 15 فیصد سے زیادہ چربی نہیں ہوتی۔ مٹاپے کی پیمائش یا اندازہ لگانے کا ایک آسان طریقہ یہ ہے کہ اپنی کمر کے گوشت کو انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے چٹکی میں لیں۔

جسم کی بنیاد ہڈیاں انہیں مضبوط بنایئے

بڑھتی عمر کے ساتھ ساتھ انسانی جسم کی ہڈیاں کمزور ہوتی جاتی ہیں۔ ہڈیوں کے لئے سب سے زیادہ نقصان دہ ہڈیوں کے بھر بھرے پن یا آسٹیوپوروسس کی بیماری ہے۔ اس بیماری کی علامات عموماً دیر سے ظاہر ہوتی ہیں۔ اس کی ابتدائی علامات میں مریض کو جوڑوں کے درد کے ساتھ ساتھ اٹھنے بیٹھنے میں بھی تکلیف کا احساس ہوتا ہے۔ ہڈیوں کے بھر بھرے پن میں مبتلا شخص کسی وجہ سے گر جائے یا کوئی گہری چوٹ لگے تو اس کے ہاتھوں یا پیر کی ہڈی میں فریکچر کا امکان زیادہ ہوتا ہے۔ یہ بیماری یوں تو پورے جسم کی ہڈیوں کو متاثر کرتی ہے، لیکن ریڑھ، کولہے اور کلائی پر اس کا زیادہ اثر پڑتا ہے۔ آسٹیوپوروسس سے محفوظ رہنے کے طریقے اس بیماری سے محفوظ رہنے کا سب سے آسان حل نوجوانی سے متحرک زندگی گزارنا اور ورزش کرنا ہے۔ ورزش ہڈیوں کو مضبوط اور لچکدار بناتی ہے، لیکن خیال رہے کہ ورزش اپنی جسامت کے حساب سے کریں۔ بہت زیادہ بھاری بھر کم ورزشوں سے پرہیز کریں۔ ہڈیوں کے لئے وٹامن ڈی بہترین ہے جس کا آسان ذریعہ دھوپ کی شعاعیں ہیں۔ روزانہ دس سے پندرہ منٹ دھوپ میں گزارنے کو معمول بنا لیا جائے تو یہ ہڈیوں کے لئے مفید ہے۔

آپ کو کیسی ورزش درکار ہے؟

ماہرین کا یہ کہنا بالکل بجا ہے کہ ورزش کوئی جادو نہیں کہ ایک دن منتر پڑھا اور اگلے روز آپ چست و چالاک اور اسمارٹ ہو گئے یہ تو ایک ایسا عمل ہے جسے جتنی باقاعدگی سے کیا جائے انسان اتنا ہی صحت مند و توانا رہتا ہے اور جسم چربی کا پہاڑ نہیں بنتا۔ اس کا مطلب یہ بھی نہیں کہ آپ سارا سارا دن ورزش کرتے رہیں گے مگر کچھ ورزشیں یقیناً دوسری مشقوں کے مقابلے میں زیادہ متاثر کن نتائج دے سکتی ہیں۔

آپ کو کیسی ورزش درکار ہے؟ یہی سوال تو حل طلب ہے۔

چہل قدمی

تیز یا دھیمے انداز کی؟ دراصل ورزش کوئی بھی ہو اس میں کارڈیو ویسکولر ایکسرسائز لازمی طور پر شامل ہونی چاہئے۔ یہ دل کو مضبوط اور عضلات کو توانا رکھتی ہے۔ کیلوریز جلانے میں بھی مددگار ہوتی ہے۔ چہل قدمی کے لئے آپ کو ساز و سامان حتیٰ کہ ٹریک سوٹ پہننے کی بھی چنداں ضرورت نہیں۔ کسی بھی وقت لمبی مسافت طے کیجئے۔ بس آپ کے جاگر زیا چپل آرام دہ ہوں۔ نیویارک کی ایک تحقیق کے مطابق روزانہ ایک گھنٹہ تیز چہل قدمی جسے Brisk Walk کہتے ہیں کی جائے تو انسان 500 کیلوریز جلا سکتا ہے۔ اگر اسے روزانہ یہ معمول بنا لیا جائے تو 3500 کیلوریز سے آپ کا ایک پاؤنڈ وزن کم ہو سکتا ہے۔ پہلے دن 10 منٹ کا دورانیہ رکھ کر جسم کو مشقت کا عادی بنایئے پھر آہستہ آہستہ اس دورانیے میں اضافہ کیجئے۔

کھال کے خلیوں سے دھاگوں اور ''انسانی ٹیکسٹائل'' کی تیاری

پیرس: ٹشو انجینیئرنگ کے میدان میں ایک قدم اور آگے بڑھاتے ہوئے فرانسیسی نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ہیلتھ اینڈ میڈیکل ریسرچ، بورڈیاکس کے ماہرین کی ایک ٹیم نے انسانی کھال کے خلیوں سے اونی ریشے (یارن) تیار کر لیے ہیں جنہیں انہوں نے ''انسانی ٹیکسٹائل'' کا نام دیا ہے۔ انہیں امید ہے کہ انسانی ٹیکسٹائل کو زخم بند کرنے اور زندہ کھال پر مشتمل پیوند تیار کرنے میں کامیابی سے استعمال کیا جا سکے گا۔ ریسرچ جرنل ''ایکٹا بایومٹیریالیا'' کے تازہ شمارے میں شائع ہونے والے ایک مقالے میں ان سائنسدانوں نے انسانی ٹیکسٹائل کو ٹشو انجینیئرنگ سے تیار کردہ مصنوعات کی نئی نسل قرار دیتے ہوئے اسے انسانی جسم کے لیے ہر لحاظ سے موزوں ترین قرار دیا ہے۔ انسانی خلیوں سے تیار کردہ ریشے اور ٹیکسٹائل کا اہم ترین فائدہ یہ ہے کہ اس سے انسانی مدافعتی نظام میں کوئی مزاحمتی ردعمل بھی پیدا نہیں ہوتا۔

خواتین کی قیادت میں حکومت ترقی کر رہی ہے/ وزیر اعظم

نئی دہلی// وزیر اعظم نریندر مودی نے بدھ کے روز راجیہ سبھا میں کہا کہ ان کی حکومت خواتین کی زیر قیادت ترقی کر رہی ہے اور خواتین کو بااختیار بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ کانگریس کی قیادت میں تمام اپوزیشن کے واک آؤٹ کے درمیان مسٹر مودی نے صدر کے خطاب پر شکریہ کی تحریک پر تقریباً 20 گھنٹے طویل بحث کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کی ترقی کے سفر کے چار اہم ستون کسان، نوجوان، خواتین اور مزدور ہیں۔ وزیر اعظم نے کہا کہ حکومت نے گزشتہ دس سالوں میں خواتین کی قیادت میں ترقی کا آغاز کیا ہے۔ اس کا اثر نظر آتا ہے۔ خواتین کی صحت اہم ہے اور حکومت نے اس پر توجہ دی ہے۔ بیت الخلاء، زچگی اور ویکسینیشن کے فوائد خاص طور پر خواتین کو دیے گئے ہیں۔ پی ایم آواس یوجنا میں خواتین کو فائدہ دیا گیا ہے۔ سیلف ہیلپ گروپس میں اعتماد میں اضافہ ہوا ہے اور خواتین کی آمدنی میں اضافہ ہوا ہے۔ ایک کروڑ خواتین کروڑ پتی بن چکی ہیں اور یہ تعداد تین کروڑ بہنوں تک پہنچانے کا ہدف رکھا گیا ہے۔ حکومت چاہتی ہے کہ کام کی قیادت خواتین کریں۔ خواتین کو ٹیکنالوجی سے مستفید ہونے کا پہلا موقع دیا گیا ہے۔ ڈرون دیدی کا انتظام کیا گیا ہے اور کاشتکاری اور زراعت میں مدد دی گئی ہے۔ مسٹر مودی نے کہا کہ اپوزیشن خواتین پر مظالم کے معاملے میں دوہرا رویہ اپناتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ ملک کی بدقسمتی ہے کہ مغربی بنگال میں ایک عورت سڑک پر چیخ رہی ہے لیکن اس کے درد کو اپوزیشن کے الفاظ میں بھی بیان نہیں کیا جا سکتا۔ سینئر لیڈروں کے ایسے رویے سے مائیں بہنیں تکلیف میں ہیں۔ زراعت کا تذکرہ کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ پچھلے دس سالوں

میں کسانوں کو ان کی پیداوار کی مناسب قیمتیں دی گئی ہیں۔ کاشتکاری کو منافع بخش بنانے کی کوششیں کی گئی ہیں۔ کسانوں کی مالیات تک رسائی آسان بنائی گئی۔ انہوں نے کہا کہ معمولی کسانوں پر کوئی توجہ نہیں دے رہا ہے لیکن کسانوں کی بہبود حکومت کی توجہ میں ہے اور چھوٹے کسانوں کو کسان سمان یوجنا کا فائدہ ملا ہے۔ دریں اثنا وزیر اعظم نریندر مودی نے بدھ کے روز اس اعتماد کا اظہار کیا کہ ان کے تیسرے دور میں ہندوستانی معیشت دنیا کی تیسری سب سے بڑی معیشت بننے میں کامیاب رہے گی اور اس مدت کے دوران ہندوستان غربت کے خلاف جنگ میں بھی کامیابی حاصل کرے گا۔ راجیہ سبھا میں صدر کے خطاب پر شکریہ کی تحریک پر تقریباً 20 گھنٹے کی بحث کا جواب دیتے ہوئے مسٹر مودی نے کہا کہ "ہماری پارلیمانی روایت میں کئی سالوں کے بعد ملک کے لوگوں نے ایک حکومت کو تیسری مرتبہ خدمت کا موقع دیا ہے۔ 60 سال بعد پھر سے ایک ہی حکومت کی واپسی ہوئی ہے۔ ہندوستانی جمہوریت میں چھ دہائیوں میں یہ ایک غیر معمولی واقعہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک کے کچھ لوگ اس جیت کو قبول نہیں کر پا رہے ہیں لیکن پچھلے دو دنوں سے دیکھ رہا ہوں کہ ہار بھی مانی جا رہی ہے اور جیت بھی قبول ہو رہی ہے۔ مسٹر مودی نے کہا کہ گزشتہ 10 سالوں میں عالمی کشیدگی کے باوجود ملک کی معیشت 10 ویں سے پانچویں پوزیشن پر آ گئی ہے۔ اس بار ملک کے عوام نے معیشت کو پانچویں نمبر سے تیسرے نمبر پر لے جانے کا مینڈیٹ دیا ہے۔ ملک کے عوام کی طرف سے دیے گئے مینڈیٹ کے مطابق ہندوستان دنیا کے ٹاپ تھری میں شامل ہو جائے گا۔ ایوان میں بعض ماہرین کا خیال ہے کہ یہ خود بخود ہو جائے گا۔ وہ آٹو موڈ میں حکومت چلاتے ہیں۔ وہ کچھ کرنے پر یقین نہیں رکھتے۔ لیکن ہم اپنی محنت میں کوئی کسر نہیں چھوڑتے۔ ہم نے پچھلے 10 سالوں میں جو کچھ کیا ہے اس کی رفتار میں اضافہ کریں گے اور اس کی گہرائی کے ساتھ ساتھ اونچائی بھی ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ انتخابی مہم کے دوران میں نے اہل وطن سے کہا تھا کہ 10 سال کا کام ابھی شروع ہوا ہے۔ اہم کام اب ہوگا۔ حکومت ان بنیادی سہولیات کو ترقی کے طور پر استعمال کرنا چاہتی ہے جو باوقار زندگی گزارنے کے لیے ضروری ہیں۔ آنے والے پانچ سال غریبوں کی غربت کے خلاف جنگ کے لیے اہم ہیں۔

منی پور کی آگ میں گھی ڈالنے والوں کو بخشا نہیں جائیگا/ وزیر اعظم

نئی دہلی// وزیر اعظم نریندر مودی نے بدھ کو راجیہ سبھا میں کہا کہ حکومت منی پور میں حالات کو معمول پر لانے کے لیے مسلسل کام کر رہی ہے، لیکن وہاں آگ میں گھی ڈالنے والوں کو بخشا نہیں جائے گا۔ صدر جمہوریہ کے خطاب پر شکریہ کی تحریک پر بحث کا جواب دیتے ہوئے مسٹر مودی نے کہا کہ منی پور پر گزشتہ اجلاس میں تفصیل سے تبادلہ خیال کیا گیا تھا اور حکومت وہاں حالات کو معمول پر لانے کی مسلسل کوششیں کر رہی ہے۔ اس سلسلے میں 11 ہزار سے زائد ایف آئی آر درج کی گئی ہیں اور پانچ سو سے زیادہ لوگ گرفتار ہوئے ہیں۔ وہاں تشدد کے واقعات کم ہو رہے ہیں۔ امن پر اعتماد بڑھ رہا ہے۔ منی پور کے بیشتر حصوں میں اسکول کھل رہے ہیں۔ صورتحال نارمل ہے۔ ملک کے دیگر حصوں کی طرح وہاں بھی امتحانات ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مرکزی وزیر داخلہ خود وہاں گئے تھے اور کئی دنوں تک وہاں رہے اور صورتحال پر نظر رکھی۔ وزیر مملکت برائے داخلہ بھی کئی دنوں سے منی پور میں رہے ہیں اور حالات کا جائزہ لیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مرکزی حکومت سب سے بات کر رہی ہے۔ اس وقت منی پور میں سیلاب کا بحران چل رہا ہے۔ مرکزی حکومت ریاستی حکومت کے ساتھ مل کر کام کر رہی ہے۔ نیشنل ڈیزاسٹر ریسپانس فورس (این ڈی آر ایف) کی ٹیمیں وہاں پہنچ گئی ہیں۔ وزیر اعظم نے کہا کہ سیاست سے اوپر اٹھ کر حالات کو معمول پر لانے کی کوشش کی جائے۔ جو لوگ منی پور کی آگ میں گھی ڈالنے کا کام کر رہے ہیں انہیں بخشا نہیں جائے گا۔ کانگریس کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ منی پور میں 10 بار صدر راج لگایا گیا تھا۔ سال 1993 میں بھی ایسے ہی واقعات کا سلسلہ منی پور میں پیش آیا تھا اور پانچ سال تک جاری رہا۔ حالات کو معمول پر لانے کے لیے کوششیں کرنی ہیں۔ قیام امن کے لیے بھرپور کوششیں کی جا رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ شمال مشرق کو ملک کی ترقی کا ایک طاقتور انجن بنانے کے لئے کام کیا جا رہا ہے۔ شمال مشرق میں پانچ سال میں جو کام کیا گیا ہے وہ کام کرنے میں کانگریس کو 20 سال لگتے۔ شمال مشرق کا رابطہ بہتر ہوا ہے۔ دیرپا امن کے لیے بہت کوششیں کی گئی ہیں۔ یہ کام سب کو ساتھ لے کر کیا گیا ہے۔ اس پر بہت کم بحث ہوئی ہے۔ ریاستوں کو ساتھ لے کر سرحدی تنازعہ کو ختم کیا جا رہا ہے۔ یہ کام رضامندی سے ہو رہا ہے۔ جموں و کشمیر میں عام انتخابات کے دوران ہوئی ووٹنگ کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر مودی نے کہا کہ ریاست میں دہشت گردی کے واقعات میں نمایاں کمی آئی ہے۔

ناردرن ریلوے

ای۔ٹینڈر نوٹس

ٹینڈر نوٹس نمبر:۔ 105,106,107,108,109 & 112-2024-25-ADEN-1-FZR & 110, 111-2024-25-ADEN-2-FZR dt.01.07.2024

سینئر ڈویژنل انجینئر، ہیڈ کوارٹر، فیروز پور کے ذریعہ صدر جمہوریہ کی جانب سے درج ذیل ای۔ٹینڈرز، آخری تاریخ 22.07.2024 اور 24.07.2024 وقت 15:00 بجے www.ireps.gov.in پر طلب کی جاتی ہے۔ ٹینڈر دہندہ اپنی اصل/ترمیم شدہ ٹینڈر بند ہونے کی تاریخ اور وقت تک پیش کر سکتے ہیں۔ مینوئل ٹینڈر منظور نہیں کی جائے گی اور ایسی کسی بھی مینوئل تجویز کو منظور نہیں کیا جائے گا۔ تفصیلہ ارنیسٹ منی کی رقم کی جگہ "ٹینڈر سیکورٹی اعلامیہ لیٹر" مقررہ پر فارم میں ٹینڈر کے ساتھ ای۔پورٹل پر منسلک کرے گا۔

ٹینڈر کی قسم	ٹینڈر سیکشن	بولی سسٹم
اوپن	کام	سنگل بولی سسٹم
ٹینڈر اپلوڈ کرنے کی تاریخ	بولی شروعات کی تاریخ	بولی تکمیل کی تاریخ اور وقت
29.06.2024	08.07.2024	22.07.2024/ 15:00 Hrs.
01.07.2024	10.07.2024	24.07.2024/ 15:00 Hrs.

نمبر شمار	ٹینڈر نمبر، تاریخ	ٹینڈر کی تفصیل
1.	105-2024-25-ADEN-1-FZR	معاون ڈویژنل انجینئر ۔1/ فیروز پور کے تحت سینئر سیکشن انجینئر/کام/ کوٹ پورہ سیکشن میں فیروز پور۔ بھٹنڈہ (چھوڑ کر) اور کوٹ پورہ۔ فاضلکا (چھوڑ کر) میں سالانہ زون کام (زون۔4) میں سروس بلڈنگوں میں جنرل مرمت اور دیکھ بھال کے ساتھ۔ساتھ موجودہ ڈھانچوں اور اچانک کاموں میں نئے کاموں، اضافے اور بدلاؤ کا کام۔
	اشتہاری قیمت (روپے): 1,59,99,979.90/- ؛ بیعانہ رقم (روپے): 2,30,000/- ؛ آفری ویلیڈیٹی: 60 دن ؛ تکمیل کی مدت: 12 مہینے	
	مساوی کام کی قسم۔ "کوئی بھی سول کام ٹریک کام کے علاوہ"	
2.	106-2024-25-ADEN-1-FZR	معاون ڈویژنل انجینئر ۔1/ فیروز پور کے تحت سینئر سیکشن انجینئر/کام/ جگراون سیکشن میں کوٹھی۔ لدھیانہ (چھوڑ کر) سالانہ زون کام (زون۔5) میں سروس بلڈنگوں میں جنرل مرمت اور دیکھ بھال کے ساتھ۔ساتھ موجودہ ڈھانچوں اور اچانک کاموں میں نئے کاموں، اضافے اور بدلاؤ کا کام۔
	اشتہاری قیمت (روپے): 1,19,99,939.08/- ؛ بیعانہ رقم (روپے): 2,10,000/- ؛ آفری ویلیڈیٹی: 60 دن ؛ تکمیل کی مدت: 12 مہینے	
	مساوی کام کی قسم۔ "کوئی بھی سول کام ٹریک کام کے علاوہ"	
3.	107-2024-25-ADEN-1-FZR	معاون ڈویژنل انجینئر ۔1/ فیروز پور کے تحت سینئر سیکشن انجینئر/کام/ فیروز پور کے سیکشن میں کوٹھی۔ فیروز پور میں سالانہ زون کام (زون۔3) میں سروس بلڈنگوں میں جنرل مرمت اور دیکھ بھال کے ساتھ۔ساتھ موجودہ ڈھانچوں اور اچانک کاموں میں نئے کاموں، اضافے اور بدلاؤ کا کام۔
	اشتہاری قیمت (روپے): 1,19,99,963.31/- ؛ بیعانہ رقم (روپے): 2,10,000/- ؛ آفری ویلیڈیٹی: 60 دن ؛ تکمیل کی مدت: 12 مہینے	
	مساوی کام کی قسم۔ "کوئی بھی سول کام ٹریک کام کے علاوہ"	
4.	108-2024-25-ADEN-1-FZR	معاون ڈویژنل انجینئر ۔1/ فیروز پور کے تحت سینئر سیکشن انجینئر/کام/ فیروز پور کے سیکشن میں سالانہ زون کام (زون۔1) میں فیروز پور کینٹ میں کالونی نمبر 1 اور 2 میں جنرل مرمت اور دیکھ بھال کے ساتھ۔ساتھ موجودہ ڈھانچوں اور اچانک کاموں میں نئے کاموں، اضافے اور بدلاؤ کا کام۔
	اشتہاری قیمت (روپے): 1,29,99,919.22/- ؛ بیعانہ رقم (روپے): 2,15,000/- ؛ آفری ویلیڈیٹی: 60 دن ؛ تکمیل کی مدت: 12 مہینے	
	مساوی کام کی قسم۔ "کوئی بھی سول کام ٹریک کام کے علاوہ"	
5.	109-2024-25-ADEN-1-FZR	معاون ڈویژنل انجینئر ۔1/ فیروز پور کے تحت سینئر سیکشن انجینئر/کام/ فیروز پور کے سیکشن میں سالانہ زون کام (زون۔2) میں فیروز پور کینٹ میں کالونی نمبر 3 اور 4 میں جنرل مرمت اور دیکھ بھال کے ساتھ۔ساتھ موجودہ ڈھانچوں اور اچانک کاموں میں نئے کاموں، اضافے اور بدلاؤ کا کام۔
	اشتہاری قیمت (روپے): 1,29,99,950.79/- ؛ بیعانہ رقم (روپے): 2,15,000/- ؛ آفری ویلیڈیٹی: 60 دن ؛ تکمیل کی مدت: 12 مہینے	
	مساوی کام کی قسم۔ "کوئی بھی سول کام ٹریک کام کے علاوہ"	
6.	110-2024-25-ADEN-1-FZR	معاون ڈویژنل انجینئر ۔دوئم۔ فیروز پور کے تحت سینئر سیکشن انجینئر/کام/ جلال آباد کے سیکشن میں فیروز پور شہر۔ فاضلکا اور ابوہر۔ فاضلکا (چھوڑ کر) میں سالانہ زون کام (زون۔1) سروس بلڈنگوں میں جنرل مرمت اور دیکھ بھال کے ساتھ۔ساتھ موجودہ ڈھانچوں اور اچانک کاموں میں نئے کاموں، اضافے اور بدلاؤ کا کام۔
	اشتہاری قیمت (روپے): 99,99,944.05/- ؛ بیعانہ رقم (روپے): 2,00,000/- ؛ آفری ویلیڈیٹی: 60 دن ؛ تکمیل کی مدت: 12 مہینے	
	مساوی کام کی قسم۔ "کوئی بھی سول کام ٹریک کام کے علاوہ"	
7.	111-2024-25-ADEN-1-FZR	معاون ڈویژنل انجینئر ۔دوئم۔ فیروز پور کے تحت سینئر سیکشن انجینئر/کام/ لوہیا خاص کے سیکشن میں فیروز پور۔ جالندھر شہر (چھوڑ کر) میں سالانہ زون کام (زون۔2) میں سروس بلڈنگوں میں جنرل مرمت اور دیکھ بھال کے ساتھ۔ساتھ موجودہ ڈھانچوں اور اچانک کاموں میں نئے کاموں، اضافے اور بدلاؤ کا کام۔
	اشتہاری قیمت (روپے): 79,99,942.06/- ؛ بیعانہ رقم (روپے): 1,60,000./- ؛ آفری ویلیڈیٹی: 60 دن ؛ تکمیل کی مدت: 12 مہینے	
	مساوی کام کی قسم۔ "کوئی بھی سول کام ٹریک کام کے علاوہ"	
8.	112-2024-25-ADEN-1-FZR	معاون ڈویژنل انجینئر ۔اول/ فیروز پور کے تحت کوٹ کپورہ گڈس شیڈ میں ترقی/ سدھار
	اشتہاری قیمت (روپے): 96,89,238.98/- ؛ بیعانہ رقم (روپے): 1,93,800/- ؛ آفری ویلیڈیٹی: 60 دن ؛ تکمیل کی مدت: 06 مہینے	
	مساوی کام کی قسم۔ "کوئی بھی سول کام ٹریک کام کے علاوہ"	

نوٹ: 1۔ ٹینڈر ڈالنے سے پہلے ٹینڈر دہندہ ٹینڈر کے تعلق میں جاری کیے گئے کسی تصحیح نامہ کی جانچ کریں گے۔ 2۔ ہندی میں کسی بھی غلطی کیلئے انگریزی ورژن کا مشاہدہ کریں اور انگریزی ورژن ہی منظور ہوں گے۔

2009/2024

گراہکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

ناردرن ریلوے

ای۔ٹینڈر نوٹس

سینئر ڈویژنل مکینیکل انجینئر، ناردرن ریلوے، ڈی۔ای۔ایم یو شیڈ، جالندھر شہر، صدر جمہوریہ ہند کی جانب سے درج ذیل کام کیلئے مقررہ پروفارمہ پر ای۔ٹینڈر طلب کی جاتی ہے۔

کام کا نام: ڈی ای ایم یو کار شیڈ کا کام (جموں۔کشمیر) میں ڈاٹ ریکارڈ سے میں اری بیلیو پر سینٹرلائزڈ ہیٹنگ سسٹم کی ڈیزائن، تعمیر، سپلائی، قیام اور کمیشننگ۔
کام کی کل تخمینہ لاگت: روپے 4,63,36,596.92 (روپے چار کروڑ ترسٹھ لاکھ چھتیس ہزار پانچ سو چھیانوے اور بانوے پیسے صرف)
زر ضمانت رقم: روپے 3,18,700/- (روپے تین لاکھ اٹھارہ ہزار سات سو صرف)
سائٹ کیلئے ٹینڈر دستاویز ویب سائٹ پر دستیاب ہے: تاریخ 04.07.2024
ای۔ٹینڈر تکمیل کی تاریخ اور وقت: تاریخ 26.07.2024 کو 15:00 بجے تک
ای۔ٹینڈر کھولنے کی تاریخ اور وقت: تاریخ 26.07.2024 کو 15:00 بجے
ویلیڈیٹی: کھلنے کی تاریخ سے 45 دن تک
ٹینڈر کی قسم: سنگل ٹینڈر (ایک پیکٹ سسٹم)
کام کی مدت: 06 ماہ
ویب سائٹ: http://www.ireps.gov.in

نمبر: 2024-08۔ڈی ایم یو۔بی ڈی ایم تاریخ: 04.07.2024

2032/2024

گراہکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

جاکھڑ نے مان کے کنبہ کیخلاف بدعنوانی کے الزامات کی عدالت کی نگرانی میں تحقیقات کا مطالبہ کیا

جالندھر// پنجاب بی جے پی کے صدر سنیل جاکھڑ نے بدھ کے روز پنجاب کے وزیر اعلیٰ بھگونت مان کے کنبہ کے افراد کے خلاف لگائے گئے سنگین الزامات کے بارے میں ایک مقررہ وقت میں سچائی کا پتہ لگانے کے لئے عدالت کی نگرانی میں جانچ کا مطالبہ کیا۔ آج یہاں پریس کلب میں منعقدہ ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر جاکھڑ نے کہا، "سابق اے اے پی ایم ایل اے شیتل انگورال نے وہ کام کیا ہے جو تمام کانگریس ایم ایل اے اپنی بدعنوان سرگرمیوں کی وجہ سے کرنے کی ہمت نہیں کر سکے۔ انہوں نے کہا کہ ان الزامات میں ان کے اپنے کنبہ کے افراد شامل ہیں اور ان کے کنبہ کی ساکھ داؤ پر لگی ہے۔ میڈیا کے سوالوں کا جواب دیتے ہوئے مسٹر جاکھڑ نے کہا کہ سدھو اور تحقیقات شروع کریں کیونکہ ان ویسٹ کے امیدوار نے بھی اب کھلے عام اعتراف کیا ہے کہ وہ جانتے ہیں کہ پنجاب میں ڈرگ مافیا کی سرپرستی کون کرتا ہے، لیکن افسوس صرف وزیر اعلیٰ ہی لاعلم ہیں، جب کہ ہمارے نوجوان ہر روز مر رہے ہیں۔ بھٹنڈہ میں پچھلے آٹھ دنوں میں منشیات کے اوور ڈوز سے چار اموات ہو چکی ہیں اور پچھلے 14 دنوں میں 14 اموات ہوئی ہیں، پھر بھی یہ حکومت نہیں جاگی۔

دنیا 2025 تک خلا میں پہلے ہندوستانی اور

گہرے سمندر میں دوسرے ہندوستانی کا مشاہدہ کرے گی/ ڈاکٹر جتیندر سنگھ

نئی دہلی// مرکزی وزیر ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے آج یہاں اپنے خطاب کے دوران بھارت 24 نیوز نیٹ ورک کے اسٹیج پر کہا کہ دنیا 2025 تک خلا میں پہلے ہندوستانی اور گہرے سمندر میں دوسرے ہندوستانی کو دیکھے گی۔ خلائی اور سمندری شعبے میں ہندوستان کی پیشرفت پر بات کرتے ہوئے، ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے بتایا کہ ہندوستان کے پہلے ہیومن اسپیس مشن۔گگنیان کے لیے چار خلاباز۔ تین گروپ کیپٹن اور ایک ونگ کمانڈر کا انتخاب کیا گیا ہے۔ اسی طرح، انہوں نے یہ بھی بتایا کہ ہندوستان کا گہرے سمندر کا مشن 2025 میں تین ہندوستانیوں کو گہرے سمندر میں بھیجے گا۔ شمال مشرقی ہندوستان میں ترقی پر روشنی ڈالتے ہوئے اپنے خطاب کے دوران، سائنس اور ٹیکنالوجی کے مرکزی وزیر مملکت (آزادانہ چارج) ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ پچھلی دہائی میں شمال مشرقی ہندوستان میں بنیادی ڈھانچے کی بحالی پی ایم مودی کی ترقی کا رول ماڈل ہے۔ مزید آگے بڑھتے ہوئے انہوں نے شمال مشرق میں کام کرنے والے نئے ہوائی اڈوں کو یاد کیا۔ ریلوے اینا نگر سے ٹرینیں چلاتا ہے اور نئی آئی آئی ٹیز کی لائنیں کھول دی گئی ہیں۔ انہوں نے واضح طور پر ذکر کیا کہ نہ صرف انفراسٹرکچر کے معاملے میں بلکہ انسانی وسائل کی ترقی بھی قابل ستائش ہے کیونکہ مہمان نوازی اور ہوابازی کی صنعت میں بھرتی کرنے والے اب ہنر کے حصول کے لیے ان ریاستوں کا دورہ کر رہے ہیں۔ مزید آگے بڑھتے ہوئے انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم اس خطے کے دلدادہ ہیں اور انہوں نے میزورم کو اس کے سازگار حالات کی وجہ سے ایک سینٹرس فروٹ پارک ایک سنٹر آف ایکسیلنس قائم کرنے کو ترجیح دی۔

امرت پال سنگھ 5 جولائی کو حلف لیں گے

چنڈی گڑھ// پنجاب کے کھڈور صاحب پارلیمانی حلقہ سے منتخب ممبر پارلیمنٹ امرت پال سنگھ جنہوں نے جیل سے الیکشن لڑ کر جیتا تھا، 5 جولائی کو حلف لیں گے۔ ذرائع کے مطابق آسام کی ڈبرو گڑھ جیل حکام کو امرت پال سنگھ کو چار دن کے لیے مشروط پیرول پر رہا کرنے کی ہدایات دی گئی ہیں، جہاں امرت پال سنگھ ایک سال سے قید ہیں۔ اس سے قبل فرید کوٹ لوک سبھا سیٹ کے منتخب ممبر پارلیمنٹ سربجیت سنگھ خالصہ نے سوشل میڈیا ایکس پر بتایا کہ انہوں نے آج لوک سبھا اسپیکر اوم برلا سے ملاقات کی ہے اور میٹنگ میں انہیں بتایا گیا ہے کہ امرت پال سنگھ 5 جولائی کو حلف لیں گے۔ متنازعہ مبلغ اور 'وارث پنجاب دے' کے سربراہ امرت پال سنگھ کو گزشتہ سال اجنالہ پولیس اسٹیشن پر حملے کے سلسلے میں ان کے کچھ ساتھیوں کے ساتھ گرفتار کیا گیا تھا۔

ہاتھرس میں بھگدڑ کی جانچ کے لیے سپریم کورٹ میں مفاد عامہ کی عرضی

نئی دہلی// اتر پردیش کے ہاتھرس میں ستسنگ کے دوران بھگدڑ میں 121 لوگوں کی موت ہوئی تھی، جس کی جانچ کے لیے بدھ کے روز سپریم کورٹ میں مفاد عامہ کی عرضی دائر کی گئی جس میں اس واقعے کے پیچھے لاپرواہی کی ذمہ داری طے کرنے کے لیے عدالت کی نگرانی میں جانچ کی درخواست کی گئی ہے۔ عرضی گزار ایڈوکیٹ وشال تیواری نے عدالت عظمیٰ سے درخواست کی ہے کہ وہ سپریم کورٹ کے ریٹائرڈ جج کی نگرانی میں پانچ رکنی ماہرین کی کمیٹی تشکیل دے تاکہ مستقبل میں ایسے واقعات سے نمٹنے کے لیے رہنما اصول طے کیے جائیں۔ مسٹر تیواری نے اپنی مفاد عامہ کی عرضی (PIL) میں کہا، "نگرانی کو برقرار رکھنے اور مناسب انتظام کرنے میں ناکامی کے علاوہ، حکام اجتماع کے لیے جمع ہونے والی بھیڑ کو کنٹرول کرنے میں بھی ناکام رہے۔" قابل ذکر ہے کہ ہاتھرس میں منعقدہ ستسنگ کے دوران بھگدڑ ہوئی تھی جس کا اہتمام بھگوان نارائن ساکر ہری عرف بھولے بابا نے کیا تھا۔ اطلاعات کے مطابق، تقریب میں دو لاکھ سے زیادہ عقیدت مندوں کا ہجوم تھا، جبکہ 80,000 لوگوں کے اجتماع کی اجازت دی گئی تھی۔ اس معاملے میں اتر پردیش پولیس نے تقریب کے منتظمین کے خلاف فوجداری مقدمہ درج کیا ہے۔ بھولے بابا مفرور ہے۔ تیواری نے اپنی عرضی میں بھگدڑ کے متعدد واقعات کا بھی ذکر کیا جن میں 1954 میں ہونے والے کمبھ میلے کی بھگدڑ شامل ہے جس میں تقریباً 800 افراد کے ہلاک ہوئے تھے، 2007 کی مکہ مسجد کی بھگدڑ جہاں 16 افراد کی ہلاکت کی اطلاع ملی تھی، 2014 میں پٹنہ کے گاندھی میدان میں دسہرہ کی تقریبات کے دوران ہونے والی اموات اور اڈوکی کے پلمیڈو میں تقریباً 104 عقیدت مندوں کی موت کا تذکرہ بھی کیا گیا ہے۔

از نیابت گوم احمد پورہ

عنوان: درخواست منجانب مساۃ شہزادہ بیگم زوجہ مرحوم شوکت حسین حجام ساکنہ موضع حبک ٹینگو تحصیل سنگھ پورہ نسبت OBC سرٹیفکیٹ بحق پسر خود ارشد علی حجام تحت ایس آر او 126/294

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص و عام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر کے نسبت کاغذات عدالت ھذا میں زیر کارروائی ہے۔ نیز مطابق رپورٹ چوہدری حلقہ سائل مذکور موضع حبک ٹینگو سنگھ پورہ میں رہائش پذیر ہے۔ نیز سائلہ مذکورہ "حجام" کاسٹ سے تعلق رکھتی ہے جسکے نسبت سائلہ مذکورہ اپنے پسر ارشد علی حجام کیلئے OBC سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کی خواہاں ہے جسکی ماہوار آمدنی حد مقررہ سے کم ہے۔ تفصیل کنبہ بذیل ہیں

نام افراد کنبہ	عمر	پیشہ	ساکنہ	
مساۃ شہزادہ بیگم زوجہ مرحوم شوکت حسین حجام	۵۰	گھریلو کام	حبک ٹینگو	
ارشد علی حجام پسر۔۔۔۔	۲۱	زیر تعلیم		
توصیف شوکت پسر۔۔۔۔	۱۸	زیر تعلیم		
مساۃ فاطمہ بیگم زوجہ مرحوم عبدالرحمان حجام	۷۰	عمر رسیدہ		

مندرجہ بالا تفصیل کنبہ ہیں اور کوئی بھی افراد کنبہ نہیں ہے لہٰذا اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ھذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

نائب تحصیلدار گوم احمد پورہ

Government of Jammu and Kashmir
SKIMS MEDICAL COLLEGE HOSPITAL
BEMINA SRINAGAR

Abbreviated Advertisement Notification No:
SKIMS-MC (06) Acad. of 2024; Dtd. 04-07-2024

SKIMS Medical College Bemina Srinagar invites applications on prescribed format from eligible domicile candidates of J&K & Ladakh, upto 45 years of age as on last date of receipt of application forms for vacant/likely vacant tenure post of Senior Residents in fhe following Department.

SENIOR RESIDENTS (REGISTRARS)
Pediatrics

TIMELINES:
Last date of issue of Application forms: 16th July, 2024 till 11:00 PM (on all working days)
Last date of Receipt of Application Forms; 16th July 2024 till 1:00 PM.(on all working days)

NOTE:
Application forms can be obtained from the Academic Section against Bank Receipt of Rs. 500/- paid to CD-10 Account at JK Bank SKIMS-MCH Branch.
Candidates are advised to regularly check the official website http://www.skimsmc.edu.in for any updates/ changes.

Sd/-
Prof. Irfan Robbani
Principal

DIPK-NB-741/24
Dtd. 04-07-2024

ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے آسٹریلیا-انڈیا اسٹریٹجک ریسرچ فنڈ کے نتائج کا اعلان کیا

نئی دہلی//

سائنس اور ٹکنالوجی کے مرکزی وزیر مملکت (آزادانہ چارج)، ارضیاتی سائنسز کے وزیر مملکت (آزادانہ چارج)، ایم او ایس پی ایم او، محکمہ جوہری توانائی اور محکمہ خلائی امور اور ایم او ایس پرسنل، عوامی شکایات اور پنشن، ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے آسٹریلیا-انڈیا اسٹریٹجک ریسرچ فنڈ (اے آئی ایس آر ایف) کے 15ویں دور کے نتائج کا اعلان کیا۔ پروقار پروگرام کے تحت جن کامیاب منصوبوں کو فنڈز سے نوازا گیا ہے ان کا اعلان آج ایک پریس نوٹ کے ذریعے کیا گیا۔ آسٹریلیا-انڈیا اسٹریٹجک ریسرچ فنڈ (اے آئی ایس آر ایف) ایک دو طرفہ پروگرام ہے جو آسٹریلیا اور ہندوستان کے درمیان باہمی تعاون کے ساتھ تحقیقی منصوبوں کی حمایت کرتا ہے۔ اس کا مقصد دونوں ممالک کے درمیان سائنسی تعلقات کو مضبوط بنانا اور مشترکہ تحقیقی کوششوں کے ذریعے مشترکہ چیلنجوں سے نمٹنا ہے۔ اس سال، اے آئی ایس آر ایف نے مختلف شعبوں میں پانچ پروجیکٹس کو فنڈز فراہم کیے ہیں، جن میں مصنوعی ذہانت اور مشین لرننگ، حیاتیاتی ٹیکنالوجی، اربن مائننگ (شہری کان کنی) اور الیکٹرانک ویسٹ ری سائیکلنگ (برقیاتی کچرے کی ازسر نو افسردگی)، انتہائی کم لاگت شمسی اور صاف ہائیڈروجن ٹیکنالوجیز شامل ہیں۔ ان منصوبوں کا انتخاب، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ وہ سائنسی فضیلت کے اعلیٰ ترین معیارات پر پورا اترتے ہیں اور ان میں اہم اثرات کی صلاحیت موجود ہے، ایک سخت تشخیصی عمل کے ذریعے کیا گیا تھا۔ منتخب منصوبے آسٹریلیائی اور ہندوستانی سائنسدانوں کی طرف سے کی جانے والی متنوع اور جدید تحقیق کی عکاسی کرتے ہیں۔ توقع کی جاتی ہے کہ ان اقدامات سے قیمتی معلومات اور حل برآمد ہوں گے جس سے دونوں ممالک اور وسیع تر عالمی برادری کو فائدہ پہنچے گا۔ سائنس اور ٹیکنالوجی کے مرکزی وزیر مملکت (آزادانہ چارج)، ارضیاتی سائنسز کے وزیر مملکت (آزادانہ چارج)، وزیر اعظم کے دفتر کے وزیر، جوہری توانائی کے محکمے اور خلائی امور اور عملے کی وزارت، عوامی شکایات اور پنشن کے وزیر مملکت ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے تحقیق اور اختراع میں بین الاقوامی تعاون اور اس کی اہمیت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا، "میں محسوس کرتا ہوں کہ اس جدید دور میں اہم عالمی چیلنجوں سے نمٹنے اور پائیدار ترقی کو فروغ دینے کے لیے تعاون بہت ضروری ہے۔ اے آئی ایس آر ایف ہندوستان اور آسٹریلیا کے درمیان پائیدار شراکت داری کا ثبوت ہے۔ مجھے یقین ہے کہ تعاون سے ابھرنے والے پروجیکٹوں کا نتیجہ نکلے گا۔ باہمی دلچسپی کے شعبوں میں اہم سائنسی دریافتوں اور تکنیکی ترقیوں میں آسٹریلیا کے ساتھ ایک متحرک اختراعی ماحولیاتی نظام کی تعمیر کے اپنے عزم کو تقویت دیتے ہوئے، میں ان منصوبوں سے وابستہ تمام محققین کو ایک خوشحال اور پائیدار مستقبل کے لیے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔"

تاجروں پر ٹیکس: متفقہ حل ضروری

حکومت اور کاروباری برادری کے درمیان وفاقی بجٹ کے بعد ٹیکسوں کی نئی مدات، نئی شرحوں اور ٹیکس وصولی کے طریق کار پر رونما ہونے والے اختلافات کا اب تک کوئی متفقہ حل تلاش نہیں کیا جاسکا ہے جس کی وجہ سے کشیدگی بڑھ رہی ہے اور تاجر برادری نے ملک بھر میں احتجاج کا اعلان کردیا ہے۔ دوسری جانب چیئرمین ایف بی آر شبر زیدی نے گزشتہ روز ایوانِ صنعت وتجارت لاہور میں کیے گئے خطاب، سوال جواب کی نشست اور پریس کانفرنس میں یقین دہانی کرائی ہے کہ تاجروں کے مسائل حل کیے جائیں گے اور ایف بی آر کے افسروں کو حاصل ایسے اختیارات واپس لے لئے جائیں گے جن کے ذریعے وہ تاجروں کو ہراساں کرسکتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ چھوٹی دکانوں پر فکسڈ اور بڑی دکانوں پر بجلی بل کے مطابق سیلز ٹیکس کی تجویز زیر غور ہے۔ انہوں نے صراحت کی کہ افغان ٹرانزٹ ٹریڈ کے غلط استعمال، اسمگلنگ اور انڈر انوائسنگ کا مسئلہ حل کئے بغیر ملکی صنعت چل نہیں سکتی۔ وزیر مملکت برائے ریونیو حماد اظہر نے اس حقیقت کی نشاندہی کی کہ ملک میں ٹیکس کا نظام تبدیلی کے مرحلے سے گزر رہا ہے جس میں مسائل بھی آئیں گے تاہم ان کا کہنا تھا کہ اس عمل کے دوران ہم بزنس کمیونٹی کی تجاویز پر سنجیدگی سے غور کریں گے۔ چیئرمین ایف بی آر کا موقف تھا کہ وفاقی بجٹ کا بنیادی مقصد صنعتی شعبے کی ترقی اور روزگار کے نئے مواقع پیدا کرنا ہے، تاجروں کی کسٹم ڈیوٹی، ویلیو ایشن اور کلیئرنس سے متعلقہ مشکلات کو مدِنظر رکھتے ہوئے گرین چینل کی شرح ساٹھ فیصد تک بڑھانے کی تجویز زیر غور ہے، سیلز ٹیکس رجسٹریشن کا عمل خود کار کردیا گیا ہے جبکہ امپورٹرز کیلئے سرٹیفکیشن کا عمل بھی جلد ہی خود کار کردیا جائے گا۔ ٹیکسوں کے حوالے سے بزنس کمیونٹی کے تحفظات دور کرنے کی یقین دہانی کراتے ہوئے انہوں نے درست طور پر وضاحت کی کہ جسے کاروبار کرنا ہے، اسے ٹیکس بھی دینا ہوگا جبکہ لاہور چیمبر کے قائم مقام صدر فہیم الرحمٰن سہگل کے مطابق بجٹ کی کچھ شقیں کاروباری سرگرمیوں کیلئے سازگار نہیں، ٹیکسوں کی شرح میں اضافے، خاص طور پر درآمدی ڈیوٹی بڑھنے سے اسمگلنگ میں اضافہ ہوگا اور ملک میں بلیک اکانومی مزید فروغ پائے گی لہٰذا باہمی مشاورت سے ان شقوں پر نظر ثانی کی جائے۔ دوسری جانب ویلیو ایڈڈ ٹیکس کے خاتمے اور بارہ لاکھ سالانہ آمدنی پر انکم ٹیکس کی چھوٹ برقرار رکھنے سمیت گیارہ مطالبات کے ساتھ کراچی میں پیر تا بدھ تین دن جبکہ 13 جولائی کو ملک بھر میں شٹر ڈاؤن ہڑتال کا اعلان کیا گیا ہے۔ تاجر برادری کے مطالبات نہ مانے جانے کی صورت میں احتجاج کے اگلے مرحلے میں ٹرانسپورٹ سمیت ملک بھر میں پہیہ جام ہڑتال کا فیصلہ بھی کیا گیا ہے۔ قومی معیشت کی موجودہ ابتر صورت حال میں یہ احتجاج معیشت کی مزید زبوں حالی کا سبب بنے گا جس کا نقصان پوری قوم کو بھگتنا ہوگا لہٰذا حکومت اور کاروباری برادری دونوں کو افہام وتفہیم سے کام لیتے ہوئے ٹیکس مدات، ان کی شرحوں اور طریق کار پر پائے جانے والے اختلافات کا قومی مفاد میں جلد از جلد متفقہ حل ڈھونڈ لینا چاہئے۔ ایف بی آر کے سربراہ اپنے افسروں سے ہراساں کرنے جیسے اختیارات واپس لینے کی جو یقین دہانیاں کرا رہے ہیں ان پر فوری عمل درآمد کیا جانا چاہئے تاکہ بے یقینی اور شکوک وشبہات کی جگہ باہمی اعتماد کی فضا قائم ہو جس کے بغیر کسی متفقہ حل تک پہنچنا ممکن نہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ٹیکس نظام کو ترقی یافتہ بنانے کے اقدامات بیک وقت کر ڈالنے کی کوشش کے بجائے مناسب تدریج کے ساتھ کاروباری برادری پر ان کی افادیت واضح کرتے ہوئے عمل میں لائے جائیں اور ٹیکسوں کی ادائیگی کے طریق کار کو سرکاری اہلکاروں کی مداخلت سے قطعی پاک کرکے مکمل طور پر شفاف اور خود کار بنایا جائے کیونکہ لوگوں کے لئے محصولات خوف کا سبب وصولی کے طریق کار کی وجہ سے بن گئے ہیں۔ گوشواروں کو آسان وعام فہم اور ٹیکس کی تشخیص وادائیگی کے طریقے کو خود کار بنا کر اس خوف کا مکمل طور پر خاتمہ کیا جاسکتا ہے اور اس کے نتیجے میں ٹیکس گزاروں کی تعداد میں یقیناً بھاری اضافہ ہوگا۔

کیشوان کا جگر سوز سڑک حادثہ

ایم شفیع میر

کہتے ہیں کہ حادثات زندگی کا حصہ ہوتے ہیں لیکن ہمارے خطہ چناب میں تو لگتا ہے کہ جیسے حادثات ہماری زندگی کا اب اٹوٹ حصہ بن گئے ہیں۔ بے شک زندگی اور موت اللہ کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ البتہ صوبہ جموں میں آئے روز سڑک حادثات کا وقوع پذیر ہونے میں ہماری اپنی کوتاہیاں اور خامیاں بھی شامل ہیں۔ یہاں ٹریفک حادثات کی وجہ سے گزشتہ کئی سال سے تواتر کے ساتھ سینکڑوں افراد جہانِ فانی سے کوچ کر گئے۔ اندوہناک حادثات رونما ہونے پر چند دنوں تک کافی گرما گرم بحث ہوتی رہتی ہے، کوئی کہتا ہے کہ حادثوں کے ذمہ دار ڈرائیور حضرات ہیں، کوئی یہ کہتا ہے کہ حقیقی قصوروار ٹریفک حکام ہیں، کوئی سارا دش سرکار کے سر ڈالتا ہے، کہیں یہ تبصرہ ہوتا ہے کہ تمام دلدوز حادثات کی اصلی وجہ تعمیراتی ایجنسیاں ہیں جو غیر معیاری تعمیراتی مواد استعمال کر کے سڑکیں تعمیر تو کرتے ہیں لیکن چند ہی مہینوں میں سڑکوں کی حالت اس قدر خستہ ہوجاتی ہے کہ ان پر گاڑیوں کا چلنا پھرنا تو دور کی بات پیدل چلنا بھی دشوار ہوجاتا ہے۔ الزام در الزام کا یہ سلسلہ بس یونہی فیشن کے طور چلتا ہے۔ گزشتہ دنوں خطہ چناب کے کیشوان اور خطہ پیر پنچال کے لال غلام سڑک حادثات کے بعد عوامی حلقوں میں ایک مختلف قسم کی بحث چھڑ گئی ہے، اب کہا یہ جارہا ہے کہ سڑک حادثات کے حقیقی قصوروار سیاست دان ہیں جو عوام سے ووٹ بٹور بٹور کر ایوانوں میں بیٹھتے تو ہیں لیکن عوامی مسائل کا ازالہ اُن کی آخری ترجیحات میں بھی شامل نہیں ہوتا۔ عام لوگوں کی شکایت ہے کہ سیاست دان جب اقتدار میں ہوتے ہیں تو ان کی یہی ترجیح رہتی ہے کہ کسی طرح سے اپنی تجوریاں بھر دی جائیں، اسی چکر میں سیاست کاروں کا ناجائز طریقے سے اپنی آمدن بڑھانا لازم وملزوم ہو جاتا ہے۔ یہی سیاست دان اپنے ہی منظور نظر ٹھیکیداروں کو تعمیراتی کام دلاتے ہیں جو لوٹ کھسوٹ کی حدیں پار کر کے خزانہ عامرہ کو گھر کی لونڈی بناتے ہیں۔ غرض سیاست دانوں کا تعمیراتی کاموں میں عمل دخل محض مال اکٹھا کرنا اور عوام کی مشکلات میں اضافہ کرنا ہوتا ہے۔ کیشوان حادثات کے بعد جس طرح سے ریاست بھر اور بالخصوص چناب ریجن کے باسیوں میں سیاست دانوں، ٹریفک حکام اور محکمہ پی ایم جی ایس وائی کے تئیں غم وغصے کی لہر دکھائی دے رہی ہے وہ اس حقیقت کی طرف اشارہ کر رہی ہے کہ ٹریفک سے جڑے تمام شعبہ جات حادثات کے تعلق سے کہیں نہ کہیں قصوار ٹھہرتے ہیں اور سب سے بڑا قصور ان میں صرف مال وزر اکٹھا کرنے کی لالچ ہے۔ ایسے میں یہ کہنا کہ کیا ہی خوب ہوتا اگر ہر کوئی اپنا کام دیانتداری اور ایمانداری سے انجام دیتا، ایک دیوانے کی بڑ ہے جب تک بدعنوانی کے پھلتے پھولتے کلچر کو جڑ سے نہ اکھاڑا جائے۔

اب کچھ بنیادی سوالات زیر قلم حادثوں کے حوالے سے۔ کیا ڈرائیو کرنے والے ڈرائیور کے پاس ڈرائیونگ لائسنس تھا؟ اگر نہیں تو کس بنیاد پر اسے گاڑی چلانے کی اجازت دی گئی؟ کیا ہمیشہ کی طرح دو چار دن اس المناک موضوع پر بات کرکے اسے فراموش کردینا ہی مسئلے کا حل ہے؟، کیا حادثات کے اسباب ومحرکات کا تدارک کرنے کی کوشش کی جائے گی؟ حادثات کا اصل کا ذمہ دار کون ہوتا ہے: گاڑی یا موٹر سائیکل کا ڈرائیور یا ناقص وغیر ہموار سڑکیں؟ راقم نے ان سوالات کا جواب سوشل میڈیا پر دوستوں سے مانگا تو بہت ساروں نے اپنے اپنے انداز فکر کے دائرے میں جوابات ارسال کردئے۔ ان میں سے کچھ دوستوں کے جوابات کا ذکر کرنا چاہوں گا۔

کچھ نے کہا کہ سڑک حادثات میں جہاں سیاست دان، محکمہ ٹریفک، تعمیراتی ایجنسیاں، ڈرائیور حضرات کی ذمہ دار ٹھہرائے جاسکتے ہیں وہیں عام لوگ بھی ان کے بارے میں برابر کے ذمہ دار ہیں۔ عام لوگوں کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ یہ دیکھیں کہ جس گاڑی میں وہ سوار ہوکر کے سفر پر نکل رہے ہیں اُس کی ظاہری حالت کیسی ہے، پھر یہ دیکھیں کہ گاڑی میں سواریاں بٹھانے کی تعداد کتنی ہے اور اگر ڈرائیور اوور لوڈنگ کے چکر میں زیادہ سواریوں کو بٹھا رہا ہے تو ایسی گاڑی میں بیٹھنے سے گریز کیا جائے، ہوسکے تو ٹریفک حکام یا متعلقہ پولیس تھانہ کو یہ مطلع کردیں کہ گاڑی میں اوور لوڈنگ ہو رہی ہے، ہوسکتا ہے کہ کوئی ذمہ دار پولیس آفیسر جس کا ضمیر ممکنہ حادثہ رونما ہونے سے قبل بیدار ہو اور وہ ایمانداری سے اپنی فرض شناسی سے ممکنہ حادثے کو ٹالنے کے لئے ڈرائیور کے خلاف بروقت کارروائی عمل میں لائے۔ اس طرز عمل سے ڈرائیوروں کی جانب سے برتی جانے والی انتہا درجے کی لاپرواہی، من مانی اور غیر سنجیدگی پر قابو پایا جاسکتا ہے۔ کچھ دوستوں کی رائے ہے اگر ڈرائیور کے لئے باضابطہ طور ڈرائیونگ تربیت لازمی قرار دی جاتی ہے تو شاید حادثات میں کمی واقع ہوسکتی ہے۔ ایک اور دوست نے بڑے خوبصورت انداز میں کہا کہ ہمیں سر جوڑ کر بیٹھنا چاہیے اور آئندہ کے سڑک حادثات کی روک تھام کیلئے آج بلکہ ابھی سے موثر لائحہ عمل اپنانا چاہئے۔ اس کے برعکس ہم ایک دن حادثہ یاد رکھتے ہیں اور پھر اگلے دن اس کا دیا ہو اور دوکرب بھول جاتے ہیں۔

ہم اور آپ اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ انسانی جان کتنی قیمتی ہوتی ہے۔ کوئی بچہ یتیم ہونے کے بعد کس قدر مشکلات سے دوچار ہوجاتا ہے، یہ یتیمی کے بھینٹ چڑھے بچوں کو جا کر دیکھئے۔ ہمارے سامنے کیشوان حادثہ میں زخمی ہونے والی ایک کمسن بچی اور یہ ایک جیتی جاگتی مثال ہے جس نے اس دلدوز حادثہ میں اپنے والدین اور دو بھائیوں کو کھودیا ہے۔ یہ کمسن بچی اس وقت میڈیکل کالج جموں میں زیر علاج ہے جہاں اس کا ماموں جان اس کے ساتھ ہے۔ اب اس کی زندگی میں سناٹا اور اندھیرا ہے۔ یہ ایک مثال عبرت حاصل کرنے کے لئے ہمارے واسطے چشم کشا ہے، ورنہ ہمارے چاروں اطراف میں ایسی ہزاروں مثالیں بکھری پڑی ہیں جنہیں دیکھ اور سن کر ہمارے رونگٹے کھڑے ہوسکتے ہیں۔ ستم ظریفی یہ ہے کہ ہماری سنگ دلی اب اس مقام پر آگئی ہے کہ سڑک حادثات کے متاثرین کو چند لمحہ بعد ہی بھول جاتے ہیں، گویا ہمارے سینوں میں دل نہیں پتھر دھڑکتا ہے۔ اگر واقعی ہمارے سینوں میں گوشت پوست والے دل ہوتے تو شاید ہم میں مذکورہ متاثرین کے درد کا احساس ٹیسیں مارتا۔

بہر حال قابل غور بات یہ ہے کہ جن کے پاس آج ڈرائیونگ لائسنس ہوتے ہیں ان میں اکثر یہ سمجھتے ہیں کہ کسی کی جان لینے کا ہمیں لائسنس مل چکا ہے۔ لائسنس کا پرزہ جیب میں رکھ کر کندہ ناتراش قسم کے ڈرائیور سڑکوں پر گاڑیوں کو بے ہنگم انداز میں دوڑانے پر فخر محسوس کرتے ہیں۔ یہ حضرات بائیں سمت سے اوورٹیکنگ کو جرم سمجھنے کی بجائے ایک عمدہ ٹیکنیک تصور کرتے ہیں اور کبھی بھول کر بھی نہیں سوچتے کہ ایسے میں حادثہ ہوا تو قصور ان کا ہی گنا جائے گا۔ لاپرواہ لائسنس ہولڈروں کو اس لاپرواہی کی سزا دی جانی چاہیے تاکہ دوسرے عبرت پکڑیں۔ یہ بات بھی نوٹ کرنے کے قابل ہے کہ وہ گاڑی مالکان جو اپنی آمدنی میں اضافے کیلئے ٹریفک قوانین کو بھی بالائے طاق رکھ دینے کے عادی ہیں یا پھر ہماری ٹریفک پولیس جو ان ڈرائیوروں کو قانون کی دھجیاں اڑانے کی کھلی چھوٹ صرف اس لئے دیتے ہیں تاکہ تنخواہوں کے علاوہ اُن کی جیبیں اوپری آمدنی سے گرم رہیں، ایسے فرض ناشناس سرکاری عناصر کو قانون وقواعد کی خوراک پلائی جائے۔ ہم ارباب اقتدار سے مخلصانہ ومودبانہ گزارش ہی کر سکتے ہیں کہ خدارا خطہ چناب کے بے نوا عوام کو روز روز حادثات کی بھینٹ چڑھانے کی اس رسم پر کوئی روک لگایئے، ٹریفک محکمہ کو سدھاریئے، قصورواروں کو قطعی معاف نہ کریں۔ اب بہت ہوگیا، آپ کی عدم کار

کردگی نے سینکڑوں گھرانوں کو اُجاڑ کے رکھ دیا ہے، ہزاروں مائیں اپنے لخت جگروں کو گنوا بیٹھی ہیں، ہزاروں خواتین بیوہ ہوگئی ہیں، اور ان گنتے یتیم وبیسہارا ہوگئے ہیں۔ اب خدارا اپنے مردہ احساس مروت کو بیدار کیجئے۔ ہر حادثے کے بعد پولیس کے گرد آلودہ فائلوں میں ایک عدد ایف آئی آر درج کرنے سے نہ مسئلہ حل ہوا نہ آئندہ ہوگا۔ ہیں، کچھ ایک گرفتاریاں عمل لانا بھی اس عوامی درد کا مداوا نہیں۔ دائرے کے اس چکر سے باہر آکر قوانین وقواعد پر عملدرآمد کرانے کا شیوہ اور شعار ٹریفک نظام کی روح میں پیوست کیجئے نہیں تو اس طرح المناک حادثات کی ناقابل بیان داستان جوں کی توں قائم رہے گی۔

پولیس صرف ایک ایف آئی آر درج کرنے والی دوکان بن کر رہ جائے بلکہ حادثات کے وجوہات کی سائنسی چھان بین کر کے قصورواروں کو کڑی سے کڑی سزائیں مجاز عدالت میں دلانے کی ایک معتبر ایجنسی بن جائے۔ ٹریفک پولیس بغیر لائسنس ڈرائیوروں کے خلاف بھرپور مہم چلائے مگر یہ مہم چائے پانی جمع کرنے کے لئے نہیں بلکہ لوگوں کو سڑک حادثات سے تحفظ دلانے کی کامیاب حکمت عملی پر مبنی ہو۔ سڑکوں کی ابتر حالت کا جنگی بنیادوں پر تدارک کیا جائے۔ یاد رکھئے صرف باتیں کرنے سے کچھ نہیں ہوگا، اس معاملے میں ہر شہری کو اپنا کردار ادا کرنا ہوگا، وگرنہ ہم تو ہمیشہ بس یوں کہتے سناتے پھرتے رہیں گے

میں کس کے ہاتھ پہ اپنا لہو تلاش کروں
تمام شہر نے پہنے ہوئے ہیں دستانے

****

قانون بنانے سے کیا ہوگا؟

ممتاز میر

ڈیڑھ دو ماہ پہلے ہماری شدید خواہش ہوتی تھی کہ مودی جی نہ جیتیں مگر عقل کہتی تھی کہ جیتیں گے تو مودی ہی۔ ایسا کیوں؟ اس لئے ہمارے ذہن میں ہندوستان کا نہیں دنیا کے مستقبل کا جو نقشہ ہے اس میں مودی جی کی ہار فٹ نہیں بیٹھتی۔ عالمی نقشہ نویس اب بہت جلدی میں ہیں۔ دنیا پر ایک عالمگیر شیطانی حکومت کا قیام اب چند ہی سالوں کی بات ہے۔ ایسے میں صیہونی مقتدرہ اپنے ایک سچے اور پکے خادم کی ہار کیسے برداشت کرسکتی تھی۔ مودی کی جگہ کوئی دوسرا آجاتا تو پھر By Hook Or Crook اسے اپنا بنانا پڑتا۔ اس میں وقت جاتا۔ اور کوئی اپنا نہ بنتا تو یا تو انتظار کرنا پڑتا یا ہٹانا پڑتا۔ اور انتظار اب صیہونیوں کے منصوبے میں نہیں۔ کیونکہ مودی جی اور ٹرمپ یا ان جیسوں کا تخت اقتدار پر جمع ہوجانا پھر کب ممکن ہوگا کسے معلوم؟

اب پچھلے چند دنوں سے ہمیں غزوہ ہند کی احادیث یاد آرہی ہیں۔ غزوہ ہند کی احادیث ہمیں بتاتی ہیں کہ اب وطن عزیز کے مسلمان سوائے پٹنے کوئی کام ڈھنگ سے نہیں کر سکتے۔ اور جب تک پٹیں گے نہیں کوئی ہمیں بچانے آئے گا کیوں؟ ہم اس وقت بھی پٹتے ہیں جب ہم اکیلے ہوتے ہیں اور ہم اس وقت بھی پٹتے ہیں جب ہم دو تین ساتھ ہوتے ہیں۔ کسی کے بھی دماغ میں مدافعت یا مزاحمت کا خیال کبھی آیا ہی نہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں معلوم ہی نہیں کہ ہمارے دین کی تعلیمات کیا ہیں۔ حضور ﷺ کی احادیث بتاتی ہیں کہ ہم مرے تو شہید اور جیے تو غازی ہونگے۔ مگر کب؟ جب ہم اپنے جان ومال کی حفاظت میں لڑتے ہوئے مریں۔ ایسا آج تک نہیں ہوا۔ ہاں ایک نئی بات ضرور چند دنوں سے دیکھنے میں آرہی ہے۔ وہ یہ کہ جھارکنڈ میں تبریز انصاری کے موب لنچنگ میں قتل ہوجانے پر زبردست مظاہرے ہورہے ہیں۔ یہ بڑی اچھی بات ہیں مظاہرے و احتجاجات ہونے چاہئیں۔ آئین نے ہمیں اس کا حق دیا ہے۔ مگر کہیں کہیں ان مظاہروں میں ایک مطالبہ یہ بھی کیا جارہا ہے جسے پڑھ کر ہنسی آتی ہے شاید کسی ایجنٹ نے cathrisis کے لئے یہ شامل کرا دیا ہے۔ وہ مطالبہ ہے۔ موب لنچنگ کے خلاف قانون بنایا جائے۔ کیا وطن عزیز میں قوانین نہیں ہیں؟ پورا دستور

موجود ہے مگر اس کے باوجود شر پسند قانون کے سینے پر دندناتے موب لنچنگ کرتے ہیں اور قانون نافذ کرنے والے نہ صرف دیکھتے ہیں بلکہ قانون کا نفاذ مظلوم کے خلاف کرتے ہیں، شرپسندوں کے خلاف نہیں۔ ہمارا احساس تو یہ کہ چند سالوں میں دستور ہند، چنے پان اور کرانے کی دکان والوں کی خدمت کرتا نظر آئے گا۔ ان حالات میں جب دستور کی آبرو ہی خطرے میں ہو ایک مزید قانون مسلمانوں کے یا اقلیتوں کے کیا کام آسکے گا؟ ہوسکتا ہے حکومت اشک شوئی کی خاطر ایک قانون بنا بھی دے مگر اسے نافذ کون کرے گا۔

۱۹۸۵ میں ایک بہت مشہور قانون بنایا گیا تھا جسے Terrorist & Disruptive Activities Act یا TADA کا نام دیا گیا تھا۔ اسے پنجاب میں چلنے والی دہشت گردی کو کنٹرول کرنے کے لئے بنایا گیا تھا۔ پھر کشمیر کے حالات جب پنجاب کی طرح ہو گئے تو وہاں بھی اس کا استعمال کیا گیا مگر ستم ظریفی یہ ہے کہ ٹاڈا کا سب سے زیادہ استعمال دہشت گردی سے متاثرہ ان ریاستوں میں کم اور مہاراشٹر، گجرات اور مغربی بنگال جیسی پرامن ریاستوں میں زیادہ ہوا۔ جب پولس کے ذریعے اس قانون کا غلط استعمال بڑھا تو اس پر آوازیں اٹھنا شروع ہوئیں۔ ملکی وغیر ملکی ماہرین قانون نے اسے سیاہ قانون اور Draconian Law قرار دیا۔ راج ببر اور م۔ افضل نے اس کے خلاف بھرپور مہم چلائی۔ آخر کار ۲۰۰۵ میں جب اس کی مدت ختم ہورہی تھی تو اس کی تجدید نہ کی گئی اور اسے مرنے دیا گیا۔ مگر یہ بھی صرف دل بہلانے کی حد تک تھا ورنہ تجدید تو ہوئی اور پوٹا کے نام سے اور سخت قانون بنایا گیا۔ مہاراشٹر والوں نے مکوکا کو وجود بخشا۔ خیر۔ ہٹ دھرمی کی حد بلکہ بے شرمی کی حد یہ کی گئی کہ وہ کیس جن کی بنیاد پر ماہرین قانون نے اسے سیاہ قانون یا ڈراکونین لا کہا تھا وہ جوں کے توں برقرار رکھے گئے اور بہت ممکن ہے کہ اب بھی ہندوستان میں کہیں ان کے تحت رجسٹرڈ کیس چل رہے ہوں۔ اگر ریویو کمیٹیوں نے کہیں انہیں ہٹانے کی سفارش کی بھی تو عدالتوں نے اس پر اپنا دانشورانہ ریمارک ڈال کر متاثرین تک راحت پہونچنے نہ دی مثال کے طور ناسک ٹاڈا کورٹ میں چلنے والے ایک کیس میں ''آنریبل'' کورٹ نے پوچھا کہ پھر یہ بتایا جائے کہ ان پر ٹاڈا لگایا کیوں گیا تھا انھیں یہ خیال بالکل نہیں آیا کہ ان کی اس دانشوری کے نتائج حکومت کو نہیں متاثرین کو بھگت نہ پڑیں گے۔ جہاں حکام اس طرح کے ہوں، برسر اقتدار گروہ کی عقل اور نیت اس طرح کی ہو وہاں ایک اور نیا قانون کیا مسلمانوں کو کسی قسم کی راحت دے سکے گا؟ کہیں ایسا نہ ہو کہ اسے اس طرح بنایا جائے کہ الٹی آنتیں گلے پڑ جائے۔

بھئی! دستور میں تو یہ گارنٹی ہے کہ حکومت کسی کے مذہبی معاملات میں مداخلت نہیں کرے گی۔ خود سابق چیف جسٹس آف انڈیا جسٹس کیہر سنگھ یہ کہہ چکے ہیں کہ تین طلاق کا معاملہ مسلمانوں کا مذہبی معاملہ ہے۔ جس میں مداخلت نہیں کی جا سکتی۔ مگر کون سنتا ہے فغان درویش۔ عملاً جو ہو رہا ہے کیا وہ مسلمانوں کو نظر نہیں آتا؟ حکومت کیوں ججوں کی تقرری اور تبادلوں کو اپنے ہاتھ میں رکھنا چاہتی ہے؟ کالجیم کو غیر موثر کرنے کی کوششیں کیوں کی جارہی ہیں؟ ہم تو برسوں سے یہ خیال رکھتے ہیں کہ جمہوریت دنیا میں کہیں موجود نہیں ہے مگر جمہوریت کے وہ خوش فہم عاشق جو یہ سمجھتے ہیں کہ وطن عزیز ایک جمہوری ملک ہے، بتائیں کہ یہ کیا ہے؟ اگر یہ جمہوری ملک ہے تو مطلق العنانیت میں کیسے تبدیل ہورہی ہے؟ اور جمہوریت کے چیمپئن منہ میں گھنگھنیاں ڈالے کیوں بیٹھے ہیں؟ بہرحال ہم سمجھتے ہیں کہ قانون بنانے سے کچھ نہیں ہوگا۔ ملک کا وزیر اعظم گئو رکھشکوں کو ایک بار غنڈے بدمعاش کہہ چکا ہے۔ کیا ان غنڈے بدمعاشوں پر یا قانون نافذ کرنے والوں پر اس کا کچھ اثر ہوا تھا؟ بہت ممکن ہے آپ قانون بنوالیں۔ مگر یقین کیجئے وہ قانون کی کتابوں کے باہر کہیں نظر نہیں آئے گا۔ اس لئے نئے قانون بنانے کی بجائے دستور ہند میں موجود پرانے قوانین پر ان کی روح کے مطابق عمل کروانے پر زور دیجئے۔ اور یہ ممکن ہے بشرطیکہ آپ ہمت اور طاقت کا مظاہرہ کریں۔

کیا آپ وہ اُستاد ہیں؟

تحریر
بے نظیر فیصل

میں اپنے قلب وروح کی گہرائی سے ان اساتذہ کی تعظیم تکریم وتعریف کرتا ہوں جو واقعی تدریس کے شوقین ہیں۔ وہ استاد جو دوسروں کے لیے تحریک بننا چاہتا ہے۔ وہ استاد جو ہر وقت اپنی ملازمت سے خوش ہوتا ہے۔ وہ استاد جسے اسکول کا ہر بچہ پسند کرتا ہے۔ وہ استاد جسے بچے ساری زندگی یاد رکھتے ہیں۔ کیا آپ وہ استاد ہیں؟

میرے مطابق ایک استاد کو تدریس سے لطف اندوز ہونا' اپنے طلباء کی زندگی میں انقلابی تبدیلی پیدا کرنا' مثبت سوچ کا حامل ہونا وغیرہ کئی ایسی صفات وعادات ہیں جو بحیثیت معلم واستاد ہر استاد میں ہونی چاہیے۔ درحقیقت، کئی ایسی عادات ہیں جو ایک معمولی استاد کو موثر استاد بناتی ہیں لیکن مندرجہ ذیل وہ عادات ہیں جو مجھے سب سے اہم لگتی ہیں اور بہت سی دیگر کردار کی خصوصیات کو بھی ان میں باندھا جاسکتا ہے۔

۱۔تدریس سے لطف اندوز ہونا:

تدریس کا مطلب ایک بہت ہی لطف اندوز اور فائدہ مند کیریئر کا میدان ہوتا ہے (اگرچہ بعض اوقات مطالب اور تھکا دینے والا)۔ آپ کو صرف اسی صورت میں استاد بننا چاہیے جب آپ بچوں سے محبت کرتے ہیں اور اپنے دل سے ان کی دیکھ بھال کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اگر آپ ان کے ساتھ تفریح نہیں کر رہے ہیں تو آپ بچوں سے تفریح کی توقع نہیں کر سکتے ہیں! اگر آپ صرف کسی نصابی کتاب سے ہدایات پڑھتے ہیں تو یہ غیر موثر ہے۔ اس کے بجائے، اپنے اسباق کو زیادہ سے زیادہ متعامل اور مشغول بنا کر زندہ کریں۔ تدریس کے لیے آپ کے شوق کو ہر دن چمکنے دیں۔ ہر تدریسی لمحے سے بھرپور لطف اندوز ہوں۔

۲۔فرق پیدا کرنا:

ایک کہاوت ہے، بڑی طاقت کے ساتھ، بڑی ذمہ داری آتی ہے"۔ ایک استاد کی حیثیت سے، آپ کو اپنے پیشے کے ساتھ آنے والی بڑی ذمہ داری سے آگاہ ہونے اور اسے یاد رکھنے کی ضرورت ہے۔ آپ کا ایک مقصد یہ ہونا چاہیئے آپ طلباء کی زندگی میں فرق پیدا کریں۔ مگر کیسے؟ جب وہ آپ کے کلاس روم میں ہوں تو انہیں خاص اور محفوظ ہونے کا احساس دلائے۔ ان کی زندگی میں مثبت اثر بنیں۔ کیونکہ آپ کبھی نہیں جانتے کہ کسی خاص دن آپ کے کلاس روم میں داخل ہونے سے پہلے آپ کے طلباء پر کیا گزری ہیں یا وہ آپ کی کلاس کے بعد کن حالات میں گھر جا رہے ہیں۔ لہذا، صرف اس صورت میں کہ انہیں گھر سے کافی مدد نہیں مل رہی ہے، کم از کم آپ کے مشفق رویئے سے ایک مثبت فرق پیدا ہوگا جو آپ انہیں فراہم کرسکتے ہیں۔

۳۔مثبتیت پھیلانا:

ہر روز کلاس روم میں مثبت توانائی لائیں۔ آپ کے پاس ایک خوبصورت مسکراہٹ ہے لہذا اسے دن بھر زیادہ سے زیادہ بکھیرنا نہ بھولیں۔ میں جانتا ہوں کہ آپ کو اپنی ذاتی زندگی میں اپنے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے لیکن ایک بار جب آپ اپنی کلاس روم میں داخل ہو جاتے ہیں تو آپ کو دروازے میں قدم رکھنے سے پہلے یہ سب پیچھے چھوڑ دینا چاہیے۔ آپ کے طلباء آپ سے زیادہ مستحق ہیں کہ آپ ان پر اپنی مایوسی نکالیں۔ چاہے آپ کیسا ہی محسوس کر رہے ہوں، آپ کو کتنی نیند آئی ہے یا آپ کتنے مایوس ہیں، کبھی بھی اس کو ظاہر نہیں ہونے دیں گے۔ یہاں تک کہ اگر آپ کا دن برا گزر رہا ہے، طلباء کے سامنے اداکاری کا ماسک پہننا سیکھیں اور انہیں آپ کو سپر ہیرو کے طور پر سوچنے دیں (یا آپ کا دن بھی بنا دے گا) کوئی ایسا شخص بنیں جو ہمیشہ مثبت، خوش اور مسکراتا رہے۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ مثبت توانائی متعدی ہے اور اسے پھیلانا آپ پر منحصر ہے۔ دوسرے لوگوں کی منفیت آپ کو اپنے ساتھ نیچے نہ لانے دیں۔

۴۔ذاتی ہونا:

یہ تفریح کا حصہ ہے اور ایک موثر استاد ہونے کے لیے بالکل

اہم ہے! اپنے طلباء اور ان کی دلچسپیوں کو جانیں تاکہ آپ ان سے جڑنے کے طریقے تلاش کر سکیں۔ انہیں اپنے بارے میں بتانا بھی نہ بھولیں! اس کے علاوہ، ان کے سیکھنے کے انداز کو جاننا ضروری ہے تاکہ آپ ان میں سے ہر ایک کو ایک فرد کے طور پر پورا کر سکیں۔ اس کے علاوہ، اپنے طلباء کے والدین کو بھی جاننے کی کوشش کریں۔ والدین سے بات کرنے کو ایک ذمہ داری کے طور پر نہیں دیکھا جانا چاہیے بلکہ ایک اعزاز کے طور پر دیکھا جانا چاہیے۔ اسکول کے سال کے آغاز میں، یہ معلوم کریں کہ وہ (والدین) سال کے کسی بھی وقت کسی بھی چیز کے بارے میں آپ کے پاس آسکتے ہیں۔ اس کے علاوہ، اپنے ساتھیوں کو ذاتی سطح پر بھی جاننے کی کوشش کریں۔ اگر آپ اسکول کے اندر اور باہر ایک مضبوط معاون نیٹ ورک تلاش کر سکتے ہیں تو آپ بہت زیادہ خوش ہوں گے۔

۵۔پُرعزم ہونا:

چاہے آپ سبق دے رہے ہوں، رپورٹ کارڈ لکھ رہے ہوں یا کسی ساتھی کو مدد کی پیشکش کر رہے ہوں- اپنا ۱۰۰ فیصد دیں۔ اپنی تدریس بخوبی انجام دیں کیونکہ آپ تدریس سے محبت کرتے ہیں نہ کہ اس لیے کہ آپ ایسا کرنے کے پابند محسوس کرتے ہیں۔ یہ خود کی نشوونما کے لیے کریں، دوسروں کو ترغیب دینے کے لیے ایسا کریں۔ ایسا کریں تاکہ آپ کے طلباء کو آپ کی تعلیم سے زیادہ سے زیادہ حاصل ہو۔ اپنے لیے، طلباء، والدین، اسکول اور ہر اس شخص کے لیے ۱۰۰ فیصد دیں جو آپ پر یقین رکھتا ہے۔ کبھی ہار نہ مانیں اور اپنی پوری کوشش کریں یہ سب کچھ آپ کر سکتے ہیں۔ (میں بہر حال بچوں کو یہی بتاتا ہوں!)

۶۔منظم رہنا:

طلباء کے کام کی نشان دہی یا فائلنگ پر کبھی پیچھے نہ پڑیں۔ اس کے اوپر رہنے کی پوری کوشش کریں اور اپنے سر کاموں کا انبار نہ لگنے دیں! اپنے کام کی طویل دوڑ میں ایسا کرنا آپ کا بہت وقت بچائے گا۔ خود کو ایک منظم منصوبہ ساز معلم بنانا اور منصوبہ بندی کرنا بھی ضروری ہے کیونکہ آخری لمحے کے سبق کے منصوبوں کے موثر ہونے کا امکان بہت کم ہوتا ہے۔ آخر میں، ایک ڈائری کو ہاتھ میں رکھیں اور جیسے ہی آپ کے ذہن میں ایک متاثر خیال تشکیل پائے اپنے خیالات کو ڈائری میں قلم بند کر لیں پھر ان خیالات کو عملی جامہ پہنانے کا منصوبہ بنائیں۔

۷۔وہ کھلے ذہن کا ہونا:

ایک استاد کی حیثیت سے، ایسا وقت آنے والا ہے جہاں آپ کا رسمی یا غیر رسمی طور پر مشاہدہ کیا جائے گا (یہی وجہ ہے کہ آپ کو ہر وقت ۱۰۰ فیصد دیتے رہنا چاہیے)۔ آپ کے پرنسپل، اساتذہ، والدین اور یہاں تک کہ بچوں کی طرف سے آپ کا مسلسل جائزہ لیا جا رہا ہوگا اور تنقید کی جارہی ہوگی۔ جب کوئی آپ کی تدریس پر تنقید کریں تو تلخی محسوس کرنے کے بجائے تعمیری تنقید کا سامنا کرتے وقت کھلے ذہن کا حامل بنیں اور ایک لائحہ عمل بنائیں و ثابت کریں کہ آپ ایک موثر استاد ہیں جو آپ بننا چاہتے ہیں۔ یاد رکھیں اس دنیا میں کوئی بھی شخص کامل نہیں ہے اور بہتری کی ہمیشہ گنجائش ہوتی ہے۔ بعض اوقات، دوسرے دیکھتے ہیں کہ آپ کیا دیکھنے میں ناکام رہتے ہیں۔

۸۔معیارات طے کرنا:

اپنے طلبا اور اپنے لیے معیارات بنائیں۔ شروع سے ہی اس بات کو یقینی بنائیں کہ وہ (طلباء) جانتے ہیں کہ کیا قابل قبول ہے بمقابلہ کیا نہیں۔ مثال کے طور پر، طلباء کو یاد دلائیں کہ آپ (معلم) کس طرح کام مکمل کرنا چاہیں گے۔ کیا آپ وہ استاد ہیں جو چاہتے ہیں کہ آپ کے طلباء اپنی پوری کوشش کریں اور ان کے ہاتھ بہترین اور صاف ستھرا کام آئے؟ یا آپ وہ استاد ہیں جو کم

روزنامہ وطن سرینگر

نقب زنی کے واقعات میں اضافہ
ناخوشگوار سماجی بدلاؤ کا نتیجہ یا کچھ اور؟

وادی میں پچھلے کچھ عرصے سے چوری اور نقب زنی کی وارداتوں میں تشویشناک اضافہ درج کیا جا رہا ہے جس کے نتیجہ میں جہاں مختلف علاقوں میں لاکھوں روپے مالیت کا مال، مویشی اور دیگر سازوسامان اُڑا لیا گیا ہے وہیں لوگوں کے اندر اس قدر تشویش پھیل چکی ہے کہ اب دن کے دوران بھی لوگ گھروں کو خالی چھوڑ کر باہر جانے سے خوف محسوس کر رہے ہیں۔ جنوبی کشمیر کے کولگام ضلع میں چند روز قبل ایک چور نے دن دہاڑے ایک گھر میں گھس کر وہاں موجود ایک عورت سے اس کے کچھ زیورات چھین لئے جس کے نتیجہ میں پورے علاقے میں سراسیمگی پھیل گئی۔ پولیس نے اس حوالے سے اگرچہ ایک کیس درج کر کے تحقیقات شروع کر دی ہے تاہم ابھی تک مذکورہ چور کا کوئی سراغ نہیں ملا ہے۔ جنوبی کشمیر کے کولگام سمیت دیگر اضلاع میں متعدد مقامات پر پچھلے کچھ عرصے سے نقب زنی کی وارداتیں پیش آ رہی ہیں اور اس دوران گھروں کے اندر قیمتی سازوسامان کو لوٹنے کے ساتھ ساتھ نقدی پر بھی ہاتھ صاف کیا گیا۔ متعدد واقعات میں مویشی تک نقب زنوں نے اُڑا لئے اور اس طرح سے چوری کی ان وارداتوں کے نتیجہ میں لوگوں کے اندر زبردست تشویش اور سراسیمگی پھیلی ہوئی ہے۔ ایک زمانہ تھا جب ہماری وادی میں لوگوں کے پاس زیادہ پیسہ یا دھن دولت نہیں ہوا کرتا تھا مگر اُن ایام میں وادی کے اندر سماجی سطح پر بھی اور خاندانی سطح پر بھی اس قدر امن اور چین وسکون پایا جاتا تھا کہ لوگ اس علاقے کو زمین کی جنت کے نام سے پکارتے تھے۔ یہ وہ زمانہ تھا جب وادی کے اندر لوگ دُکھ درد میں ایک دوسرے کا ساتھ دیا کرتے تھے اور اگر کسی گاؤں یا محلہ میں کوئی شخص غریب یا مفلوک الحال ہوتا تھا تو لوگ اس کی مدد کو آجاتے تھے اور اس کو یا اسکے بال بچوں کو ہر طرح کی امداد بہم پہنچاتے تھے تاکہ اُسے مسائل ومشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ اُس زمانے میں لوگ اونچے اونچے اور پختہ محلات میں رہائش پذیر نہیں ہوا کرتے تھے بلکہ امیر سے امیر شخص بھی مٹی کے گھر میں امن وسکون اور چین کے ساتھ زندگی گزارا کرتا تھا۔ تاہم جب سے ہماری وادی میں آپسی بھائی چارے، ہمدردی اور انسانیت کے جذبے کی جگہ دھن دولت اور مفادات نے لی تب سے ہمارے سماج کے اندر ہر چیز تبدیل ہو چکی ہے اور تلخ حقیقت اب یہ ہے کہ ہمارے یہاں اب لوگوں کی عزت ووقار محض اور محض دھن دولت، گاڑیوں اور بنگلوں کے ساتھ منسلک ہے اور نتیجہ یہ ہے کہ ہم انسانی اقدار کو بھلاتے ہوئے ایک ایسے مقام پر پہنچ چکے ہیں جہاں ہمارے لئے یا خذ کرنا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن بن گیا ہے کہ سماج کے اندر آئے اس منفی بدلاؤ کو روکنے یا کسی حد تک کم کرنے کے لئے ہمیں کیا کرنا ہوگا۔ پوری وادی کے اندر اب کوئی علاقہ ایسا نہیں ہے جہاں لوگوں نے کنکریٹ عمارات تعمیر کر کے دیہی علاقوں کو بھی شہروں جیسا روپ نہ دیا ہو۔ ہمارے سماج کے اندر دیکھا دیکھی کے اس منفی جذبے کے نتیجہ میں لوگ اپنی زندگیوں کا مقصد بھول بیٹھے ہیں اور اب ہر کسی کو لگتا ہے کہ وہ جس قدر ہو سکے، پیسہ کمالے اور ایسا کرتے ہوئے اُسے اس بات کا کوئی خیال نہیں رہتا کہ اس کی جانب سے کمایا جانے والا پیسہ حلال ہے یا حرام۔ اس عمل کے دوران ہمارا سماجی تانا بانا بکھر گیا ہے اور ایک طرح کا معاشی اور اقتصادی عدم توازن پیدا ہو گیا ہے۔ اسی مالی عدم توازن کا نتیجہ ہے کہ جب لوگوں کو اپنا من چاہا معیار زندگی حاصل ہوتا ہوا دکھائی نہیں دیتا ہے تو وہ اس کے حصول کے لئے جائز وناجائز کی تمیز کھو دیتے ہیں اور بعض دفعہ چوری اور نقب زنی جیسے اقدامات اٹھاتے ہیں۔ چوری کے بڑھتے ہوئے واقعات کی روکتھام کے لئے ضروری ہے کہ سماجی سطح پر اقدامات کئے جائیں اور جو لوگ بغیر محنت کے آسمان کی بلندیوں کو چھو لینا چاہتے ہیں اُن کو کاؤنسل کر کے زندگی کی حقیقتوں سے آشنا کیا جائے۔

پرورش کا ابتدائی مرحلہ اور والدین کی ذمہ داریاں

تحریر
سید تنویر احمد

بچوں کی تربیت والدین کی ایک اہم ذمہ داری ہے۔ ناقص تربیت اور اس میں کوتاہی سے آنے والی نئی نسل کا مستقبل تباہ وبرباد ہوسکتا ہے، اس لیے والدین کو ان کی تربیت اور نگہداشت کے تئیں بہت ہی حساس اور سنجیدہ ہونے کی شدید ضرورت ہے۔ عموماً بچوں کی تربیت کے سلسلے میں والدین میں اس وقت فعالیت آتی ہے جب بچہ اپنی توتلی زبان سے بولنے کی ابتدا کرتا ہے۔ یاد رکھیں، یہ کوشش اس وقت سے ہی شروع ہوجانی چاہیے جب والدین رشتہ ازدواج میں منسلک ہونے جارہے ہوتے ہیں۔ رشتہ ازدواج انسانی فطرت کی آسودگی کا ایک صالح طریقہ ہے۔ اس سے انسان کو جہاں ایک طرف نفسیاتی آسودگی حاصل ہوتی ہے وہیں نسلوں کو آگے بڑھانے کا ایک بہترین ذریعہ بھی میسر ہوتا ہے۔ اس سے نظام معاشرہ مستحکم ہوتا ہے اور نسل آگے بڑھتی ہے۔ بچے کی اچھی پرداخت و پرورش کر کے معاشرے کا ایک مثالی فرد بنانا والدین کی ذمہ داری ہے جس کے لیے ابتدائی ایام سے ہی نتیجہ خیز منصوبہ بندی ہونی چاہیے۔ اس منصوبہ بندی کا آغاز بچہ کا ماں کے پیٹ میں آنے سے پہلے ہی ہوجانا چاہیے۔ یعنی زوجین اول ملاقات کے وقت سے ہی ایک نیک، صالح اور معاشرے کا معیاری فرد بننے والا بچہ پیدا ہونے کی خواہش کے ساتھ جب باہم ملیں تو صاف ستھرے ہوں، خوش اسلوبی سے ملیں، مسنون دعائیں پڑھیں، اس کے نتیجے میں اللہ جو تحفہ اولاد کی شکل میں عطا کرے گا وہ یقیناً آپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنے گا۔ اس لیے لازمی ہے کہ والدین خود رشتہ ازدواج میں بندھنے سے پہلے ہی بچوں کی تربیت کے طور طریقے سیکھ لیں۔ یہ تربیت مختلف طریقوں سے حاصل کی جاسکتی ہے، لائبریریوں، بک اسٹالوں میں موجود کتابوں اور نیٹ و دیگر مستند ذرائع سے۔ ذریعہ کوئی بھی ہو لیکن معلومات لازمی طور پر لینی چاہیے۔

بچوں کی تربیت کے سلسلے میں یہ نکتہ بھی بہت اہم ہے کہ جب ماں حاملہ ہوجاتی ہیں تو اسی وقت سے پیٹ میں پل رہے بچے پر ماں کے افکار وخیالات کے اثرات پڑنے شروع ہوجاتے ہیں۔ ایک مخصوص مدت کے بعد بچہ خارجی ماحول سے متاثر ہونے لگتا ہے۔ اس پر متعدد تجربات ہوئے ہیں۔ ایک تجربہ میں کچھ حاملہ عورتوں کو دوران حمل ایک مخصوص قسم کی موسیقی سنائی گئی۔ ولادت کے بعد دیکھا گیا کہ بچہ اس مخصوص موسیقی سے اتنا مانوس ہوچکا تھا کہ جب اسے وہی مخصوص موسیقی سنائی جاتی تو بچہ آسودگی اور سکون محسوس کرتا اور جب کوئی دوسری موسیقی سنائی جاتی تو وہ بے چینی محسوس کرنے لگتا۔ یہ بات بہت مشہور ہے کہ اسرائیل میں حاملہ خواتین کو تناؤ سے محفوظ رکھنے کا خاص اہتمام کیا جاتا ہے۔ وہاں کی مائیں اپنے بچوں کی تربیت کا آغاز اس وقت سے ہی کر دیتی ہیں جب وہ جنین کی شکل میں ہوتا ہے۔ اس حالت میں ماؤں کو صاف ستھری فضا میں سانس لینے، خوش رہنے کے مواقع فراہم کیے جاتے ہیں۔ جب حمل کے تین ماہ گزر جاتے ہیں تو ماؤں کو ہر طرح کے ذہنی دباؤ سے دور رکھنے کے ساتھ اچھا لٹریچر پڑھنے کو دیا جاتا ہے اور انہیں آسان ریاضی (سمپل میتھمٹک پرابلم) حل کرنے کے لیے کہا جاتا ہے۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ آج دنیا میں ترقی کرنے کے لیے ریاضی مشق بہت ضروری ہے۔ جب ماں ریاضی مشق کرتی ہیں تو ان کی یہ صلاحیت بچے میں منتقل ہوتی ہے اور وہ بچہ بڑا ہو کر عبقری شخصیت کا مالک بنتا ہے۔ آج کے دور میں اسرائیل بڑے بڑے سائنسداں پیدا کر رہا ہے۔ ظاہر ہے یہ جنین کی اچھی دیکھ ریکھ کا نتیجہ ہوسکتا ہے۔

اسلامی تعلیمات میں بھی حاملہ ماؤں کو جبری انداز میں تلاوت قرآن کی ترغیب دی گئی ہے۔ اس مدت میں مائیں صدقات وخیرات کا زیادہ سے زیادہ اہتمام کریں۔ خوشگوار ماحول میں رہیں، اچھی باتیں سنیں۔ نماز کی پابندی کریں۔ نماز سے بچے کی نشوونما پر مثبت اثرات پڑتے ہیں۔ بچہ ماں کے عمل اور اطراف کے خارجی ماحول کے اثرات قبول کرتا ہے۔ جب بچہ اپنی ماں سے قرآن کی تلاوت سنے گا تو اس کے اثرات اس پر پڑیں گے۔ وہ انہی چیزوں سے مانوس ہوگا جو ماں کے پیٹ میں سنا یا محسوس کیا ہوگا۔ ماؤں کو چاہیے کہ وہ تاریخ کی اہم شخصیتوں کی تربیت میں ان کے والدین کے طور طریقے اور ان کی گود میں پرورش پانے والی ہستیوں کے کمالات کا مطالعہ کریں۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ حمل کے دوران کچھ مائیں اپنا وقت موبائل پر لایعنی پروگرامس دیکھنے میں گزارتی ہیں۔ موبائل پر عریاں مناظر دیکھنے، غیر اخلاقی مضامین پڑھنے اور نازیبا حرکات وسکنات سے گریز کریں۔ آپ آنے والے ایک نئے مہمان کے استقبال کی تیاری میں ہیں، لہٰذا کوئی ایسا عمل ہرگز نہ کریں جو اس کی تربیت کو منفی سمت میں لے جانے کا موجب بنے۔ بچوں کی معیاری تربیت کے لیے مائیں ٹریننگ لیں۔ ان کی کونسلنگ ہونی چاہیے۔ گھر کے تمام افراد، خاص طور پر بزرگ خواتین کی ذمہ بڑھ جاتی ہے کہ وہ آنے والے نئے مہمان کی تیاری کے لیے بچے کی ماں کو ہر اعتبار سے چست و چوبند رکھنے کی سعی کریں۔ اس مدت میں زوجین کے باہمی تعلقات شیریں اور احترام پر مبنی ہونا زیادہ ضروری ہے۔ ان کے حمل کو تمام اہل خانہ بالخصوص شوہر خصوصی اہمیت دیں۔ خاندان کے لوگ یہ نہ سمجھیں کہ ایک نیا بچہ گھر میں آرہا ہے بلکہ بچے کی شکل میں اللہ کی جانب سے ایک نعمت آپ کو مل رہی ہے۔ اس عزم کے ساتھ اس کی تربیت کیجیے کہ وہ بچہ بڑا ہو کر عظیم کارنامہ انجام دے اور نوع انسان کے لیے قیمتی سرمایہ بنے۔ غرض ابتدائی مرحلے کی تربیت پر خصوصی توجہ دے کر ایک نوزائیدہ کو مستقبل کا عبقری انسان بنایا جاسکتا ہے۔

نوٹ: مضمون نگار کی لکھی گئی آراء سے ادارہ کو کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ انکی اپنی ذاتی رائے ہے۔

The Urdu Daily
WATTAN
روزنامہ وطن سرینگر

باقیات

101

خیال کیا گیا جہاں اسمبلی اور بلدیاتی انتخابات ہونے والے ہیں۔ ذرائع نے بتایا کہ امیت شاہ نے میٹنگ میں انکشاف کیا کہ سینئر لیڈر اور مرکزی وزراء، جموں وکشمیر کا دورہ کریں گے اور ہر اسمبلی حلقہ میں کم از کم دو دن قیام کریں گے۔ امیت شاہ نے کہا کہ جموں وکشمیر میں اسمبلی انتخابات کے انعقاد کی تاریخوں کے بارے میں حتمی فیصلہ الیکشن کمیشن آف انڈیا پر منحصر ہے، پارٹی کو اس کیلئے پوری طرح تیار رہنا چاہیے۔ ذرائع نے دعویٰ کیا کہ پارٹی ہائی کمان نے آئندہ اسمبلی انتخابات کے پیش نظر جموں و کشمیر بی جے پی کی تنظیم اور موجودہ ٹیم میں تبدیلی کا اشارہ دیا۔ یہاں تک کہ چونکہ پورے ہندوستان میں تنظیمی انتخابات ہونے والے ہیں، ذرائع نے وضاحت کی کہ انتخابات کی پابند ریاستیں بشمول جموں کشمیر کو اس سے مستثنیٰ سمجھا جاتا ہے۔ میٹنگ کے دوران ذرائع نے بتایا کہ حال ہی میں ہوئے لوک سبھا انتخابات میں بی جے پی کی کارکردگی کا بھی جائزہ لیا گیا۔ ذرائع نے بتایا کہ امیت شاہ اور جے پی نڈا دونوں نے جموں اور ادھم پور لوک سبھا سیٹوں پر پارٹی امیدواروں کی مسلسل تیسری جیت پر جموں و کشمیر بی جے پی کے صدر رویندر رینا اور ان کی پوری ٹیم کی تعریف کی۔ لوک سبھا انتخابات میں بی جے پی کی کارکردگی کا جائزہ لینے کے بعد ذرائع نے بتایا کہ ہائی کمان نے جموں کشمیر کے موجودہ سیاسی منظرنامے اور آئندہ انتخابات کے لیے پارٹی کی تیاریوں پر رائے طلب کی ہے۔

102

میں آسمان ابر آلود ہونے کے بعد موسم نے کروٹ بدلی جس کے ساتھ ہی تیز آندھی کے ساتھ ساتھ بارشوں کا سلسلہ شروع ہوا۔ شہر سرینگر کے کچھ علاقوں کے علاوہ جنوبی کشمیر کے کچھ حصوں میں شدید نوعیت کی بارشیں ہوئی جبکہ جموں کے بیشتر علاقوں میں جمعہ کی صبح بارشیں درج کی گئی۔ بارشوں کے بعد گرمی کی لہر میں کچھ حد تک کمی محسوس کی گئی اور لوگوں نے راحت کی سانس لی۔ محکمہ موسمیات نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ وادی کشمیر اور جموں کے کچھ علاقوں میں بارشوں کے بعد درجہ حرارت میں کمی ریکارڈ کی گئی۔ محکمہ موسمیات نے بتایا کہ دن کے ساتھ ساتھ رات کے درجہ حرارت میں کمی درج ہوئی ہے۔ اسی دوران جمعہ کی صبح جنوبی ضلع شوپیان اور کولگام کے کچھ حصوں میں شدید ژالہ باری ہوئی جس کے نتیجے میں لوگوں میں خوف و ہراس کی لہر دوڑ گئی۔ شوپیان سے نمائندے نے تفصیلات فراہم کرتے ہوئے بتایا کہ ضلع کے ہیرپورہ میں اس وقت خوف کا ماحول پھیل گیا جب اچانک موسم میں تبدیلی آئی اور کچھ منٹوں تک شدید نوعیت کی ژالہ باری ہوئی۔ نمائندے کے مطابق کچھ منٹوں کی شدید ژالہ باری نے میوہ باغات اور کھیتوں میں تباہی مچا دی جس کے نتیجے میں باغ مالکان اور کسان خون کے آنسو رونے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ اسی طرح کی اطلاع کولگام سے نمائندے نے دی ہے اور بتایا کہ ضلع کے کچھ حصوں میں شدید نوعیت کی ژالہ باری ہوئی۔ اسی دوران محکمہ موسمیات نے جموں وکشمیر میں اگلے 24 گھنٹوں کے بارش کے امکان کے ساتھ ٹمپریچر اور ٹھنڈا اور رہنے کی پیشگوئی کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ 6 جولائی کو جموں وکشمیر میں کئی مقامات پر وقفے وقفے سے ہلکی سے درمیانی بارش اور گرج چمک کے ساتھ بارش کا امکان ہے۔ انہوں نے کہا کہ 6 سے 8 جولائی تک جموں وکشمیر کے کئی مقامات پر وقفے وقفے سے ہلکی سے درمیانی بارش متوقع ہے۔

103

صحنوں کی صفائی کیلئے 1684346 لیٹر ڈٹرجنٹ استعمال میں لایا گیا، جبکہ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیبارٹری ڈیپارٹمنٹ نے 219 اشیاء کے نمونوں کا تجزیہ کیا۔ اتھارٹی کے مطابق متعدد زبانوں میں مواصلاتی خدمات سے مختلف قومیت کے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ان کی تعداد 135056 رہی۔ مسجد نبوی ﷺ اور اس کے صحنوں کی صفائی کے لیے جراثیم کش ادویہ کا استعمال کیا گیا۔

104

ذریعہ عطا کردہ اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے جموں وکشمیر پولیس رولز، 1960 میں ترامیم کی گئی۔ انہوں نے کہا کہ قاعدہ 172، بی کے بعد، قاعدہ 172، سی کو شامل کیا گیا ہے جس کے تحت براہ راست بھرتی میں کانسٹیبل کی سطح پر ایس پی او کے لیے دستیاب اسامیوں کے 15 فیصد اور رضاکار ہوم گارڈوں کے لیے دستیاب اسامیوں کا 4 فیصد کی حد تک افقی ریزرویشن ان کے حق میں مختص کی جائے گی۔ کم از کم تین سال کی مصروفیت رکھنے والے زمرے اہل امیدوار دستیاب نہ ہونے کی صورت میں اس طرح مختص کردہ کوٹہ کو اگلے سال تک نہیں بڑھایا جائے گا)۔ پرنسپل سیکریٹری محکمہ داخلہ چندرا کر بھارتی کی طرف سے جاری ایس آئی میں کہا گیا ہے کہ قاعدہ 182 کے ذیلی قاعدہ (1) میں کہا گیا ہے ”بشرطیکہ قاعدہ 176 کے ذیلی قاعدہ (1) کی شق (c) کے مطابق اگر ایس پی اوز اور رضاکار ہوم گارڈز کی کم از کم 3 سال کی مصروفیت ہوگی تو کسی بھی طور پر، کانسٹیبل کے طور پر براہ راست بھرتی کے لیے عمر کی بالائی حد 40 سال ہوگی۔

105

شعبے کو مبارکباد دی، اسے میک ان انڈیا پروگرام کے کامیاب نفاذ اور خود انحصاری کے مقصد سے مختلف حکومتی اقدامات کو قرار دیا۔ وزیر اعظم جناب نریندر مودی کی قیادت میں حکومت کی پالیسیوں اور اقدامات کے کامیاب نفاذ کی وجہ سے وزارت دفاع نے رواں مالیاتی سال کے دوران قدر کے لحاظ سے ”آتم نربھر بھارت“ کے حصول پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے دفاعی پیداوار میں اب تک کی سب سے زیادہ ترقی حاصل کی ہے۔ تمام ڈیفنس پبلک سیکٹر انڈرٹیکنگ دیگر پی ایس یوز اور دفاعی اشیاء تیار کرنے والے اداروں اور پرائیویٹ کمپنیوں سے موصول ہوئے اعداد وشمار کے مطابق، ملک میں دفاعی پیداوار کی مالیت ریکارڈ حد تک بڑھ گئی ہے۔ ایکس پر ایک پوسٹ کے ذریعے کامیابی کا اعتراف کرتے ہوئے وزیر دفاع راجناتھ سنگھ نے کہا کہ ”میک ان انڈیا“ پروگرام وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں سال بہ سال نئے سنگ میل عبور کر رہا ہے۔ انہوں نے بھارت کو دفاعی مینوفیکچرنگ کے عالمی مرکز کے طور پر ترقی دینے کے حکومت کے غیر متزلزل عزم کا اظہار کیا۔ سال 2023-24 میں پیداوار کی کل مالیت میں سے تقریباً 79.2 فیصد ڈی پی ایس یوز/دیگر پی ایس یوز اور 20.8 فیصد نجی شعبے کی طرف سے دیا گیا ہے۔ راجناتھ سنگھ نے ڈی پی ایس یوز، دیگر پی ایس یوز، دفاعی اشیاء بنانے والی صنعتوں اور نجی صنعت کو دفاعی پیداوار کو اب تک کی بلند ترین سطح پر لے جانے کے لیے مبارکباد دی۔ یہ کارنامہ حکومت کی طرف سے گزشتہ 10 سالوں میں پالیسی اصلاحات/پہل قدمیوں اور کاروبار کرنے میں آسانی کی وجہ سے حاصل کیا گیا ہے جس میں خود انحصاری حاصل کرنے پر توجہ دی گئی ہے۔ اسی دوران وزیر دفاع راجناتھ سنگھ نے کہا کہ بھارت کے ساتھ گڑبڑ کرنے کی کوشش کی گئی تو ہم اندر گھس کر مار سکتے ہیں۔ راجناتھ سنگھ نے کہا ہے کہ پاکستان میں بھارت کے ساتھ براہ راست جنگ کرنے کی ہمت نہیں ہے اسی لئے پاکستان درپردہ جنگ کا سہارا لے رہا ہے۔ سابقہ مثالوں کا حوالہ دیتے ہوئے راج ناتھ نے کہا کہ اگر ضرورت پڑی تو ہم پاکستان میں گھس کر بھارت کے دشمنوں کو مار ڈالیں گے۔ راجناتھ سنگھ نے کہا ”پاکستان سے کچھ دہشت گرد ہندوستان میں گھس آتے اور ہمارے جوانوں پر حملہ کر دیا اور ان میں سے کئی از جاں ہو گئے۔“

106

شعبے کا کہنا ہے کہ سرکاری ملازمین کو جھوٹی، غیر ضروری، گمنام اور فرضی شکایات کی غیر ضروری ایذا رسانی سے بچانے کے لیے مناسب تحفظات کو یقینی بنانے کی ضرورت ہے۔

107

اس باوقار منصوبے کے لیے بنیادوں کا کام کیا ہے اور ایک تجویز تیار کی ہے۔ ہم عملدرآمد کے عمل کیلئے فنڈس حاصل کرنے کیلئے پر امید ہیں۔ ”کوہلی نے کہا کہ پانی کے میٹروں کو متعارف کرانے میں وقت لگے گا، لیکن شروعات ہو چکی ہے۔ چیف انجینئر نے کہا کہ وہ جلد ہی بلنگ کے عمل کی مدت اور ادائیگی کے طریقہ کار کا فیصلہ کریں گے۔ انہوں نے کہا ”یہ ماہانہ یا سہ ماہی ہو سکتا ہے، توسیعی اور دیگر عوامل پر منحصر ہے۔ تاہم حتمی فیصلہ جموں وکشمیر واٹر ریگولیٹری اتھارٹی کے ذریعہ لیا جائے گا۔ انہوں نے کہا یہ جموں و کشمیر میں پانی کے میٹر پانی کے منصفانہ استعمال کو یقینی بنانے اور اس کے غلط استعمال کو ختم کرنے میں مدد کریں گے۔

108

رشید غیر قانونی سرگرمیاں (روک تھام) ایکٹ کے تحت درج ٹیرر فنڈنگ کیس میں دہلی کی تہاڑ جیل میں ہے، جبکہ امرت پال سنگھ قومی سلامتی ایکٹ کے تحت جرائم کیلئے آسام کے ڈبروگڑھ ضلع کی ایک جیل میں بند ہے۔ دونوں کو جمعہ کی صبح سخت سیکورٹی میں پارلیمنٹ کے احاطے میں لایا گیا جہاں انہوں نے بطور ممبر پارلیمنٹ حلف اٹھایا۔ سنگھ اور رشید حال ہی میں لوک سبھا کے انتخابات میں پنجاب کے کھڈور صاحب اور جموں اور کشمیر کے بارہمولہ سے بالترتیب جیل میں رہتے ہوئے آزاد امیدوار کے طور پر جیتا تھا۔ اور وہ دوسرے جیتنے والے امیدواروں کے ساتھ 24 اور 25 جون کو 18 ویں لوک سبھا کے ممبران کے طور پر حلف نہیں لے سکے۔ حلف لینے کیلئے انجینئر کو تہاڑ سے پارلیمنٹ تک کے سفر کے وقت کو چھوڑ کر دو گھنٹے کی حراستی پیرول دی گئی تھی اور سنگھ کو آسام سے دہلی اور واپسی کے سفر کے پیش نظر، 5 جولائی سے شروع ہونے والی چار دن کی حراستی پیرول دی گئی تھی۔ ان کے پیرول کے احکامات میں کہا گیا ہے کہ ان کی عارضی رہائی کی مدت کے دوران، وہ نہ تو کسی معاملے پر میڈیا سے بات کر سکتے ہیں اور نہ ہی کوئی بیان دے سکتے ہیں۔ ان کے اہل خانہ بھی میڈیا میں کسی قسم کا بیان نہیں دے سکتے۔ اس دوران امرت پال سنگھ کو دہلی میں اپنے خاندان سے ملنے کی اجازت دی گئی تھی جبکہ انجینئر رشید کے خاندان کو صرف ان کی حلف برداری میں شرکت کی اجازت تھی۔ احکامات میں کہا گیا ہے کہ سنگھ اور رشید دونوں کو ان کی پیرول کی مدت کے دوران ہر وقت سیکورٹی اہلکاروں کے ساتھ رہنا ہے۔

109

روانہ ہو گیا۔ گزشتہ شام تک 24 ہزار سے زیادہ یاتریوں نے جنوبی کشمیر کے ضلع اننت ناگ میں واقع ہمالیائی گپھا میں قدرتی طور پر بنے برف کے شیولنگم کا درشن کیا۔ اس سال کی یاترا صرف چھ دنوں میں 1.30 لاکھ کا ہندسہ عبور کر گئی جبکہ 6919 یاتریوں کی تازہ کھیپ جموں کے بھگوتی نگر یاتری نواس بیس کیمپ سے جمعہ کی صبح سخت حفاظتی اقدامات کے تحت وادی کشمیر کے گاندربل ضلع میں بالتال کے جڑواں بیس کیمپوں اور ضلع اننت ناگ کے نون وان پہلگام کی طرف روانہ ہوئی۔ حکام نے بتایا کہ پچھلے دن 24,978 یاتریوں نے امرناتھ گپھا کا درشن کیا اور وہاں فیضیاب ہو گئے۔ اس کے ساتھ، یاترا شروع ہونے کے بعد سے پچھلے چار دنوں کے دوران یاتریوں کی کل تعداد 1,30,260 تک پہنچ گئی ہے، جو پچھلے تمام ریکارڈوں کو پیچھے چھوڑ گئی ہے۔ حکام نے بتایا کہ گپھا میں درشن کرنے والے 24,978 یاتریوں میں 16,667 مرد، 5367 خواتین، 354 بچے، 520 سادھو، دو سادھویاں اور سات دیگر کے علاوہ 2061 سیکورٹی اہلکار اور خدمات فراہم کرنے والے شامل ہیں۔ دستیاب اعداد وشمار کے مطابق سال 2023 میں، یاترا کے آغاز کے 10 ویں دن ایک لاکھ کا ہندسہ عبور کر گئی، جب کہ 2022 میں اس میں نو دن لگے۔ دریں اثنا، 6919 یاتریوں کی آٹھویں کھیپ جموں کے بھگوتی نگر یاتری نواس بیس کیمپ سے وادی کشمیر کیلئے امرناتھ گپھا کی زیارت کے لیے روانہ ہوئی۔ یاتری جمعہ کی صبح 259 گاڑیوں میں بیس کیمپ سے روانہ ہوئے۔ ان میں 5241 مرد، 1435 خواتین، 16 بچے، 214 سادھو اور 13 سادھویاں (خواتین سادھو) شامل ہیں۔ ان میں سے 2542 بالتل کیلئے روانہ ہوئے جبکہ 4377 پہلگام بیس کیمپ کیلئے روانہ ہوئے۔ انتظامیہ نے یاترا کے پرامن انعقاد کے لیے سیکورٹی کے سخت انتظامات کیے ہیں۔

110

انجینئر عاقب حسین نے کہا کہ فائر اسٹیشنوں کی وسیع پیمانے پر تقسیم کا مقصد تیزی سے رسپانس کے اوقات کو یقینی بنانا ہے، جو نقصان کو کم کرنے اور جانوں کے تحفظ کیلئے ضروری ہے۔ انہوں نے کہا ”سرینگر میں پھیلے 29 فائر اسٹیشنوں کے ساتھ، محکمہ آگ کی مختلف ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کیلئے لیس ہے۔ انجینئر حسین نے کہا ”ہم مناسب فائر ٹینڈر بھیجنے سے پہلے آگ کی قسم اور اس کی وجہ کا جائزہ لیتے ہیں۔ پانی کے ٹینڈر رہائشی مکانات یا گھروں جانچے میں ٹھوس مادوں کی آگ کیلئے استعمال کیے جاتے ہیں۔ اسسٹنٹ ڈائریکٹر نے کہا کہ محکمے نے اپنے آلات میں تین ہائیڈرولک پلیٹ فارمز کو شامل کیا ہے تاکہ اونچی عمارتوں میں لگنے والی آگ پر قابو پایا جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ نہرو پارک جیسے پانی سے منسلک علاقوں میں بھی فائر فائٹنگ سٹیشن قائم کیے گئے ہیں، جس سے محکمے کی پہنچ اور تاثیر میں بہتری آئی ہے۔

111

مسلح شرپسندوں نے جودو چک میں واقع رکن اسمبلی ستشت جگنو تھانہ کے گھر پر کئی راؤنڈ فائرنگ کی۔ جس کے بعد پولیس موقع پر پہنچی اور بتایا کہ جگہ کے معائنے کے بعد پتہ لگا کہ دیوار کے کچھ حصوں کو نقصان پہنچا۔ اس کے ساتھ ہی پولیس نے تفتیش کے دوران اے کے 47 کارتوس کے پانچ خالی خول برآمد کیے ہیں۔

112

جمہوریت میں ہر ایک کو اپنی بات رکھنے کا حق حاصل ہے۔ لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈروں کی تقاریر کے کچھ حصوں کو ہٹانا قطعاً درست نہیں ہے۔ عمر عبداللہ نے کہا کہ جہاں تک پارلیمنٹ کا تعلق ہے سری نگر سے نیشنل کانفرنس کے رکن پارلیمنٹ آغا سید روح اللہ مہدی خود لوک سبھا اسپیکر کی حرکتوں کا نشانہ بن چکے ہیں۔ لوک سبھا اسپیکر کے انتخاب کے بعد ان کی تقریر کا ایک حصہ ہٹا دیا گیا کیونکہ اسپیکر ان سے خوش نہیں تھے۔

113

کی ایک پولیس پارٹی نے پتھ سیر کراسنگ پر ایک ناکہ چیکنگ شروع کی چیکنگ کے دوران پولیس نے ایک مشتبہ شخص کو پکڑا جو بلیو روڈ سے پتھ سیر کی طرف آ رہا تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک بیگ تھا۔ تلاشی کے دوران پولیس پارٹی کو تھیلے سے کوڈین فاسفیٹ کی 12 بوتلیں برآمد ہوئیں، جسے وہ نوجوانوں میں فروخت کرنے جا رہا تھا۔ مذکورہ کی شناخت نذیر احمد بٹ ولد غلام رسول بٹ ساکن سنگرمہ سوپور کے طور پر ہوئی ہے۔ تھانہ پولیس تارزو سوپور نے اس سلسلے میں ایک کیس متعلقہ دفعات کے تحت درج کر کے تحقیقات شروع کر دی۔ عام لوگوں سے اپیل کی ہے کہ وہ منشیات یا کسی دوسرے جرائم سے متعلق معلومات قریبی پولیس اسٹیبلشمنٹ کو دیں یا 112 پر کال کریں۔ اسی دوران شراکواڑہ اور الگوہامہ میں معدنیات کی غیر قانونی کان کنی پر سخت کارروائی کرتے ہوئے بارہمولہ پولیس نے دو ٹپر دو ٹریکٹر ضبط کرنے کے علاوہ تین ڈرائیوروں کو گرفتار کیا۔ پولیس نے ایس ڈی پی او ٹنگمرگ، کریری کی نگرانی میں ایس ایچ او پی ایس ٹنگمرگ، کریری اور کنزر کی مدد سے کارروائی شروع کی۔

از نیابت کھواری
مضمون: چٹھی آمدہ از دفتر بلاک ڈیولپمنٹ آفیسر خانصاحب زیر نمبری BDO/KSB/134 مورخہ 03/07/2024 نسبت اجرائی پیدائشی سرٹیفکیٹ بحق محمد اکبر وگے ولد غلام محمد وگے ساکنہ موضع گروسٹھوکان تحصیل خانصاحب

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص وعام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر کی نسبت رپورٹ چوکیدار علاقہ ودیگر فیلڈ عملہ سے عیاں ہے کہ محمد اکبر وگے ولد غلام محمد وگے ساکنہ موضع گروسٹھوکان مورخہ 13/06/1965 کو گھر پر ہی پیدا ہوئے ہیں جسکی نسبت گورنمنٹ ہائیر سیکنڈری سکول کی اجرا کردہ DOB بھی شامل مثل ہے۔ اس بارے میں بذریعہ اشتہار ہر خاص وعام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ھذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

نائب تحصیلدار کھواری

از نیابت سرکل صورہ تحصیل عیدگاہ سرینگر
عنوان: درخواست منجانب پیر فاروق احمد ولد پیر محمد یوسف ساکن الٰہی باغ بغرض حصول لیگل ہیرز/ڈیپنڈنٹ سرٹیفکیٹ

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص وعام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر میں سائل پیر فاروق احمد ولد پیر محمد یوسف نے درخواست بغرض حصول لیگل ہیرز/ڈیپنڈنٹ سرٹیفکیٹ کی ہے جس کے نسبت اول رپورٹ پٹواری وگرداور علاقہ طلب کیا گیا۔ پیر فاروق احمد ولد پیر محمد یوسف بنیادی طور قطب الدین پورہ عالی کدل کا باشندہ ہے اور پچھلے چند سالوں سے اپنی ہمشیرہ سرئیہ زوجہ پیر فیاض احمد کے گھر میں موضع بچھ پورہ میں رہائش پذیر ہے۔ فاروق احمد جسمانی طور ناتوان ہے۔ کام کرنے کا اہل نہیں ہے اور زندگی بسر کرنے کے لئے اپنے فوت شدہ برادر پیر محمد افضل کی آمدنی پر انحصار کرتا تھا (پیر محمد افضل سرکاری ملازمت کرتا تھا) اور پیر محمد افضل غیر شادی شدہ تھا۔ پیر فاروق احمد کی ذاتی آمدنی نہیں ہے۔ سائل کا کنبہ بذیل افراد پر مشتمل ہے۔

نام افراد کنبہ	عمر	رشتہ	پیشہ
پیر فاروق احمد	۴۳	سائل خود	ناتواں غیر شادی شدہ
سرئیہ	۵۸	ہمشیرہ	گھریلو کام
شاہدہ	۴۴	---	.....
نگین	۴۶	---	.....

اس طرح کنبہ چار افراد پر مشتمل ہے۔ قبل اسکے کہ درخواست سائل پر مزید کارروائی عمل میں لائی جائے لہٰذا اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ھذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

نائب تحصیلدار صورہ

از نیابت گوم احمد پورہ
عنوان: درخواست منجانب محمد مظفر حجام پسر عبدالرحمان حجام ساکنہ ڈھک ٹینگو تحصیل سنگھ پورہ نسبت OBC سرٹیفکیٹ بحق پسر خود ذیشان مظفر و دختر خود سمیرہ مظفر تحت ایس آر او 126/294

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص وعام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر کے نسبت کاغذات عدالت ھذا میں زیر کارروائی ہے۔ نیز مطابق رپورٹ پٹواری حلقہ سائل مذکور موضع ڈھک ٹینگو سنگھ پورہ میں رہائش پذیر ہے۔ علاوہ ازیں سائل مذکور ”حجام“ کاسٹ سے تعلق رکھتا ہے جسکے نسبت سائل مذکور اپنے پسر خود ذیشان مظفر و سمیرہ مظفر کیلئے OBC سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کا خواہاں ہے۔ اور سائل مذکور ماہوار آمدنی 9325 تک ہے۔ تفصیل کنبہ بذیل ہیں

نام افراد کنبہ	عمر	پیشہ	ساکنہ
محمد مظفر حجام پسر عبدالرحمان حجام	۵۲	سوزنی/مزدوری	ڈھک ٹینگو
مساۃ ہاجرہ بیگم زوجہ محمد مظفر حجام	۳۸	گھریلو کام	
سمیرہ مظفر دختر----	۲۷	زیر تعلیم	
شازیہ مظفر دختر----	۲۵	---	
ذیشان مظفر پسر----	۲۳	---	
ریحانہ مظفر دختر----	۲۰	---	

مندرجہ بالا تفصیل کنبہ ہیں اور کوئی بھی افراد کنبہ نہیں ہے لہٰذا اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ھذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

نائب تحصیلدار گوم احمد پورہ

از نیابت سرکل لاوے پورہ تحصیل سینٹرل سرینگر
عنوان: درخواست منجانب شبیر احمد بٹ ولد غلام قادر بٹ ساکنہ ملورہ سرینگر بغرض اجرائی وارثان جائز/ڈیپنڈنٹ سرٹیفکیٹ

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص وعام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر میں درخواست سائل نے ایک درخواست پیش کی ہے۔ اس سلسلے میں پٹواری حلقہ سے رپورٹ طلب کی گئی جس رو سے شبیر احمد بٹ ولد غلام قادر بٹ ساکنہ ملورہ سرینگر کے وارثان جائز/ڈیپنڈنٹ بذیل ہیں۔

نام افراد کنبہ	عمر	رشتہ	پیشہ	آمدنی
غلام قادر بٹ	۶۵	والد سائل	عمر رسیدہ	
زینہ زوجہ غلام قادر	۶۳	والدہ سائل	عمر رسیدہ	
شبیر احمد بٹ ولد غلام قادر بٹ	۳۶	خود سائل	گورنمنٹ ملازم	54814
بلقیس زوجہ شبیر احمد بٹ	۳۰	بیوی سائل	گھریلو کام	
ملیحہ دختر--------	۴	بیٹی سائل		
الیزہ دختر-----	۳	---		

اس کے علاوہ اور کوئی وارثان جائز نہیں ہے۔ قبل اسکے کہ درخواست سائل پر مزید کارروائی عمل میں لائی جائے لہٰذا اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ھذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

نائب تحصیلدار لاوے پورہ

از نیابت سرکل لاوے پورہ تحصیل سینٹرل سرینگر
عنوان: درخواست منجانب محمد صدیق بٹ ولد حبیب اللہ بٹ ساکنہ لاوے پورہ سرینگر بغرض اجرائی ڈیپنڈنٹ سرٹیفکیٹ

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص وعام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر میں درخواست سائل نے ایک درخواست پیش کی ہے۔ اس سلسلے میں پٹواری حلقہ سے رپورٹ طلب کی گئی جس رو سے محمد صدیق بٹ ولد حبیب اللہ بٹ ساکنہ لاوے پورہ سرینگر کے ڈیپنڈنٹ بذیل ہیں۔

نام افراد کنبہ	عمر	رشتہ	پیشہ	آمدنی
حبیب اللہ بٹ	۷۵	والد سائل	عمر رسیدہ	
خطیجہ زوجہ حبیب اللہ بٹ	۷۰	والدہ سائل	عمر رسیدہ	
محمد صدیق بٹ ولد حبیب اللہ بٹ	۳۷			
رخسانہ زوجہ محمد صدیق بٹ	۳۳	خود سائل	گورنمنٹ ملازم	56016
نائلہ جان دختر حبیب اللہ بٹ	۳۲	بیوی سائل	گھریلو کام	
عمیرہ دختر محمد صدیق بٹ	۴	بیٹی سائل	بیمار	
ابوبکر ولد محمد صدیق بٹ	۱	بیٹا سائل		

اس کے علاوہ اور کوئی وارثان جائز نہیں ہے۔ قبل اسکے کہ درخواست سائل پر مزید کارروائی عمل میں لائی جائے لہٰذا اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ھذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

نائب تحصیلدار لاوے پورہ

از نیابت کھواری
مضمون: چٹھی آمدہ از دفتر بلاک ڈیولپمنٹ آفیسر خانصاحب زیر نمبری BDO/KSB/118-20 مورخہ 25/06/2024 نسبت اجرائی پیدائشی سرٹیفکیٹ بحق شمیمہ بانو، شہزاد مشتاق، مدثر مشتاق اولادان مشتاق احمد خان ساکنہ موضع کھواری تحصیل خانصاحب

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص وعام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر کی نسبت رپورٹ چوکیدار علاقہ ودیگر فیلڈ عملہ سے عیاں ہے کہ شمیمہ بانو دختر مشتاق احمد خان مورخہ 01/01/2012، شہزاد مشتاق ولد مشتاق احمد خان مورخہ 20/10/2016 و مدثر مشتاق ولد مشتاق احمد خان مورخہ 20/10/2017 کو گھر پر ہی پیدا ہوئے ہیں جسکی نسبت سکول DOB بھی شامل مثل ہے۔ اس بارے میں بذریعہ اشتہار ہر خاص وعام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ھذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔
تحریر الصدر

نائب تحصیلدار کھواری

Government of Jammu & Kashmir

OFFICE OF THE DIVISIONAL FOREST OFFICER ANANTNAG FOREST DIVISION.

e- NIT NO: - 01 of 2024-25 DATED:- 01-07-2024

For and on behalf of the Hon'ble President of India, e-tenders (Two cover system) are invited from registered, reputed and resourceful Contractors/Firms registered with Jammu &Kashmir Govt./Central Govt. Organizations for the following work: -

Name of Work:- Standard nursery maintenance operations for Polybag and Naked Root in Various Nurseries under Scheme (CAMPA NPV) for the year 2024-25.

Particulars of Work	Advt. Cost	Bid Security	Class	Cost	Time
	4.74	9480	"D" Class	PWD Contractor/ Forest Contractor	Six Month

Maintenance Operations of Poly Bags, Bindoo Nursery :-	Qty
Maintenance of Conifer Plants first Year	50000
Maintenance of Conifer Plants second Year	112164
Total (in Nos)	162164
Maintenance Operations of Poly Bags, Nagdandi Nursery :-	Qty
Maintenance of Conifer Plants first Year	50000
Maintenance of Conifer Plants second Year	92399
Total (in Nos)	142399
Maintenance Operations of Poly Bags, Omoh Nursery :-	Qty
Maintenance of Conifer Plants first Year	100000
Maintenance of Conifer Plants second Year	13524
Total (in Nos)	113524
G.Total	418087
Maintenance Operations of Naked Root Plants, :-	Qty
Trahpoo Nursery	60000
Bindoo Nursery	54000
Total	114000

The position of codal formalities in respect of above work(s) is as under: The e-NIT Consisting of qualifying information, eligibility criteria, scope of work, Bills of Quantities, (B.O.Q), Terms & Conditions of contract and other details can be seen/downloaded from the website:-www.jktenders.gov.in.

Position of Funds: Budgeted under Scheme CAMPA (NPV)
Position of AA: Accorded
Position of TS: Accorded

Publishing Date:	02-07-2024
Download Start Date :	03-07-2024 from 06:30 PM
Bid submission Start Date:	03-07-2024 from 06:30 PM
Bid submission End Date:	11-07-2024 Up to 06:00 PM
Date of Opening of Technical Bid through online:	12-07-2024 at 11:30 AM in the office of the office of Conservator of Forests Kashmir South Circle Bijbehara.
Date of Opening of Financial Bid through online:	To be opened (Online) after technical evaluation is completed. Date will be notified separately.

TERMS & CONDITIONS

1. The bids shall be deposited in electronic format on the website: https://jktenders.gov.in.
2. Bids uploaded must accompany Govt. Treasury Receipt (cost of tender document) in the shape of Treasury Challan for the amount shown against the work above to be deposited in Govt. Treasury under Account Head 0406- Forest and Bid Security in the shape of EMD for requisite amount and pledged to Divisional Forest OfficerAnantnag.
3. The bids for the work shall remain valid for a period of 90 days from the date of opening of bids.
4. The bidders have to submit their Technical & Financial bids online in electronic format with digital signature. No Technical or financial bid will be accepted in physical/hard form. Bids will be opened online as per time schedule mentioned above.
5. Bidders must ensure to upload scanned copies of all necessary documents i.eValid Registration Card issued by PWD/CPWD/Forest Deptt. duly renewed for the current year 2024-25, PAN, Valid GST Registration, Govt. Treasury receipt (Cost of Tender Document), Bid Security (EMD) , Affidavit-cum- Undertakingand other requisite documents as required.
6. The successful bidder has to produce Valid Labour Registration Certificate issued by Labour Department after issuance of award of contract.
7. As per rule 171 of GFR-2017, Performance Security shall have to be deposited by successful bidder to the order of 3% of the value of contract and if there are compelling circumstances, performance security in excess of three percent may also be demanded.
8. The Department will not be responsible for any delay in online submission of the bid due to any reason (technical or otherwise).
9. The Department shall not be held responsible for selection criteria/policy matter being adopted by the Directorate of Information regarding publishing the NIT, in any of the newspaper under circulation.
10. The Tender Accepting Authority reserves the right to reject any or all the tenders without assigning any reason thereof.
11. All other terms and conditions shall remain same as per PWD form 25 (double leaf) and as per the Detailed Tender document.

Sd/- Divisional Forest Officer,
Anantnag Forest Division Anantnag.

DIPK-2350/24
Dtd. 04-07-2024

Office of the Executive Engineer Flood Control Division Kakapora

NOTICE INVITING TENDER
Fresh short term E-NIT NO 05 OF 2024-25
(Fresh of e-NIT No. 03 0f 2024-25 (Sr No. 01)

For and on behalf of Lt. Governor of J&K, e-Tenders are invited on percentage basis (%) from approved and Eligible Contractors registered with J&K Govt. for following Stage contract work for the year 2024-25.

S. No.	Name of work	Adv. Cost	E/M	Cost	Class	Head
1	Restoration and maintenance and removal of encroachments on Raimiara Nallah Vedji Nallah and Tongri Nallah including other Alied Nallahs tributaries for the year 2024-25 Sub-Division Shopain	3.81	7620/-	200/-	DEE	2711-M&R

Position of Funds: - Budgetary provision of 2024-25.
Position of AAA: - Accorded vide S.E.Hydl. Circle Pulwama HQ: Shopian' order No. SE/HYd/spn/DB/ 03of 05/2024- 25 dated 22-05-2024.
No of works Advertized:- 01

1.The Bidding document consisting of qualifying information, eligibility criteria, specifications, Drawings, Set of terms and conditions and other details can be seen/ downloaded from the Departmental website www.jktenders.gov.in as per schedule of dates given below.

01	Date of issue/uploading of Tender Notice	04-07-2024 (18.00 PM)
02	Date of start of downloading.	04-07-2024 (18.00 PM)
03	Bid submission start date Technical/ Financial.	04-07-2024 (18.00 PM)
04	Bid submission end date.	10 -07-2024 (18.00 PM)
05	Date & Time of opening of Bids (online).	11-07-2024 (11.00 AM)

All other terms & conditions shall be the same as laid down in the PWD Form 25 (Double Agreement Form).

Sd/- Executive Engineer
Flood Control Division Kakapora

DIPK-2399/24
Dtd. 04-07-2024

ایک ہی سب کا نبی، دین بھی ایمان بھی ایک

جلیل الرحمن ندوی
(غازی آباد)

حکیم الامت علامہ اقبالؒ نے تقریباً ایک صدی قبل عالمی سطح پر ملت اسلامیہ کے زوال کے حالات اور تمام دنیا کے مسلمانوں کی امید کی آخری کڑی خلافت عثمانیہ کا سقوط اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔ اور اسی حزن و یاس کے عالم میں انہوں نے اپنی مشہور زمانہ دو نظموں "شکوہ" اور "جواب شکوہ" کے ذریعے مسلمانوں کو بیدار کیا تھا۔ چونکہ "شکوہ" نام کی پہلی نظم میں اللہ تعالیٰ کی جناب میں مسلمانوں کی طرف سے اپنی تنزلی وکسمپرسی کی شکایت کی گئی تھی، اس لیے بہت سے علمائے کرام نے اس پر اعتراضات بھی کیے تھے۔ لیکن جب انہوں نے انجمن حمایت اسلام لاہور کے دوسرے اجلاس میں اپنی دوسری نظم "جواب شکوہ" کے عنوان سے پیش کی تو تمام اعتراضات خود بہ خود محو ہو گئے۔ جو گویا کہ اللہ کی طرف سے مسلمانوں کی شکایت کا جواب تھا۔ تو معلوم ہوا کہ علامہ کا اصلی مقصد ومنشاء "جواب شکوہ" لکھنا تھا جو اس وقت سے آج تک برصغیر ہند و پاک میں مسلسل شائع ہو رہا ہے اور پڑھا جا رہا ہے۔ یہاں اس کے چند اشعار پیش خدمت ہیں:

منفعت ایک ہے اس قوم کی نقصان بھی ایک
ایک ہی سب کا نبی، دین بھی ایمان بھی ایک
حرم پاک بھی اللہ بھی قرآن بھی ایک
کچھ بڑی بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک
فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں
کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں
وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارک قرآں ہو کر
تم ہو آپس میں غضب ناک، وہ آپس میں رحیم
تم خطا کار و خطا بیں، وہ خطا پوش و کریم
کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

علامہ اقبالؒ کے ان چند اشعار میں ملت اسلامیہ کو باہمی اتفاق واتحاد اور الفت ومحبت کے ساتھ قرآن اور حضرت محمد ﷺ سے حقیقی تعلق اور شعوری وعملی اطاعت ووفا کی دعوت دی گئی ہے، کیونکہ اللہ کی کتاب قرآن اور حضرت محمد ﷺ کی سیرت مبارکہ ہی تمام مسلمانوں کے درمیان اتحاد کے حقیقی سرچشمے ہیں۔

لیکن یہ کتنی دردناک اور افسوسناک بات ہے کہ جن قوموں کے درمیان اتحاد واتفاق کا کوئی ایک بھی نقطہ اور مثبت بنیاد نہیں ہے وہ تو صرف منفی بنیادوں پر متحد ہو جاتی ہیں، لیکن ملت اسلامیہ کے درمیان اتحاد و یگانگت کے اتنے نقطے اور بنیادیں موجود ہیں جن کا واسطہ دے کر علامہ مرحوم نے نو دہائی قبل امت مسلمہ کو وحدت وجمعیت کا یہ سبق یاد دلایا تھا۔ آج اس وقت سے بدرجہا شدید بدتر حالات میں بھی ہمارے دینی وسیاسی قائدین کچھ عبرت حاصل نہیں کر رہے ہیں۔ خصوصاً گذشتہ چند سالوں سے ملت اسلامیہ ہند کے لیے جو غیر یقینی صورت حال پیدا ہو گئی ہے وہ بھی ہمارے لیے تازیانۂ عبرت نہیں بن پا رہی ہے۔ اگر ایسے ناسازگار ومنفی حالات میں بھی ہماری صفوں کے درمیان اتحاد و یگانگت اور یک جہتی کے جذبات پرورش نہ پا سکے تو بتایئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی نصرت ومدد کے مستحق کس طرح بن سکتے ہیں؟

ملت اسلامیہ کے انتشار وافتراق کی عالمی سطح پر جو صورت حال ہے اس کی اصلاح کے لیے تو ہم صرف اللہ تعالیٰ سے خیر وصلاح کی دعا ہی کر سکتے ہیں، لیکن ہندوستان کی ملت اسلامیہ کو انتشار سے محفوظ رکھنا تو ہمارے دائرۂ کار میں شامل ہے، جس کے ہم عند اللہ جواب دہ اور عملاً مکلف ہیں۔ ملت اسلامیہ ہند کے دیگر اہم امور ومسائل کے ساتھ رؤیت ہلال اور صحیح قمری تاریخوں کے تعین کے ساتھ اسلامی عبادات کی انجام دہی ایک ایسا مسئلہ ہے جس سے ہمارے داخلی اتحاد یا انتشار کی حالت دیگر برادران وطن اور اقوام کے سامنے بھی نمایاں ہو جاتی ہے اور ہمارے اندر افتراق وانتشار کے خوابیدہ جذبات اور پوشیدہ چنگاریاں ابھر کر آشکارا ہو جاتی ہیں۔ یہ کتنی ناگفتہ بہ صورت حال ہے کہ گذشتہ رمضان المبارک (۱۴۳۹ھ) کے مقدس ماہ سے رؤیت ہلال کے سلسلے میں جس اختلاف کا آغاز ہمارے دینی قائدین کے درمیان ہوا تھا وہ گذشتہ عید الاضحیٰ کے موقع پر بھی پورے شباب کے ساتھ غیر مسلم برادران وطن کے سامنے اجاگر ہوا۔ یہاں تک کہ مرکزی حکومت کو بھی عید الاضحیٰ کی سرکاری تعطیل کا اعلان پہلے ۲۲، اگست (۲۰۱۸ء) پھر ۲۳، اگست اور اس کے بعد پھر ۲۲، اگست کو یعنی کم از کم تین مرتبہ کرنا پڑا۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اسلام جیسے دین اور ملت اسلامیہ جیسی بے مثال اجتماعیت کی غیروں کے سامنے ایسی مضحکہ خیز تصویر پیش کرنے کا ذمے دار کون ہے؟ اور اسے ہماری نادانی کے سوا اور کیا نام دیا جا سکتا ہے؟ لہٰذا رؤیت ہلال کی شہادت کے سلسلے میں ملکی سطح پر ملت کی اس رسوا کن صورت حال اور غیر ضروری اختلافات سے بچنے کے لیے شریعت کے دائرے کے اندر رہتے ہوئے کچھ تجاویز واصول پیش خدمت ہیں۔

سب سے پہلے ہمیں یہ بات سمجھ لینی چاہیے کہ یہ مسئلہ آزادانہ رائے اور مجرد دانشورانہ غور وفکر کا نہیں ہے، بلکہ اس کا حل اسلامی شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے ہی ممکن ہے۔ شریعت کے دائرے میں رہ کر حتمی بات اور کلیہ یہ ہے کہ قمری تاریخوں کا کوئی ایسا کیلنڈر قبل از وقت مرتب اور شائع کرنا ممکن نہیں ہے جو مستقبل کے چند سال یا کم از کم ایک سال کی ہی قمری تاریخوں کا ایسا یقینی تعین کر دے جس میں خطا کا امکان نہ ہو۔ بلکہ اللہ اور رسول ﷺ کی منشاء ومرضی ہی یہ معلوم ہوتی ہے کہ قمری تاریخوں کا تعین رؤیت کے مطابق کیا جائے۔ حالانکہ سائنٹفک اعتبار سے کچھ لوگ اس کو ممکن قرار دیتے ہیں، لیکن اس میں ایک نکتے پر ان کی نظر نہیں پہنچتی، وہ یہ کہ سائنٹفک اصول سے یہ تو قرین قیاس ہے کہ قمری سال کا اختتام ان کے شمار کیے ہوئے ایام کی تعداد کے مطابق ہو، لیکن سال کے درمیان ہر قمری مہینہ ان کے قیاسی حساب کے مطابق ہو جائے یہ ممکن نہیں ہے۔ جب کہ اسلامی عبادات قمری مہینوں کے نام اور تاریخوں سے وابستہ ہیں۔ لہٰذا پھر بھی مسلمان ہر ماہ اس عمل کے محتاج رہیں گے کہ وہ قمری تاریخ کا تعین رؤیت کے مطابق کریں تاکہ ان کی شرعی عبادات واحکامات کی انجام دہی میں کسی غلطی کا امکان نہ رہے۔ لیکن شریعت کے مندرجہ بالا اصول یعنی ہر ماہ چاند کی رؤیت اور عدم رؤیت کا فیصلہ رؤیت کی معتبر اور یقینی شہادت کے بعد کیا جائے اس میں ہم سائنسی ایجادات وآلات کا استعمال شریعت کے عمل میں معاون ومددگار کے طور پر کر سکتے ہیں۔ یعنی جس طرح ہم اسلام کی دعوت وتبلیغ کے لیے ترقی یافتہ سائنٹفک اور الیکٹرانک آلات وایجادات سے کام لیتے ہیں، یا جس طرح ہم سفر حج کے لیے سائنٹفک ہوائی جہاز کا استعمال کر کے مہینوں اور چند ہفتوں کے سفر کو چند گھنٹوں میں طے کر لیتے ہیں، تو انہیں جدید سائنسی ذرائع ووسائل سے کام لے کر چاند کی رؤیت وعدم رؤیت کی خبر کی شہادت میں ان کا استعمال کیوں نہیں کر سکتے؟ رؤیت ہلال کے سلسلے میں جتنی بھی احادیث صحیحہ پائی جاتی ہیں ان سب کا لب لباب اور مقصد ومنشا یہی ہے کہ کسی بھی خطۂ ارض میں چاند کی رؤیت کا علم معتبر اور یقینی ہو جائے۔ یعنی اسلامی عبادات کا آغاز وعمل کسی مشکوک اور غیر یقینی خبر پر نہ کیا جائے۔ کیونکہ حضور ﷺ کے دور مبارک میں ابر آلود مطلع کے پیچھے چاند کے ہونے یا نہ ہونے کے علم کا کوئی ذریعہ نہیں تھا۔ اسی طرح ایک شہر کی رؤیت کا حال یا خبر دوسرے شہروں تک چند گھنٹوں کے اندر پہنچنے کا بھی امکان نہیں تھا۔ اس لیے اس دور میں شریعت پر عمل کا بہترین اور آسان ترین حل صرف یہ تھا کہ ہر بستی اور علاقے کے باشندے بذات خود چاند دیکھ کر یا اپنے شہر کے دو متقی مسلمانوں کی شہادت پر رمضان کے روزوں کا آغاز یا اختتام کریں۔ لیکن آج کے دور میں پوری دنیا کی خبریں معتبر ترین اور یقینی ذرائع سے چند لمحوں میں زمین کے ایک گوشے سے دوسرے گوشے تک پہنچ جاتی ہیں۔ اور مطلع ابر آلود ہونے کی صورت میں ہوائی جہاز یا اس کے مثل کسی سواری کے ذریعے بادل کی حدود سے نکل کر چاند کی رؤیت کی جا سکتی ہے۔ اس لیے اب شریعت کے منشا پر عمل کرنے کے لیے جغرافیائی اعتبار سے (نہ کہ سیاسی حد بندی کے لحاظ سے) ایک علاقے کی آبادی اور شہروں کے باشندے اپنے علاقے یا ملک کے کسی بھی شہر کے لوگوں کی رؤیت ہلال کمیٹی کے یقینی اور معتبر اعلان پر عمل کریں، کیونکہ اب اپنے علاقے یا ملک کے متقی اور معتبر افراد کی شہادت کے لیے بسوں یا ٹرین کے ذریعے سفر کرنے کی بالکل ضرورت نہیں رہی، بلکہ آپ انٹرنیٹ اور فیس بک کے ذریعے اپنی کسی بھی معتبر شخصیت سے ہزاروں میل کے فاصلے پر بیٹھ کر بھی ملاقات اور گفتگو کر سکتے ہیں۔

بہت سے ہمدردان ملت کی یہ رائے کہ پورے ملک میں صرف ایک رؤیت ہلال کمیٹی قائم ہو، کہنے اور سننے میں بڑی دلکش بات معلوم ہوتی ہے، لیکن دنیا کے کسی بھی ملک میں خلافت کے قیام سے پہلے یہ بات ممکن نہیں ہے۔ لہٰذا خلافت کی تمنا رکھتے ہوئے بھی اس سے پہلے جو اصول شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے ہمارے لیے زیادہ بہتر اور قابل عمل ہو سکتا ہے وہ یہ ہے کہ برصغیر پاک وہند کو ایک جغرافیائی خطۂ زمین تسلیم کیا جائے اور برصغیر کے کسی بھی شہر کی معتبر اور ذمے دار رؤیت ہلال کمیٹی اگر چاند کی رؤیت کا اعلان کر دے اور اس کے اعلان کی خبر بھی ہمیں شرعی اصول کے مطابق معتبر اور یقینی ذرائع سے حاصل ہو جائے، مثلاً اس علاقے کی کوئی ذمے دار معروف ومعتبر شخصیت الیکٹرانک میڈیا اور ذرائع نشر واشاعت پر چاند کی رؤیت کا اعلان کر دے تو پورے ملک کے مسلمانوں کو بلا توقف اس پر اعتماد اور عمل کر لینا چاہیے۔ مثال کے طور پر اگر دہلی یا میرٹھ شہر کے مسلمانوں کو اس خبر کا یقینی علم ہو جائے کہ برصغیر یا ہندوستان کے کسی شہر مثلاً وادی کشمیر، لاہور، لکھنؤ، حیدرآباد، بنگلور، پٹنہ یا احمد آباد میں چاند کی رؤیت عام یا شہادت مل چکی ہے تو ہمیں بلا تامل اس کو تسلیم کر لینا چاہیے۔ شریعت کے دائرے میں پورے ملک کی ملت اسلامیہ کو اختلاف وانتشار سے محفوظ رکھنے کی اس سے بہتر اور ممکن العمل صورت اور کوئی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ یہ بات شریعت اور سائنس دونوں کے خلاف ہے کہ ہندوستان کے مختلف شہروں میں چاند کی رؤیت یا چاند کی تاریخ ایک دن پہلے یا بعد میں ہوگی۔ یہ کوتاہی صرف ہمارے نارسا علم وفہم کی ہے، نہ کہ اللہ کی قدرت وشریعت کی۔ اللہ کی قدرت اور تجربے سے تو یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ برصغیر اور عرب ممالک میں بھی چاند کی رؤیت ایک دن میں ہو سکتی ہے۔ جو حضرات اس بات کو ناممکن خیال کرتے ہیں ان کے پاس اس کے لیے قیاس کے علاوہ کوئی دلیل نہیں ہے۔

گذشتہ رمضان میں ہندوستان کے مختلف شہروں میں رؤیت کی شہادت کے باوجود ملت کے ایسے ہی چند کوتاہ فہم حضرات نے اس کو ماننے سے انکار کیا اور اس طرح رمضان کا پورا مقدس مہینہ انتشار کی نذر کر دیا۔

ملت کے درمیان اختلاف وانتشار کا ایک اہم سبب جزوی اور فروعی اختلافات کو اصول وکلیات کا درجہ دے دینا ہے۔ یعنی ہمارے دینی پیشوایان عوام کے سامنے جزوی اختلاف کو دین کی اساس بنا کر پیش کرتے ہیں اور دوسروں کے خلاف بہت سی خلاف حقیقت غلط فہمیاں پیدا کرتے ہیں اور اپنے اس مذموم عمل میں ان کو اس بات کا احساس تک نہیں ہوتا کہ وہ اپنی حقیر دنیاوی اور گروہی اغراض کی خاطر دین وملت کو کتنا بڑا نقصان پہنچا رہے ہیں اور دشمنان اسلام کی کتنی بڑی مدد کر رہے ہیں۔ اس کی تازہ مثال انہی ایام کے آس پاس دار العلوم دیوبند کے مفتیان کرام کا ایک سائل کے جواب میں یہ فتویٰ ہے کہ شیعہ حضرات کی دعوت افطار یا کسی بھی دعوت طعام میں شرکت سے اجتناب کرنا چاہیے۔ اور اپنے منصب افتاء کے زعم میں اپنے اس فتوے کے لیے انہوں نے کوئی شرعی دلیل بھی نہیں دی۔ لہٰذا اگر دین کا کوئی ادنیٰ طالب علم ان مفتیان کرام سے یہ سوال کرے کہ کسی بھی فرد یا قوم کی دعوت طعام میں حرام وحلال ذرائع کسب مال اور حلال وحرام اشیائے خورد ونوش کے امتیاز کے علاوہ صرف میزبان کے مذہب ومسلک کی بنیاد پر شرکت کو قرآن وسنت کی کس دلیل سے آپ ممنوع قرار دے رہے ہیں تو اس کا ان کے پاس کیا جواب ہے؟

ہمارے محترم مفتیان کرام ذرا سنجیدگی کے ساتھ غور فرمائیں کہ مسلمانوں کے کسی مسلک میں اگر کوئی حقیقی گمراہی پائی جاتی ہے تو اس کو آپ نفرت کے ذریعے کس طرح دور کر سکتے ہیں۔ کسی بھی فرد یا گروہ کی اصلاح کا فطری اور معقول طریقہ تو یہ ہے کہ آپ ان کے ساتھ حسن سلوک کے ساتھ پیش آئیں۔ ان کو اپنی بات سننے پر آمادہ کریں اور پھر ان کی اصلاح کی کوشش کریں۔ غیر مسلموں کو اسلام کی دعوت کے جو اصول اور داعی کے لیے جو بنیادی اور ضروری اوصاف قرآن اور اسوۂ حسنۂ رسول ﷺ میں پائے جاتے ہیں تو کیا وہ صرف غیر مسلموں کی دعوت کے لیے ہی مخصوص ہیں اور مسلمانوں کی اصلاح کیا منفی فتوے بازی اور نفرت وافتراق پیدا کر کے ہی کی جا سکتی ہے؟ بات دراصل یہی ہے کہ ہمارے مفتیان کرام اسلامی دعوت اور اتحاد ملت کا مشن ہی اپنے سامنے نہیں رکھتے، بلکہ مسلمانوں کے درمیان گروہ بندی اور تفرقہ اندازی کے ذریعے اپنے معمولی اور عارضی دنیاوی اغراض ہی ان کے پیش نظر رہتے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ دار العلوم دیوبند کے حقیقی ترجمان اور پہچان اس کے اکابرین؛ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ، حضرت شیخ الہندؒ، علامہ انور شاہ کشمیریؒ، مولانا اشرف علی تھانویؒ، علامہ شبیر احمد عثمانیؒ اور آخر میں حضرت مولانا قاری محمد طیبؒ صاحب اور ان کا خانوادہ ہے۔ جنہوں نے اپنی مشہور کتاب "شہید کربلا و یزید" میں حضرت امام حسینؓ کی حقانیت کو ثابت کر کے موجودہ دور کے ناقدین امام حسینؓ کا دندان شکن جواب دیا ہے۔ یہ کتاب آج بھی دیوبند کے کتب خانوں اور مکتبوں میں دستیاب ہے۔ اس کتاب میں حضرت قاری صاحب نے حضرت امام حسینؓ اور یزید سے متعلق اسلامی تاریخ کے تمام اکابرین اہل سنت والجماعت کا مستند اور معتدل موقف پیش کیا ہے اور کتاب کے آخر میں شیعہ حضرات کو بھی اعتدال واتحاد کی دعوت دیتے ہوئے تحریر فرمایا ہے کہ اگر کوئی نام نہاد اہل سنت والجماعت بھی حضرت علیؓ یا حضرت امام حسینؓ کی شان میں کوئی گستاخی یا ان کی تنقیص کرتا ہے تو شیعہ حضرات کے علاوہ ہمیں بھی کتنی ناگواری اور تکلیف ہوتی ہے۔ اسی طرح شیعہ بھائیوں کو غور کرنا چاہیے کہ اگر خود کو شیعہ کہنے والا کوئی شخص حضرات صحابہ کرامؓ، خصوصاً حضرات خلفائے راشدین — رضوان اللہ علیہم اجمعین — کی شان میں گستاخی یا سب وشتم کرے تو ہماری اس ناگواری کا احساس بھی آپ حضرات کو ہونا چاہیے۔

پھر امت مسلمہ کی ماضی کی تاریخ میں شیعہ اور سنی مسالک کے درمیان خواہ کتنی ہی منافرت اور دوری رہی ہو، لیکن گذشتہ چودھویں صدی ہجری میں اللہ تعالیٰ نے اپنی مشیت سے دونوں جانب ایسی شخصیتوں کو پیدا فرمایا جو شیعہ سنی اتحاد کی داعی اور علمبردار بن کر سامنے آئیں۔ ان کی دعوت اتحاد کا اصول اور ماحصل یہ ہے کہ امت مسلمہ کے درمیان فقہی مسالک تو مختلف ہو سکتے ہیں، لیکن اعلائے کلمۃ اللہ اور اسلام دشمن طاقتوں سے مقابلے کے لیے دنیا کے تمام مسلمانوں کو متحد اور بنیان مرصوص بن کر جدوجہد کرنا چاہیے۔ یعنی جس طرح فقہ حنفی اور شافعی وغیرہ کو ماننے والے کسی اجتماعیت میں باہم مل کر کام کر سکتے ہیں، اسی طرح ایک فقہ جعفری بھی ہو سکتا ہے اور اس پر عمل کرنے والے بھی دیگر مسلمانوں کے ساتھ کسی اجتماعی جدوجہد کا حصہ بن کر شریک ہو سکتے ہیں۔ ان کے درمیان اتحاد کا اصول صرف یہ ہوگا کہ کسی بھی مسلک کے افراد کو ایسے کسی بھی عمل سے مکمل اجتناب کرنا چاہیے جس سے دوسرے مسلمانوں کی دل آزاری ہوتی ہو۔ اس بنیادی اصول اتحاد کے مطابق شیعہ مسلمانوں کو فضیلت حضرت علیؓ کو برقرار رکھتے ہوئے دیگر صحابہ کرامؓ، خصوصاً خلفائے راشدینؓ اور ازواج مطہراتؓ کی شان میں ادنیٰ سے ادنیٰ بے ادبی یا بدکلامی سے تائب ہونا چاہیے اور موجودہ وقت میں جو بہت سے نئے سنی مصنفین صرف شیعہ مخالفت کے منفی ردعمل کا شکار ہو کر حضرت امام حسینؓ کی شان میں ادنیٰ سے ادنیٰ گستاخی یا ان کے مقصد شہادت کی تنقیص اور ظالم یزید کی تحسین وتوصیف کرنے لگے ہیں، ان کو بھی اپنے اس مذموم عمل سے توبہ کر لینی چاہیے۔ کیونکہ ان کے اس منفی عمل سے اتحاد امت کے نقصان کے ساتھ ان کی آخرت بھی ناکام ونامراد ہو سکتی ہے۔

آج دنیا کی تمام اسلام دشمن طاقتیں شیعہ — سنی منافرت پر تمام کوششیں صرف کر رہی ہیں کیونکہ شیعہ سنی اتحاد میں ان کو اپنی موت نظر آتی ہے۔ لہٰذا دنیا کے موجودہ حالات، بالخصوص عالم اسلام کی موجودہ صورت حال اور پس منظر میں شیعہ — سنی اتحاد کی ہر کوشش اسلام اور امت مسلمہ کی سب سے بڑی خدمت ہوگی۔

سہل پسندی ترک کرنی پڑے گی!

شیخ خالد زاہد

آج جدیدیت کے اس دور میں بھی دنیا محنت کشوں کی بدولت چل رہی ہے۔ بڑے بڑے سخت کام انسان نے اپنے ہاتھوں سے کئے ہیں جیسے بڑی بڑی چٹانوں کا سینہ چیر کر اپنے رہنے کیلئے جگہیں بنائیں اور جانوروں سے بچاؤ کیلئے ڈھالیں بنائیں اور ہتھیار بھی بنائے۔ انسان نے اپنے زور بازو سے گہرے گہرے کنویں کھودے اور اپنے لئے پانی کا بندوبست کیا۔ اپنی محنت سے اپنی جان کو خطرے میں ڈال کر بڑے بڑے جنگلی جانوروں کو اپنی بھوک مٹانے کیلئے شکار کیا۔ انسان نے اپنے بازوؤں کی مدد سے پتھر کو پہیے کی شکل دی۔ غرض یہ کہ انسان نے انتہائی محنت اور مشقت کی بدولت دنیا کو رہنے کے قابل بنایا۔ انتہائی محنت کا نتیجہ ہے کہ آج انسان نے ایسی ایسی مشینیں ایجاد کر لی ہیں جو وہ کام کر رہی ہیں جو کبھی انسان نے اپنے ہاتھوں سے کئے تھے۔ اہرام مصر اس انسانی مشقت کا منہ بولتا ثبوت ہے تو دوسری طرف بڑے بڑے قلعے ساری دنیا میں موجود ہیں جو کہ انسانی ہاتھوں سے بنائے گئے۔ علم کی بدولت انسان نے مشکل کاموں کو آسانی سے کرنے کا ہنر سیکھا اور آہستہ آہستہ انسانی قوت کی جگہ مشینی قوت نے لے لی۔ جو کام دس آدمی کرتے تھے وہی کام ایک مشین کی مدد سے کیا جانے لگا۔ غور طلب بات یہ ہے کہ جب وہی کام انسان کر رہے تھے تو ماحول دوست کام ہو رہا تھا لیکن جب وہی کام مشینوں نے کرنا شروع کیا تو ماحولیات کے مسائل اس حد تک بے قابو ہو گئے کہ اوزون کی تہہ کو نقصان پہنچانے پہنچ گئے۔ انسان ترقی کے اس دور میں پہنچ گیا ہے جہاں سے اسے واپس دنیا کو تباہی کی طرف دھکیلنا ہے اور خود واپس غاروں میں رہنے کیلئے چلے جانا ہے۔ دنیا گول یا بیضوی ہے انسان چکر لگا کر وہیں پہنچ جاتا ہے جہاں سے سفر شروع کیا ہوتا ہے اور شاید یہی قدرت کا کائناتی اصول ہے، انسان جب دنیا میں آتا ہے اور جب دنیا سے طبعی طور پر جانے والا ہوتا ہے تو دونوں صورتوں میں ایک جیسا ہی سجھائی دیتا ہے۔ محنت انسان کی پہچان تھی، ہے اور رہے گی لیکن انسان نے ہی محنت کے مختلف خانے بنا دیئے، یعنی مختلف امور میں محنت کے مختلف انداز ہیں۔ ایک آدمی ٹھنڈے کمرے میں کاغذ اور کمپیوٹر پر ایسی محنت میں مگن ہے کہ اسکے اعصاب اور جسمانی پٹھے تناؤ کا شکار ہو جاتے ہیں لیکن اس محنت کے نتیجے میں وہ کوئی بہت ہی پائے کی حکمت عملی مرتب کر لیتا ہے جبکہ دوسری طرف محنت کا بنیادی اصول یعنی اپنے ہاتھ سے تپتی دھوپ، تیز ہواؤں اور یخ بستہ موسموں میں کام سرانجام دینا ہے۔

دنیا میں آج بیماریوں کا بول بالا ہے، ہر پیدا ہونے والا بچہ کسی نا کسی بیماری کیساتھ دنیا میں آنکھیں کھولتا ہے، دنیا جہان کی ویکسینز لگائی جا رہی ہیں تاکہ بچے کی صحت کو بحال رکھا جائے یعنی ترقی یافتہ دنیا مصنوعی زندگی کی جانب پیشقدمی کر رہی ہے۔ ان بیماریوں میں اول نمبر پر ذیابطیس (شوگر) ہے جس کے ہونے کی جہاں دیگر بہت ساری وجوہات ہیں ان میں سب سے اہم وجہ سہل پسندانہ طرز زندگی ہے۔ انسان نے اپنے آپ کو ایک موبائل فون تک محدود کر کے رکھ لیا ہے۔ بلمشافہ ملاقات سے کہیں بہتر سماجی میڈیا کو قرار دیا جانے لگا ہے۔ بچپن جو کھیل کے میدانوں یا گلی محلوں میں چھپن چھپائی، کھوکھو اور چور پولیس جیسے بھاگ دوڑ والے کھیلوں سے محروم ہو گیا ہے، اس محرومی کا فائدہ بیماریوں نے اٹھایا ہے اور تقریباً ہر بچے کو کوئی نا کوئی عارضہ لاحق ہے۔ کچھ بیماریاں تو موروثی ہوتی ہیں اور کچھ جس دور میں بچے کی پیدائش ہوتی ہے اس دور کی پیداوار ہوتی ہیں۔ نامعلوم کتنے جراثوے اپنی کارگردگی دکھانے کیلئے ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ قارئین اتفاق کرینگے کہ ہر گھر میں بیماری کا راج ہے اور اس مد میں ماہانہ ایک خطیر رقم معالجوں اور ہسپتالوں کی نظر ہو جاتی ہے۔ ہر کوئی بیماری سے لڑنے کیلئے تیار بیٹھا ہے، موسم بدلنے سے پہلے ہی ادویات تک رسائی کو ممکن بناتا ہے بغیر کسی وجہ کہ کوئی نا کوئی دوا حفظان ما تقدم کھالیتا ہے لیکن یہ جاننے کی کوشش نہیں کر رہا کہ یہ بیماریاں کیوں اتنی آسانی سے ہم پر حملہ آور ہو رہی ہیں اور کیا وجہ ہے کہ پرانے وقتوں میں لوگ نا ہونے کے برابر بیمار ہوتے تھے شاید یہ سوچنے کا وقت بھی ہم سماجی میڈیا کی نظر کر دیتے ہیں، ہمیں معلوم ہی نہیں کہ ہم اپنا قیمتی وقت بھی سماجی میڈیا کی نظر کر دیتے ہیں۔ ایسا بلکل نہیں کہ آج کی نسل بزرگوں کی صحبت میں بیٹھتی نہیں، لیکن اپنا موبائل لے کر بیٹھتی ہے یعنی طبعی طور پر موجود ہوتی ہے لیکن ذہنی طور پر نہیں۔ جتنی طبعی محنت کرنی تھی انسان نے کر چکا، انسان نے جتنا اچھا وقت گزارنا تھا گزار لیا اب تو بس اپنی معذوری اور اپنے مرنے کا سامان کئے جاتا ہے۔ ہم سب جنگی ماحول میں رہتے ہیں اور اس ماحول سے آگاہی ہمیں سماجی میڈیا کے ذریعے اپنے ہاتھ میں موجود موبائل فون پر مل جاتی ہے۔ ہم ٹھنڈے کمروں میں بیٹھ کر اپنا سارا کا سارا جوش اور ولولہ سماجی میڈیا پر دشمن کو دکھا دیتے ہیں اور بڑے فخر سے اپنے سرحدی محافظوں کو سماجی میڈیا پر ہی تعریفی کلمات اور زبانی تمغات سے نواز دیتے ہیں۔ ہماری یہ حالت ایک دم سے نہیں ہوئی ہے، ہم آہستہ آہستہ ہر نشے کی طرح اس سہل پسندی کے عادی ہوئے ہیں۔ ایک زمانہ تھا بچے گھر سے باہر جانے کیلئے تیار بیٹھے ہوتے تھے کہ گھر کے کسی فرد نے کوئی کام کہا تو سارے بچوں کی خواہش ہوتی تھی کہ یہ کام اس سے کہا جائے اور کسی ایک کو ساتھ لے جانے کی اجازت بھی دی جائے لیکن آج تو یہ دور آ چکا ہے کہ مائیں اپنے بچوں سے کچھ منگوانے کا کہہ تو دیں پھر کیا بچے کا بدن تو ساری بیماریوں کا قلعہ بن جاتا ہے اور ایسی ایسی تاویلیں سننے کو ملتی ہیں کہ ماں بچے سے کچھ منگوانے کی بجائے اسکا سر دبانے بیٹھ جاتی ہے۔

انسان آسائشوں کا ایسا عادی ہو چکا ہے کہ اپنے تمام امور گھر کی چار دیواری میں ہی نمٹانے کی کوشش میں لگا رہتا ہے اس پر رہی سہی کثر آن لائن خرید وفروخت کے سلسلے نے پوری کر رکھی ہے۔ دفتروں میں کام کرنے والے لوگ جو صبح داخل دفتر ہوتے ہیں تو شام گئے واپس باہر نکلتے ہیں اور اکثریت تو اندھیرے میں گھروں کو لوٹتے ہیں یعنی انہیں سورج سے واسطہ سوائے شیشے لگی کھڑکی سے ہی ہوتا ہے۔ آج طبعی ماہرین کا کہنا ہے کہ طبعی طور پر اپنے لئے کوئی مصروفیت نکالیں، کیا ہمارے معالج ہمیں ماضی کی جانب نہیں دھکیلتا سنائی دیتا۔ آج ہماری راتوں کی نیندیں اڑ چکی ہیں جہاں اسکی وجہ ہمارے موبائل فون بھی ہیں تو دوسری طرف جسمانی تھکاوٹ یا انکا اتنا استعمال جتنے کیلئے انہیں بنایا گیا ہے نہیں ہو رہا بھی ہو سکتا ہے۔ انسان نے درد کا ایسا راگ آلاپ کہ درد نے سارے جسم پر ہی قبضہ کر لیا۔

ہمیں اپنی نسلوں کو گھروں سے باہر نکالنا پڑے گا، انہیں موٹر گاڑیوں اور موٹر سائیکلوں سے اتار کر اپنے پیروں پر چلنے کی عادت ڈالنا پڑے گی، انہیں میدانوں میں کھیلے جانے والے کھیلوں کی جانب دھکیلنا پڑے گا۔ ہمیں ان کی ذہنی قابلیت پر کوئی شک نہیں یہ دنیا کی کسی بھی قوم کا مقابلہ کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں لیکن بہت ضروری ہے بلکہ ناگزیر ہے کہ انکی طبعی نشونما بھی سخت ہو، انکے جسم کو سورج کی شعاؤں کی حدت برداشت کرنے کی عادت ہو۔ تعلیمی اداروں کو اس بات کو یقینی بنانے میں اپنا قلیدی کردار ادا کرنا چاہئے کہ نسلوں کو برباد ہونے سے روکیں اس میں کوئی شک نہیں کہ تعلیمی ادارے اپنی ذمہ داریاں احسن طریقے سے نبھانے میں مصروف ہیں لیکن کیا طبعی مضبوطی کی ذمہ داری بھی انہی اداروں کی ہے جہاں بچے مستقبل کے معمار اپنا زیادہ وقت گزارتے ہیں۔

J&K Bank
Serving To Empower

BAJAJ Allianz
Caringly yours

Protect your Health from Everything that comes its way

Bajaj Allianz Extra Care Plus policy along with the added benefits of Health Prime Rider ensures that you don't have to settle for less when it comes to you and your family's growing healthcare needs.

Bajaj Allianz Extra Care Plus's Features:

- Long Term Discount
- Option to Opt for Air Ambulance
- Free health check-up

Benefits of Health Prime Rider:

- Rider for both Individual & Family Floater Basis**
- 24*7 Unlimited Tele-Consultation
- Investigations Cover

**Based on the variant opted in health plan

To know more, contact your J&K Bank's Relationship Manager

Bajaj Allianz General Insurance Co. Ltd., Bajaj Allianz House, Airport Road, Yerawada, Pune - 411006. IRDAI Reg No.: 113. | CIN: U66010PN2000PLC015329 | UIN: BAJHLIP23069V032223 - Extra Care Plus, BAJHLIA24087V022324 - Health Prime Rider | web: www.bajajallianz.com | Toll free: 1800-209-5858 / 1800-209-0144

J&K Bank Ltd is a licensed Corporate Agent [bearing License No.: CA0029] of Bajaj Allianz General Insurance Company Ltd. [IRDAI registration No. 113]. The benefits/features of products are indicative and for more details on risk factors and Terms and Conditions, please read the sales brochure before concluding a sale. | BIAZ-P-JK-0013/03-11-2023

PUBLISHED BY: BISMA TAJAMUL, PRINTED BY: BISMA TAJAMUL on behalf of BISMA TAJAMUL R.N.I No: JKURD/2011/37141,
Printed At : K.T. Press Pvt Ltd. Rangreth Budgam J&K 190021 , Published From: NEW BUS STAND, BUDGAM J&K 191111, Editor: BISMA TAJAMUL
CONTACT NO. 9419786936, 6006551484, EMAIL: WATTANDAILY@GMAIL.COM,